قرآنی امثلہ، تمارین اور عام فہم اسلوب میں عربی گرامر کا ایک نیا انداز

قواعد الصرف

دار السلام ریسرچ سنٹر

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا- فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 • الملز فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422

جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 0044 20 85394885-0044 20 77252246 • دارالسلام انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180
• ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم ایس بک انٹرپرائزز فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

قرآنی امثلہ، تمارین اور عام فہم اسلوب
میں عربی گرامر کا ایک نیا انداز

قواعد الصرف

حصّہ دوم
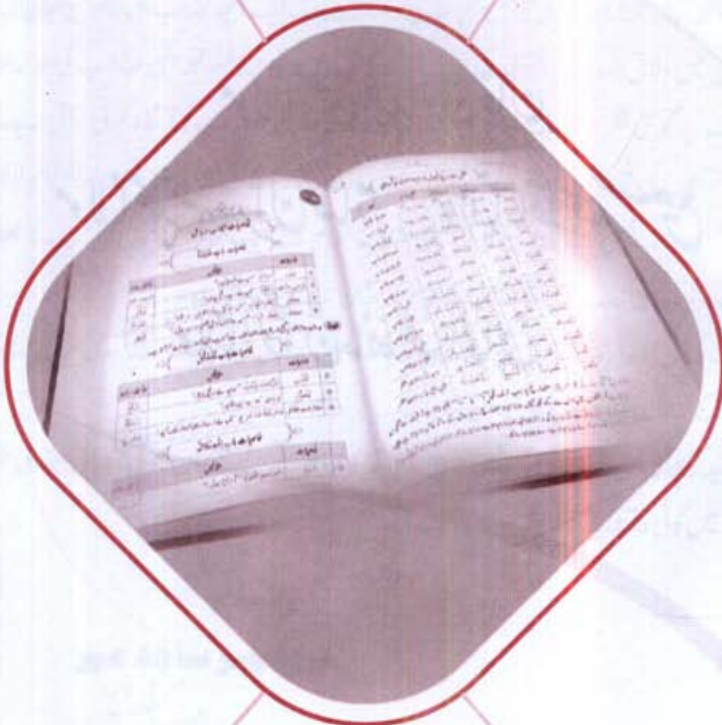
دارالسلام ریسرچ سنٹر

مؤلفین

مولانا مفتی عبد الولی خان

مولانا محمد عمران صارم　　مولانا حافظ عبد السمیع

مولانا ابو الحسن حافظ عبد الخالق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Leader of the Unity of
Salfi Madaris & Jamiat

WEFAQ-UL-MADARISE-UL-SALAFIA

PAKISTAN

سلفی مدارس وجامعات کی وحدت کا علمبردار

وفاق المدارس السلفیہ

پاکستان

Encl: ______ التوابع Date: 01 AUG 2011 التاریخ Ref: 146/11-20 الرقم

الحمد للّٰه رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ أشرف الأنبياء والمرسلين

سيدنا محمد وعلىٰ آله وأصحابه أجمعين وبعد:

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان بھر کے سلفی مدارس اور جامعات کا تعلیمی اور امتحانی بورڈ ہے جو امتحانات کے انعقاد کے ساتھ ساتھ نصاب سازی کا عمل بھی جاری رکھتا ہے کیونکہ ایک اچھا نصاب ہی بہترین نتائج دے سکتا ہے۔ اس ضمن میں وفاق المدارس السّلفیہ کی ایک باقاعدہ نصاب کمیٹی پروفیسر محمد یحیٰی صاحب کی سربراہی میں موجود ہے جو نصاب پر گہری نظر رکھتی ہے اور اپنی سفارشات سے وفاق المدارس کو آگاہ کرتی رہتی ہے۔ نصاب میں شامل بعض کتابوں کی ازسرنو تدوین کے لیے ہمیں ملک کے ممتاز اشاعتی ادارے مکتبہ دارالسلام لاہور کی خصوصی معاونت حاصل ہے۔ جن کے ماہرین اور محققین علمائے کرام نے ایک سال کی عرق ریزی کے بعد علم صرف پر مثالی کتاب ترتیب دی ہے۔ جسے ملک بھر کے ممتاز مدرسین نے پسند فرمایا ہے۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے نصاب کا باقاعدہ حصہ بنا دی گئی ہے اور نئے تعلیمی سال 12-2011 سے ثانویہ عامہ کے نصاب میں شامل ہوگی، ان شاء اللہ

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کی تدریس جہاں اساتذۂ کرام کے لیے آسان ہوگی، وہاں مبتدی طلبہ کو بھی عربی گرامر سمجھنے میں کوئی دقت یا مشکل پیش نہیں آئے گی۔

والسلام

پروفیسر ساجد میر

صدر وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

P.O. JAMIA SALFIA FAISALABAD P.C. 38600 PAKISTAN Ph:(041) 8780274-8780374 FAX: 8782375

قواعد الصَّرف

حصہ دوم

مضامین

عرض ناشر

یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ قرآن مجید اور اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ کی زبان عربی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث عربی زبان میں ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے عربی کا رشتہ عالم گیر، دائمی اور مستحکم ہے۔ عربی اسلام کی سرکاری زبان ہے۔ شریعت اسلامی کے بنیادی مآخذ اسی زبان میں ہیں، لہٰذا شریعت اسلامی سے گہری واقفیت اور اسلام کے اصل سرچشموں (قرآن وسنت) پر کامل عبور حاصل کرنے کا واحد ذریعہ عربی زبان ہے، اس لحاظ سے عربی سیکھنا اور سکھانا امتِ مسلمہ کا اولین فریضہ ہے۔

جب تک عربی زبان جزیرۃ العرب کے حدود میں محدود اور اہل زبان کے ساتھ مخصوص تھی، وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک بہ طور وراثت اور فطرت منتقل ہو رہی تھی، اولاد اپنے والدین اور اپنے ماحول سے زبان اخذ کرتی تھی، بچہ فطری طور پر اور اپنے ماحول کے اثر سے زبان سیکھتا تھا اور صحیح طور پر استعمال کرتا تھا، اس لیے کہ زبان کا بڑا حصہ سماعی ہے۔ اور یہ موقع ان کو فطری طور پر حاصل تھا، چنانچہ انھیں نہ قواعد وضوابط کی تدوین کی ضرورت پیش آئی نہ صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کی۔ مگر جب اسلام کی دعوت جزیرۃ العرب سے باہر نکل کر باقی دنیا میں پھیلی اور دنیا کی کثیر آبادی اسلام کے سایۂ امن و عاطفت میں آئی تو قرآن مجید کا سمجھنا، حدیث سے واقف ہونا، نت نئے مسائل کا استنباط کرنا اور بدلتے ہوئے حالات میں اسلام کی ترجمانی اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دینا علمائے کرام کے لیے فرض لازم ٹھہرا۔ اس کے لیے نہ ترجمہ کافی تھا، نہ عربی زبان کی سرسری واقفیت کام دے سکتی تھی بلکہ اس سے ایسی گہری فنی واقفیت ضروری تھی جس کی بدولت غلطی کا امکان کم سے کم اور کتاب وسنت کے علم وفہم اور صحیح ترجمانی کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت پیدا ہو، اس مقصد کے لیے عربی کے قواعد وضوابط پر کامل عبور شرطِ لازم کی حیثیت رکھتا تھا۔

یہی وہ مرحلہ تھا جب صرف ونحو کی تدوین اور اس سلسلے میں کتابوں کی تصنیف کی ضرورت پیش آئی۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ فن صرف علم نحو ہی کی ایک شاخ ہے۔ شروع میں اس کے مسائل نحو ہی کے تحت بیان کیے جاتے تھے اور یہ فن افراد نحو میں شامل تھا۔

علم نحو کے واضع اول ظالم بن عمرو ابو الاسود دُؤَلی (م 69ھ) ہیں۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کے قبیلے سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے۔

راجح قول کے مطابق علم صرف کو علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن کی حیثیت سے مرتب و مدون کرنے والی اولین شخصیت معاذ بن مسلم ہرّاء ہیں۔ جبکہ بعض علمائے کرام نے اس بارے میں ابو عثمان بکر بن محمد مزنی کا نام لیا ہے۔

نحو و صرف کی کتابوں کی تدوین و تصنیف میں عرب علماء کے ساتھ ساتھ عجمی علماء بھی پیش پیش تھے بلکہ اگر کہا جائے کہ عجمی علماء اس ہنر میں زیادہ فعال اور نمایاں تھے تو یہ بات بعید از حقیقت نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس باب میں متقدمین میں سیبویہ، متوسطین میں زمخشری اور ابو علی فارسی اور متاخرین میں سید شریف جرجانی اور مولانا عبدالرحمٰن جامی کا نام نامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

جب تعلیم کا یہ عالمگیر فطری اصول مان لیا گیا کہ فن کا پہلا تعارف طالب علم کی مادری زبان ہی میں ہونا چاہیے تو مختلف علاقوں کے علمائے کرام نے اپنی اپنی علاقائی زبان میں اس فن عظیم پر کتابیں تصنیف کیں۔ چونکہ ترک اور مغل حکمرانوں کے عہد میں فارسی ہندوستانی اشرافیہ کی مادری اور ملک کی سرکاری زبان تھی، چنانچہ علمائے کرام نے فارسی میں صرف و نحو کی کتابوں کی تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ میزان، منشعب، پنج گنج، فصولِ اکبری اور علم الصیغہ اس کی بڑی روشن مثالیں ہیں۔

پھر جب زمانے اور زندگی کی کروٹوں اور طرح طرح کے حالات و حوادث نے فارسی کا ورق بھی الٹ دیا اور برصغیر والوں کے لیے فارسی اجنبی ہوگئی تو برصغیر کے فضلاء نے اردو میں صرف و نحو کی کتابوں کی تالیف آغاز کیا۔ مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے "مایغنیك في الصرف" مولانا عبدالرحمٰن امرتسری نے کتاب الصرف و کتاب النحو، مولوی عبدالستار نے "عربی کا معلم" اور دیگر علمائے کرام نے متعدد کتابیں لکھیں۔

ان علمائے کرام کی طرف سے اردو زبان میں صرف و نحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول و قواعد کی تسہیل و تفہیم ہی تھا۔ کیونکہ فن تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری یا زیادہ آشنا زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو اس کو کسی دوسری اجنبی زبان میں مع تفصیل و اضافہ بخوبی پڑھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1 قواعد و مسائل کی تقدیم بہت آسان عبارت میں کی گئی ہے۔

2 یہ قرآنی مثالوں سے مزین ومنور ہے۔ قرآنی مثالیں جلی خط میں مصاحف ہی سے پیسٹ کردی گئی ہیں۔

3 طالب علم کے مستویٰ اور درجے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور عبارات عام فہم رکھی گئی ہیں۔

4 فن کی معتبر عربی کتب شَذَا العَرْف، الممتع الكبير في التصريف، النحو الوافي، جامع الدروس العربية، نُزْهَةُ الطَّرْفِ وغیرہ۔ اور دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے اخذ واستفادہ کیا گیا ہے۔ اور اس ذیل میں ان اغلاط وتسامحات سے بچنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جو بعض فارسی اور اردو کتابوں میں راہ پا گئی ہیں، مثلاً: کہیں پر قانون غلط یا ناقص لکھا گیا ہے اور کہیں پر عربی الفاظ کے ترجمے میں دقت سے کام نہیں لیا گیا ہے۔

5 ہر سبق کے بعد تمرینات دی گئی ہیں اور تمرینات میں تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ یعنی تمرینات میں استفہامی، انشائی اور معروضی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اور کچھ تمرینات زبانی اور تحریری بھی ہیں۔

6 عربی الفاظ کی تشکیل (اعراب) بلادِ عرب کی عربی کتب کے مطابق کی گئی ہے، تاکہ طلبہ شروع ہی سے اس طرز سے مانوس ہوجائیں۔ عربی الفاظ میں سے مشکل الفاظ کا ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔

7 قواعد و مسائل میں راجح قول کا التزام کیا گیا ہے۔

8 صرف سے متعلقہ بعض ایسے موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں جو عام نصابی کتابوں میں موجود نہیں۔

9 قواعد اور امثلہ کی تصحیح کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔

10 قواعد الصرف حصہ اول میں مذکورہ قواعد وقوانین کا قواعد الصرف حصہ دوم میں بھی اعادہ کیا گیا ہے تاکہ إِذَا تَكَرَّرَ تَقَرَّرَ کے بمصداق طلبہ کے ذہنوں میں راسخ ہوجائیں۔

11 قواعد کی عربی کتب سے مانوس کرانے کے لیے اس حصے میں عربی تعریفات بھی شامل کردی گئی ہیں۔

12 خاصیات ابواب مکمل تصحیح کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔

13 حصہ دوم میں زمانی لحاظ سے فعل ماضی اور فعل مضارع کی دلالت کی بحث نہایت باریک بینی کے ساتھ لکھی گئی ہے جو طلبہ واساتذہ سب کے لیے بہت مفید ہے۔

14 عربی کتب لغت (ڈکشنری) میں لفظ ڈھونڈنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

15 چونکہ مولانا عبد الرحمٰن امرتسری رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب ''کتاب الصرف'' ایک عرصے سے مدارس عربیہ کے نصاب میں شامل رہی ہے۔ اس کی ترتیب مناسب ترتیب ہے، اسی لیے اس کتاب کی ترتیب بھی اس کے قریب ہے۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے چیئرمین سینیٹر پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، چودھری محمد یٰسین ظفر (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ، پاکستان)، نگران وفاق المدارس السّلفیہ مولانا محمد یونس بٹ اور دیگر اکابر علمائے کرام کی فرمائش پر انھی کی زیرِ سرپرستی اور نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ نصاب کمیٹی کے تجربہ کار اراکین، علومِ اسلامیہ وعربیہ کے ماہر معلمین مولانا مفتی عبدالولی خان، مولانا عمران صارم، مولانا حافظ عبد السمیع بن ڈاکٹر محمد نواز سجاد اور مولانا ابوالحسن حافظ عبد الخالق نے بڑی محنت، جانفشانی اور ذمہ داری سے اس اہم کام کی تکمیل کی۔ چنانچہ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے علماء و مدرسین کی ایک ٹیم نے تیار کیا ہے اور وفاق المدارس کے اکابر اور جید علماء کرام کی نظر ثانی کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔ عربی زبان سیکھنے کے آرزو مندوں کے لیے یہ کتاب ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ چونکہ یہ ادارۂ دارالسلام کا اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے تو ممکن ہے اس میں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لہٰذا قارئین وعلماء کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کی خاطر اغلاط وتسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو سکے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزم حافظ عبدالعظیم اسد اور شعبہ نصاب سازی کے معزز ارکان کا شکر گزار ہوں جن کی مساعی جمیلہ سے اس کی جلوہ افروزی ممکن ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے طلبۂ علومِ اسلامیہ کے لیے مفید و نافع بنائے، آمین۔

خادم کتاب وسنت

عبد المالک مجاہد

منیجنگ ڈائریکٹر دار السلام الریاض، لاہور

2 ستمبر 2011ء

لغوی معنی: صرف یا تصریف کے لغوی معنی ہیں: پھیرنا یا بدلنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ ﴾ ''ہواؤں کے پھیرنے میں۔''

اصطلاحی معنی: صرف کی اصطلاحی تعریف دو لحاظ سے کی جاتی ہے: 1 عملی لحاظ سے 2 علمی (نظریاتی) لحاظ سے

صرف کی عملی لحاظ سے تعریف درج ذیل ہے:

تَحْوِيلُ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلٰى أَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِمَعَانٍ مَقْصُودَةٍ. ''ایک اصل کو مطلوبہ معانی کے حصول کے لیے مختلف مثالوں (صیغوں) کی طرف پھیرنا۔''

تعریف کی وضاحت: أصلِ واحد سے مراد وہ لفظ ہے جو دوسرے کلمات ومشتقات کا مادہ، یعنی مشتق منہ ہو۔

أمثلة، مثال کی جمع ہے اور یہاں اس سے مراد ''أصل واحد'' (مصدر) کی فروع ہیں، یعنی مصدر جو اصل ہے اسے اپنے فروع کی طرف پھیرنا، یعنی اس سے فعل ماضی، مضارع، امر، نہی، اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ کے صیغے نکالنا، جیسے: فَهْمٌ سے فَهِمَ، يَفْهَمُ، اِفْهَمْ، فَاهِمٌ، مَفْهُومٌ وغیرہ۔

لِمَعَانٍ مَقْصُودَةٍ سے مراد وہ معانی ہیں جن کے لیے مختلف صیغے وضع ہوئے ہیں، مثلاً: ماضویت، مضارعیت، فاعلیت، مفعولیت وغیرہ، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ اس لیے بنایا گیا کہ نَاصِرٌ کے معنیٰ مقصود، فاعلیت پر دلالت ہو سکے اور مَنْصُورٌ اس لیے بنایا گیا کہ اس کے معنیٰ مقصود، مفعولیت پر دلالت ہو سکے۔

صرف کی علمی لحاظ سے تعریف: عِلْمٌ بِأُصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِإِعْرَابٍ وَّلَا بِنَاءٍ. ''صرف ایسے اصولوں کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سے کلمے کی مختلف بناؤں (ساختوں) کے ان احوال کا علم حاصل ہوتا ہے، جن کا تعلق معرب اور مبنی ہونے سے نہیں۔

تعریف کی وضاحت: اس علم میں کلمے کی بناؤں (ساختوں) کے حالات معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے نہیں بلکہ

اَصالت و زیادت، صحت و اِعلال، ادغام و عدد حروف، حروف کی ترتیب اور ان کی حرکات وسکون کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں، یعنی اس فن میں یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ کلمات میں حروف اصلیہ اور حروف زائدہ کون سے ہیں، نیز یہ کہ مزید فیہ، صحیح ہے کہ معتل۔ اس میں اعلال کونسا ہوا ہے۔ کلمہ مدغم فیہ ہے کہ نہیں۔ حروف کتنے ہیں، ان کی کیا ترتیب ہے، کونسا حرف متحرک ہے اور کونسا ساکن؟ بالفاظ دیگر ایک صرفی شخص کلمے کی ہیئت اور بناوٹ، حروف کی حرکت، سکون، عددِ حروف، ترتیبِ حروف، اَصالت و زیادت اور صحت و اعلال وغیرہ کو مدنظر رکھتا ہے۔ [1]

علم صرف کا موضوع: علم صرف کا موضوع اسم متمکن (اسم معرب) اور فعل متصرف ہے۔

علم صرف دو قسم کے کلمات سے بحث کرتا ہے: [1] اسم متمکن (اسم معرب)، جیسے: حَامِدٌ، زَیْدٌ، عَلِيٌّ وغیرہ۔ [2] فعل متصرف، جیسے: نَصَرَ، عَلِمَ، فَهِمَ، ضَرَبَ. اور ان کلمات سے اَصالت و زیادت، صحت و اعلال اور ان جیسے دیگر احوال کے حوالے سے بحث کرتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ علم صرف اسم مبنی، حروف اور فعل جامد (غیر متصرف) سے بحث نہیں کرتا اور یہ تینوں صرف کے دائرہ بحث سے باہر ہیں۔ اسی طرح عربی میں مستعمل عجمی اَعلام میں بھی صرف کا کوئی دخل نہیں، جیسے: إِسْمَاعِیلُ، إِبْرَاهِیمُ وغیرہ۔

غرض و فائدہ عربی مفردات میں زبان کو تلفظ اور قلم کو لکھنے کی غلطی سے بچایا جائے۔

حکم اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

تمرینات

1. علم صرف کی دونوں تعریفیں کاپی میں خوشخط لکھیں۔
2. واضح کریں کہ درج ذیل کلمات میں کون سا کلمہ صرف کے دائرہ بحث میں آتا ہے اور کون سا نہیں آتا:

مُحَمَّدٌ ...... کَرِیمٌ ...... عَلَّامَةٌ ...... مَنْ ...... کَیْفَ ...... إِذَا ...... ضَرَبَ ...... عَلِمَ
یَنْصُرُ ...... لَیْسَ ...... بِئْسَ ...... عَسٰی ...... لَمْ ...... لَمَّا ...... إِنْ ...... إِسْحَاقُ.

3. علم صرف کا فائدہ ذکر کریں۔

[1] استاذ صاحب علم صرف کی دونوں تعریفیں خوب سمجھائیں اور نحو و صرف کے درمیان دائرہ بحث کا فرق خوب واضح کریں۔

کلمے کی تعریف اور اقسام

کلمہ کی تعریف: اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ. ''کلمہ ایک ایسا لفظ ہے جو معنیٰ مفرد (جزئی) کے لیے وضع (مقرر) کیا گیا ہے۔''، جیسے: حَامِدٌ، رَجُلٌ، عِلْمٌ، مَنْ، كَتَبَ، اِسْتَغْفَرَ، لَيْسَ، إِلٰى، مِنْ، فِي.

وضاحت: عربی زبان کے حروف تہجی (ہجاء) انتیس (29) ہیں، یہ حروفِ ہجاء جب تک ایک دوسرے سے نہ ملیں تو ان میں سے ہر ایک صرف ایک رمز اور علامت ہوتا ہے اور اس کی دلالت اپنی ذات تک محدود ہوتی ہے۔ لیکن جب دو یا دو سے زیادہ حروفِ ہجاء باہم ملیں تو اس اتصال اور ملنے سے کلمات بنتے ہیں، مثلاً: ف اور م کے ملنے سے کلمۂ فَمٌ وجود میں آتا ہے اور ق، ل اور م کے باہم ملنے سے کلمۂ قَلَمٌ پیدا ہوتا ہے، جبکہ ک، ت، ا اور ب کے ملنے سے کلمۂ كِتَابٌ بنتا ہے، چنانچہ اسی طرح دو حرفی، تین حرفی اور چار حرفی وغیرہ کلمات بنتے ہیں۔ ان کلمات میں سے ہر کلمہ ایک مفرد (جزئی) معنی پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: جب ہم کلمۂ فَمٌ سنتے ہیں تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی معین چیز کا نام ہے۔ اس کے علاوہ مزید وضاحت کا علم نہیں ہوتا۔

کلمے کی تقسیم

کلمے کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ ان میں سے ہر ایک کی تعریف درج ذیل ہے:

1. **اسم:** هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ''یہ وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔''، جیسے: إِنْسَانٌ، عِلْمٌ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

2. **فعل:** هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ''فعل وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی ہو۔''،

جیسے: نَصَرَ، یَنْصُرُ، اُنْصُرْ.[1]

3 حرف: هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى غَيْرِ مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ. ''حرف وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا نہ ہو''، جیسے: مِنْ، إِلٰى، عَلٰى وغیرہ۔ مِنْ کا معنی ابتدا، إِلٰى کا انتہا اور علٰی کا فوقیت ہے لیکن یہ معانی ان الفاظ سے بذاتِ خود سمجھ میں نہیں آتے، ہاں جب ان کے ساتھ اسم اور فعل کو ملایا جائے تو مذکورہ معانی واضح ہو کر سمجھ میں آجاتے ہیں، مثلاً: سِرْتُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ. ''میں مکے سے مدینے چلا۔'' اس مثال میں مِنْ اور إِلٰى کے معنی واضح ہوئے کہ چلنے کی ابتدا مکے سے ہوئی اور اس کی انتہا مدینہ پر ہے۔

علامات

اسم کی علامات: اسم کی مشہور علامات درج ذیل ہیں:

حرف جر، أل اور تنوین کا آنا، مضاف الیہ ہونا، مسند الیہ ہونا اور منادیٰ ہونا، جیسے: لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ، كِتَابٌ، يَوْمُ الدِّينِ، خَتَمَ اللّٰهُ، يَا آدَمُ!

فعل کی علامات: قَدْ، سین، سَوْفَ، نواصب اور جوازم کا آنا، تائے فاعل، تائے تانیث مبسوطہ ساکنہ، نون توکید اور یائے مخاطبہ کا لاحق ہونا، جیسے: قَدْ نَصَرَ، سَيَقُولُ، سَوْفَ تَعْلَمُونَ، لَنْ يَّنْصُرَ، لَمْ يَفْعَلْ، كَتَبْتِ، قَالَتْ، لَيَنْصُرَنَّ، لَيَفْهَمَنْ، اُكْتُبِي.

حرف کی علامات: حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

1 طلبہ اسم، فعل اور حرف کی تعریف کاپیوں میں خوشخط لکھیں۔

2 درج ذیل مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو گزشتہ علامات کے ذریعے سے پہچانیں:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾، ﴿يٰٓإِبْرٰهِيمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا﴾

[1] عام طور پر فعل دو چیزوں: معنی مصدری اور زمانے پر دلالت کرتا ہے، جبکہ بعض افعال، مثلاً: افعال مدح وذم اور فعل تعجب زمانے پر دلالت نہیں کرتے۔

﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى﴾ ، ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ ، ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ، ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ ، ﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ، ﴿قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ﴾ ، ﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ﴾

3 خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

1 اَل اور حرف جر .... کی علامت ہیں۔

2 سین اور تائے تانیث مبسوطہ ساکنہ .... کی علامت ہیں۔

3 جس کلمے کے معنی بذات خود سمجھ میں آجائیں اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے اُسے .... کہتے ہیں۔

4 ایسا لفظ جو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے .... کہتے ہیں۔

اسمِ فعل کا بیان

آپ کے علم میں رہے کہ عربی زبان میں بعض ایسے کلمات ہیں جو اسم ہوتے ہیں، لیکن معنی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں، ایسے کلمات کو اسمِ فعل (اسم الفعل) کہتے ہیں: اس کی تعریف یہ ہے:

هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى فِعْلٍ مُعَيَّنٍ وَ يَتَضَمَّنُ مَعْنَاهُ وَ زَمَنَهُ وَ عَمَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّقْبَلَ عَلَامَتَهُ أَوْ يَتَأَثَّرَ بِالْعَوَامِلِ. ''اسمِ فعل ایسا اسم ہے جو ایک معین فعل پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے۔ مگر فعل کی علامات کو قبول نہیں کرتا اور نہ عوامل کا اثر قبول کرتا ہے۔''، جیسے: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ، صَهْ بمعنی اُسْكُتْ.

اسمِ فعل کی قسمیں

اسمِ فعل کی تین قسمیں ہیں:

1. **اسم الفعل الماضي**: یہ وہ اسم ہے جو فعل ماضی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ، بَعُدَ ''دور ہوا'' کے معنی میں ہے اور شَتَّانَ، اِفْتَرَقَ ''جدا ہوا'' کے معنی میں ہے۔
2. **اسم الفعل المضارع**: یہ وہ اسم ہے جو فعل مضارع پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: أُفٍّ، أَتَضَجَّرُ ''تنگ دل ہوتا ہوں'' کے معنی میں اور وَيْ، أَعْجَبُ ''تعجب کرتا ہوں'' کے معنی میں ہے۔
3. **اسم الفعل الأمر**: یہ وہ اسم ہے جو فعل امر پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: صَهْ، اُسْكُتْ ''خاموش ہوجا'' اور مَهْ، اِنْكَفِفْ ''رُک جا'' کے معنی میں ہے۔

تمرینات

1 اسم فعل کی تعریف اور قسمیں مثالوں سمیت ذکر کریں۔

2 درج ذیل کلمات، اسمائے افعال کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

هَيْهَاتَ ...... شَتَّانَ ...... وَيْ ...... صَهْ ...... آمِينَ ...... رُوَيْدَ .

3 خالی جگہیں پر کریں۔

1 وہ اسم جو معنی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہو اسے .... کہتے ہیں۔

2 اسم فعل کی .... قسمیں ہیں۔

3 أُفٍّ اسم فعل .... کی مثال ہے۔

4 مَهْ اسم فعل .... ہے۔

میزان کے معنی ہیں: ترازو۔ جس طرح مختلف اشیاء کا وزن کرنے کے لیے ترازو استعمال ہوتی ہے، اسی طرح علم صرف میں کلمات کی بنائیں اور اوزان معلوم کرنے کے لیے بھی علماء صرف نے ایک ترازو مقرر کی ہے جسے ''میزان صرفی'' کہا جاتا ہے۔

عربی کے اکثر کلمات چونکہ تین حرفی ہیں۔ اس لیے جو بنیادی میزان مقرر کی گئی ہے وہ بھی تین حروف سے مرکب ہے۔ یہ تین حروف ''ف، ع، ل'' ہیں جن کلمات کے اصلی حروف چار یا پانچ ہیں ان کا وزن معلوم کرنے کے لیے میزان میں ایک اور دو لام کا اضافہ کیا جاتا ہے، یعنی

1. ثلاثی مجرد کے وزن کے لیے: ف، ع، ل
2. رباعی مجرد کے وزن کے لیے: ف، ع، ل، ل
3. خماسی مجرد کے وزن کے لیے: ف، ع، ل، ل، ل

جس کلمے کا وزن نکالنا ہو اسے ''موزون'' اور جس کے ذریعے سے وزن نکالا جائے اسے ''وَزن'' یا ''میزان'' کہتے ہیں، مثلاً: نَصَرَ بروزن فَعَلَ میں نَصَرَ موزون اور فَعَلَ وزن یا میزان ہے۔

وزن نکالنے کا طریقہ: ان اوزان کے ذریعے سے ثلاثی، رباعی، خماسی اور مجرد و مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن (میزان) کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جاتا ہے، جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، ضَارَبَ بروزن فَاعَلَ، اسی طرح حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے تو جو حروف ف، ع، ل کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہوں گے اور جو ان کے مقابلے میں نہ ہوں وہ زائد ہوں گے۔

لہٰذا نَصَرَ بروزن فَعَلَ، زَمَنٌ بروزن فَعَلٌ (ثلاثی) دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ (رباعی) سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ (خماسی) تمام مجرد ہی کہلائیں گے۔ کیونکہ وزن و موزون میں تمام حروف اصلی

ہیں اور ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ ،زَمَانٌ بروزن فَعَالٌ (ثلاثی) تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ ، قِنْدِيلٌ بروزن فِعْلِيلٌ (رباعی) عَضْرَفُوطٌ بروزن فَعْلَلُولٌ (خماسی) مزید فیہ کہلائیں گے کیونکہ موزون میں کچھ حروف زائد بھی ہیں جس کا علم میزان کے ذریعے وزن کرنے سے ہوا۔

میزان صرفی کے فوائد: میزان صرفی کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

1. اسماء کے ثلاثی، رباعی اور خماسی ہونے اور افعال کے ثلاثی یا رباعی ہونے کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔
2. حروف اصلی اور زائد کی شناخت ہوتی ہے۔
3. یہ پتا چلتا ہے کہ کلمے میں کوئی حرف حذف تو نہیں۔

تمرینات

1. میزانِ صرفی سے کیا مراد ہے؟ بیان کریں۔
2. بنیادی میزان کتنے حروف پر مشتمل ہوتا ہے؟
3. خماسی مجرد کا وزن کتنے اور کون سے حروف پر مشتمل ہوتا ہے؟
4. میزان صرفی کے فوائد بیان کریں۔
5. مندرجہ ذیل افعال کا وزن معلوم کریں:

يُسْتَنْصَرُونَ ...... يُقَاتِلْنَ ...... دَعَوْا ...... رَمَتْ ...... لَا أَسْمَعُ

بِعْتُ ...... لِيَسْمَعْ ...... حَاسِبِي ...... لَا تُحَاسِبْ ...... لِيَنْصُرْنَانِّ.

مختلف اعتبارات سے فعل کی تقسیم

زمانے اور وقت کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: [1] ماضی [2] مضارع [3] امر [1]

مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] لازم [2] متعدی

لازم: یہ وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کردے اور اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو، یعنی اس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے، جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ. ''خالد چلا گیا۔''، جَلَسَ مُعَلِّمٌ. ''معلم بیٹھا۔'' اس میں ذَهَبَ اور جَلَسَ فعل لازم ہیں۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اسم مفعول تام براہ راست (بلا واسطہ) نہیں آتا۔

متعدی: یہ وہ فعل ہے جسے پوری بات ظاہر کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، یعنی جس فعل کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک جائے، جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ. ''اللہ نے آدم کو پیدا کیا ہے۔''

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اسم مفعول تام براہ راست، یعنی بلاواسطہ آجاتا ہے۔

فعل متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں:

[1] جو ایک مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: أَكَلْتُ خُبْزًا. ''میں نے روٹی کھائی۔''، قَرَأْتُ الدَّرْسَ. ''میں

[1] ان کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

نے سبق پڑھا۔''، عربی زبان کے اکثر افعال، متعدی بہ یک مفعول ہیں۔

[2] جو دو مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: ظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا. ''میں نے زید کو عالم گمان کیا۔''، مَنَحْتُ مُحَمَّدًا كِتَابًا. ''میں نے محمد کو کتاب دی۔''

[3] جو تین مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا عَالِمًا. ''میں نے زید کو خبر دی کہ عمرو عالم ہے۔''

فعل معروف اور مجہول

نسبت کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] معروف [2] مجہول

معروف: یہ وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ ''اللہ نے پیدا کیا۔'' يَخْلُقُ ''وہ (اللہ) پیدا کرتا ہے / کرے گا۔''۔ اسے فعل مبني للفاعل بھی کہتے ہیں۔

مجہول: یہ وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے: يُنْصَرُ زَيْدٌ. ''زید کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔'' اسے فعل مبني للمفعول بھی کہتے ہیں۔

فعل مثبت اور منفی

نفی اور اثبات کے اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں: [1] مثبت [2] منفی

مُثْبَت: یہ وہ فعل ہے جس کے شروع میں اداتِ نفی (مَا، لَا وغیرہ) نہ ہو، مثلاً: نَصَرَ ''اس نے مدد کی''، يَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے / مدد کرے گا''۔

منفی: یہ وہ فعل ہے جس کے شروع میں اداتِ نفی میں سے کوئی ایک ہو، مثلاً: مَا كَتَبَ ''اس نے نہیں لکھا''، لَا يَكْتُبُ ''وہ نہیں لکھتا''۔

فعل مؤکد اور غیر مؤکد

مؤکد: جس فعل میں نون تاکید ہو اُسے مؤکد کہتے ہیں جیسے: ﴿لَتَدْخُلُنَّ﴾، ﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾.

غیر مؤکد: جس فعل میں نون تاکید نہ ہو اُسے غیر مؤکد کہتے ہیں، جیسے: تَدْخُلُونَ، يُسْجَنُ، يَكُونُ.

فعل مجرد اور مزید فیہ

حروف اصلی اور زائد کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 مجرد 2 مزید فیہ

مجرد: جس کے تمام حروف، اصلی ہوں، اس میں کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: دَخَلَ، دَحْرَجَ.

مزید فیہ: جس فعل میں حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: أَخْرَجَ، تَدَحْرَجَ.

فعل جامد اور متصرف

گردان ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 جامد 2 متصرف

جامد: یہ وہ فعل ہے جس کی ایک ہی صورت رہتی ہے اور اس سے ماضی، مضارع اور امر تمام افعال کے صیغے نہیں آتے بلکہ یا تو صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں، جیسے: لَيْسَ، نِعْمَ، عَسٰی وغیرہ، یا صرف فعل امر، جیسے: هَبْ ''فرض کرو، شمار کرو''، تَعَلَّمْ ''جان لو۔''

متصرف: یہ وہ فعل ہے جس سے تمام افعال: ماضی، مضارع، امر اور اسمائے مشتقہ کی گردانیں اور صیغے آتے ہیں، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ أُنْصُرْ، ضَرَبَ يَضْرِبُ اِضْرِبْ، دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ دَحْرِجْ وغیرہ۔

تمرینات

1 مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثالیں ذکر کریں:

فعل منفی، فعل جامد، فعل مؤکد، فعل مثبت۔

2 خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

(1) جس فعل کو پوری بات ظاہر کرنے کے لیے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو اسے .... کہتے ہیں۔

(2) جس فعل کی نسبت، نائب فاعل کی طرف ہو اسے ...... کہتے ہیں۔

(3) جس فعل سے تمام افعال کے صیغے آتے ہیں اسے .... کہتے ہیں۔

3 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں سے فعل لازم اور متعدی کی شناخت کریں:

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾، ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾، ﴿وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى﴾، ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾، قَرَأْتُ الدَّرْسَ، ضَعُفَ الْوَلَدُ، شَرِبْتُ الْمَاءَ، شُرِبَ الدَّوَاءُ.

4 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں سے فعل معروف اور مجہول کو الگ الگ کریں:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾، ﴿ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ ﴾، ﴿ وَإِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴾، نُصِرَ الْمَظْلُومُ، شَرِبْتُ الدَّوَاءَ.

5 دیے گئے جملوں میں سے فعل مثبت ومنفی اور مؤکد وغیر مؤکد کو پہچانیں:

لَأَحْفَظَنَّ الدَّرْسَ، مَا كَتَبْتَ وَاجِبَاتِكَ، لَيَغْلِبَنَّ الْمُؤْمِنُونَ، مَا أَكَلْتُ الطَّعَامَ، خَالِدٌ يَحْتَرِمُ مُعَلِّمِيهِ.

فعل ماضی کا بیان

فعل ماضی: هُوَ مَا دَلَّ عَلٰی حُصُولِ شَيْءٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ. ''فعل ماضی وہ فعل ہے جو زمانۂ تکلم سے قبل کسی چیز کے حاصل ہونے پر دلالت کرے۔''، جیسے: كَتَبَ، شَرِبَ، ذَهَبَ.

وضاحت: فعل ماضی ایسا فعل ہے جو متکلم کے بات کرنے کے وقت سے پہلے گزشتہ زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: متکلم زمانۂ حال میں کہتا ہے: ذَهَبَ حَامِدٌ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمانۂ تکلم سے پہلے حامد چلا گیا ہے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں تائے فاعل (ضمیر مرفوع بارز) اور تائے تانیث ساکنہ آسکتی ہے، جیسے: قَرَأْتِ، اور قَرَأَتْ.

فعل ماضی معروف بنانے کا طریقہ: فعل ماضی، ثلاثی مجرد کے مصدر سے حروف زائدہ کو حذف کر کے اس کی فائے کلمہ کو فتحہ اور عینِ کلمہ کو کبھی فتحہ، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ دینے اور لامِ کلمہ کو فتحہ دینے سے بنتا ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَصَرَ، دُخُولٌ سے دَخَلَ، جُلُوسٌ سے جَلَسَ، شُرْبٌ سے شَرِبَ، شَرَفٌ سے شَرُفَ اور لُطْفٌ / لَطَافَةٌ سے لَطُفَ.

فعل ماضی کے کل اٹھارہ صیغے ہوتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ ہر فعل کے لیے فاعل ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، یعنی فاعل یا تو متکلم ہوگا یا مخاطب یا غائب۔ پھر ان میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اور ان صورتوں میں وہ واحد ہوگا یا تثنیہ یا جمع، پس اس لحاظ سے کل اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں، چنانچہ فعل کے درج ذیل اٹھارہ صیغے ہونے چاہیے تھے:

- 3 صیغے مذکر متکلم کے لیے اور 3 صیغے مؤنث متکلم کے لیے۔
- 3 صیغے مذکر مخاطب کے لیے اور 3 صیغے مؤنث مخاطب کے لیے۔

- 3 صیغے مذکر غائب کے لیے اور 3 صیغے مؤنث غائب کے لیے۔

لیکن متکلم میں واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے اور تثنیہ مذکر متکلم اور جمع مذکر متکلم اور تثنیہ مؤنث متکلم اور جمع مؤنث متکلم کے لیے بھی ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے، اس لیے متکلم کے چھ صیغوں کے بجائے دو صیغے استعمال ہوئے ہیں، چنانچہ فعل ماضی کے جو صیغے استعمال ہوتے ہیں وہ کل چودہ ہیں۔

ملاحظہ ثلاثی مجرد فعل ماضی کے عینِ کلمہ پر فتحہ، کسرہ، ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں، جیسے: نَصَرَ، سَمِعَ، کَرُمَ. تینوں کے لحاظ سے گردانیں الگ الگ ذکر کی جاتی ہیں۔

گردان فعل ماضی معروف اور صیغوں کی شناخت

وزن فَعَلَ	وزن فَعِلَ	وزن فَعُلَ	صیغوں کی شناخت اور علامتیں
نَصَرَ [1]	سَمِعَ [2]	کَرُمَ [3]	یہ صیغہ سب علامتوں سے خالی ہوتا ہے۔
نَصَرَا	سَمِعَا	کَرُمَا	آخر میں الف ''ا'' تثنیہ مذکر غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرُوْا	سَمِعُوْا	کَرُمُوْا	آخر میں ''و'' جمع مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرَتْ	سَمِعَتْ	کَرُمَتْ	''ت'' ساکن، واحد مؤنث غائب کی علامت ہے۔
نَصَرَتَا	سَمِعَتَا	کَرُمَتَا	اس میں ''ت'' علامت تانیث اور ''ا'' الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْنَ	سَمِعْنَ	کَرُمْنَ	''ن'' مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتَ	سَمِعْتَ	کَرُمْتَ	''ت'' مفتوح واحد مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتُمَا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	''تُمَا'' تثنیہ مذکر و مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتُمْ	سَمِعْتُمْ	کَرُمْتُمْ	''تُمْ'' جمع مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتِ	سَمِعْتِ	کَرُمْتِ	''ت'' مکسور واحد مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتُمَا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	''تُمَا'' تثنیہ مذکر و مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

[1] اس ایک مرد نے مدد کی۔ [2] اس ایک مرد نے سُنا۔ [3] وہ ایک مرد معزز ہوا۔

نَصَرْتُنَّ	سَمِعْتُنَّ	كَرُمْتُنَّ	''تُنَّ'' جمع مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتُ	سَمِعْتُ	كَرُمْتُ	''ت'' مضموم واحد مذکر ومؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْنَا	سَمِعْنَا	كَرُمْنَا	''نَا'' تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

فعل ماضی مجہول

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: ماضی مجہول، ماضی معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ آخری حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور اس سے پہلے حرف کو کسرہ دے دیں، باقی تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیں اور جو ساکن ہے اسے ساکن ہی رہنے دیں، جیسے: كَتَبَ ''اس نے لکھا'' سے كُتِبَ ''وہ لکھا گیا''، أَخْرَجَ ''اس نے نکالا'' سے أُخْرِجَ ''وہ نکالا گیا'' اور اِسْتَغْفَرَ ''اس نے مغفرت مانگی'' سے اُسْتُغْفِرَ ''مغفرت مانگی گئی۔''

فعل لازم سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: فعل لازم (جیسے: جَلَسَ، خَرَجَ، كَرُمَ، بَعُدَ وغیرہ) سے فعل مجہول براہ راست نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت نائب فاعل (مفعول بہ) کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا۔ اگر فعل لازم کو مجہول بنانا ہو تو اسے حرف جر ''ب''، عَلٰی، فِي وغیرہ کے ذریعے سے متعدی کر کے اس کا مجہول بناتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ حرف جر کو اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر داخل کریں، فعل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہی رہے گا البتہ ضمیر یا اسم ظاہر میں واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث کے لحاظ سے تبدیلی ہوتی رہے گی، جیسے: ذُهِبَ بِزَيْدٍ، ذُهِبَ بِهٖ، ذُهِبَ بِزَيْنَبَ، ذُهِبَ بِهَا، ذُهِبَ بِكَ، ذُهِبَ بِنَا، ذُهِبَ بِهِمَا، مُرَّ عَلَيْهِ، ﴿وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ أَيْدِيهِمْ﴾، نُظِرَ فِي الْأَمْرِ، تفصیل درج ذیل گردان سے واضح ہو جائے گی۔

گردان فعل ماضی مجہول (لازم ومتعدی)

وزن فَعَلَ	وزن فَعِلَ	وزن فَعَلَ	صیغہ
نُصِرَ [1]	سُمِعَ [2]	ذُهِبَ بِهٖ [3]	واحد مذکر غائب

[1] اس ایک مرد کی مدد کی گئی۔ [2] اس ایک مرد کی سنی گئی۔ [3] وہ ایک مرد لے جایا گیا۔

نُصِرَا	سُمِعَا	ذُهِبَ بِهِمَا	تثنیہ مذکر غائب
نُصِرُوا	سُمِعُوا	ذُهِبَ بِهِمْ	جمع مذکر غائب
نُصِرَتْ	سُمِعَتْ	ذُهِبَ بِهَا	واحد مؤنث غائب
نُصِرَتَا	سُمِعَتَا	ذُهِبَ بِهِمَا	تثنیہ مؤنث غائب
نُصِرْنَ	سُمِعْنَ	ذُهِبَ بِهِنَّ	جمع مؤنث غائب
نُصِرْتَ	سُمِعْتَ	ذُهِبَ بِكَ	واحد مذکر مخاطب
نُصِرْتُمَا	سُمِعْتُمَا	ذُهِبَ بِكُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب
نُصِرْتُمْ	سُمِعْتُمْ	ذُهِبَ بِكُمْ	جمع مذکر مخاطب
نُصِرْتِ	سُمِعْتِ	ذُهِبَ بِكِ	واحد مؤنث مخاطب
نُصِرْتُمَا	سُمِعْتُمَا	ذُهِبَ بِكُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب
نُصِرْتُنَّ	سُمِعْتُنَّ	ذُهِبَ بِكُنَّ	جمع مؤنث مخاطب
نُصِرْتُ	سُمِعْتُ	ذُهِبَ بِي	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُصِرْنَا	سُمِعْنَا	ذُهِبَ بِنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

فعل ماضی منفی بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مثبت کے شروع میں مَا یا لَا لگا دینے سے فعل ماضی منفی بن جاتا ہے، ان کی وجہ سے فعل ماضی مثبت کے صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف معنی میں تبدیلی آجاتی ہے کہ مثبت سے منفی بن جاتا ہے۔

مَا اور لَا کے استعمال میں فرق: ماضی منفی بناتے وقت مَا اکثر استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا فَعَلَ ''اس نے نہیں کیا'' جبکہ فعل ماضی کے ساتھ لَا اس وقت استعمال ہوتا ہے جب لَا اور فعل ماضی دونوں مکرر ہوں، جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾ (القیامۃ 75:31) ''نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔'' یا دعا، بددعا کا موقع ہو، جیسے: لَا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ. ''تجھ پر اللہ کا غضب نہ ہو''، لَا رَحِمَكَ اللّٰهُ. ''اللہ تجھ پر رحم نہ کرے۔''، یا فعل ماضی جوابِ قسم میں واقع ہو، جیسے: عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَلَّا سَافَرْتَ. ''میں تجھ پر قسم ڈالتا ہوں کہ تو سفر پر نہ جا۔''

تمرینات

1. فعل ماضی کے کل کتنے صیغے ہیں اور کتنے استعمال ہوتے ہیں؟
2. فعل ماضی بنانے کا طریقہ لکھیں۔
3. فعل لازم سے مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں۔
4. فعل لازم سے فعل مجہول براہِ راست نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟
5. مندرجہ ذیل لازم افعال سے ماضی مجہول کی گردان کریں:

كَرُمَ ''وہ معزز ہوا''، حَسُنَ ''وہ خوبصورت ہوا''، شَرُفَ ''وہ بلند مرتبہ ہوا''۔

6. درج ذیل جملوں میں دیے گئے نمونے کے مطابق فعل ماضی معروف کو مجہول بنائیں:

نمونہ

فعل معروف	فعل مجہول
شَرِبَ الرَّجُلُ الدَّوَاءَ.	شُرِبَ الدَّوَاءُ.

حَفِظَتْ طَالِبَةٌ قَصِيدَةً، نَشَرَتْ جَرِيدَةٌ الْخَبَرَ، كَسَرَ حَامِدٌ الزُّجَاجَ، شَرِبَ الْوَلَدُ لَبَنًا،
فَتَحَ الْحَارِسُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ.

7. عربی میں ترجمہ کریں:

حامد کو بازار لے جایا گیا۔ کپڑا دھویا گیا۔ اسد نے سیب کاٹا۔
سعد نے اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھل کاٹا گیا۔ قلم توڑا گیا۔

آپ نے قواعد الصرف (برائے جماعت اول) میں ماضی کی تین قسموں : ماضی مطلق، ماضی قریب اور ماضی بعید کے بارے میں پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھیں کہ ماضی کی ان کے علاوہ چند قسمیں اور بھی ہیں۔ یہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1 ماضی استمراری 2 ماضی تمنائی 3 ماضی احتمالی

1 **ماضی استمراری:** یہ وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کام کے جاری رہنے پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع کے شروع میں کَانَ لگانے سے فعل ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ أَحْمَدُ يَكْتُبُ دُرُوسَهُ. "احمد اپنے اسباق لکھتا تھا" مضارع کے صیغے کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ كَانَ کا صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے۔

2 **ماضی تمنائی:** یہ وہ فعل ہے جس میں ایک شخص زمانۂ حال میں آرزو کرے کہ کاش زمانۂ ماضی میں یہ کام ہوا ہوتا۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لَيْتَمَا لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے، جیسے: لَيْتَمَا سَمِعَ "کاش کہ اس نے سنا ہوتا"، لَيْتَمَا نَجَحْتُ "کاش کہ میں کامیاب ہو جاتا۔"

3 **ماضی احتمالی یا ماضی شکّیہ:** یہ وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کو شک کے ساتھ بیان کیا جائے۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لَعَلَّمَا لگانے سے ماضی احتمالی (شکّیہ) کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے: لَعَلَّمَا سَمِعَ "شاید اس نے سنا ہوگا۔"

اقسام ماضی کی گردان

ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	ماضی تمنائی	ماضی احتمالی
فَعَلَ	قَدْفَعَلَ	کَانَ فَعَلَ	کَانَ یَفْعَلُ	لَیْتَمَا فَعَلَ	لَعَلَّمَافَعَلَ
فَعَلَا	قَدْفَعَلَا	کَانَا فَعَلَا	کَانَا یَفْعَلَانِ	لَیْتَمَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا فَعَلَا
فَعَلُوا	قَدْفَعَلُوا	کَانُوا فَعَلُوا	کَانُوا یَفْعَلُونَ	لَیْتَمَا فَعَلُوا	لَعَلَّمَا فَعَلُوا
فَعَلَتْ	قَدْفَعَلَتْ	کَانَتْ فَعَلَتْ	کَانَتْ تَفْعَلُ	لَیْتَمَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا فَعَلَتْ
فَعَلَتَا	قَدْفَعَلَتَا	کَانَتَا فَعَلَتَا	کَانَتَاتَفْعَلَانِ	لَیْتَمَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا فَعَلَتَا
فَعَلْنَ	قَدْفَعَلْنَ	کُنَّ فَعَلْنَ	کُنَّ یَفْعَلْنَ	لَیْتَمَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا فَعَلْنَ
فَعَلْتَ	قَدْفَعَلْتَ	کُنْتَ فَعَلْتَ	کُنْتَ تَفْعَلُ	لَیْتَمَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتَ
فَعَلْتُمَا	قَدْفَعَلْتُمَا	کُنْتُمَافَعَلْتُمَا	کُنْتُمَاتَفْعَلَانِ	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا
فَعَلْتُمْ	قَدفَعَلْتُمْ	کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	کُنْتُمْ تَفْعَلُونَ	لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ
فَعَلْتِ	قَدْفَعَلْتِ	کُنْتِ فَعَلْتِ	کُنْتِ تَفْعَلِینَ	لَیْتَمَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا فَعَلْتِ
فَعَلْتُمَا	قَدْفَعَلْتُمَا	کُنْتُمَافَعَلْتُمَا	کُنْتُمَاتَفْعَلَانِ	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا
فَعَلْتُنَّ	قَدْفَعَلْتُنَّ	کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ
فَعَلْتُ	قَدْفَعَلْتُ	کُنْتُ فَعَلْتُ	کُنْتُ أَفْعَلُ	لَیْتَمَا فَعَلْتُ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُ
فَعَلْنَا	قَدْفَعَلْنَا	کُنَّا فَعَلْنَا	کُنَّانَفْعَلُ	لَیْتَمَا فَعَلْنَا	لَعَلَّمَا فَعَلْنَا

فعل ماضی کی دلالت

فعل ماضی اکثر اور اغلب احوال میں زمانہ ماضی ہی پر دلالت کرتا ہے، دراصل یہی لفظاً اور معناً فعل ماضی ہے لیکن بعض صورتوں میں فعل ماضی زمانۂ حال یا استقبال پر بھی دلالت کرتا ہے، ان میں سے چند ایک صورتوں کا

یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

1 جب فعل ماضی سے اِخبار کی بجائے اِنشاء کا ارادہ کیا جائے تو اس صورت میں فعل ماضی زمانۂ حال میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے، یہ لفظاً تو ماضی ہوتا ہے لیکن معناً نہیں، جیسے الفاظ عقود ہیں، مثلاً: بِعْتُ ''میں فروخت کرتا ہوں۔'' اِشْتَرَيْتُ ''میں خریدتا ہوں۔'' أَنْكَحْتُ، زَوَّجْتُ ''میں نکاح میں دیتا ہوں۔'' قَبِلْتُ ''میں قبول کرتا ہوں۔'' ان سے زمانۂ حال ہی میں عقد کا اِحداث و اِنشاء مراد ہوتا ہے

2 درج ذیل صورتوں میں فعل ماضی زمانۂ مستقبل میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے جب فعل ماضی میں طلب کے معنی پائے جائیں، مثلاً: دُعا یا بددعا کے وقت، جیسے: رَحِمَكَ اللّٰهُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

3 جب فعل ماضی کا عطف اس فعل مضارع پر ہو جائے جو مستقبل کے معنی دیتا ہو، جیسے: ﴿ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ﴾، ''وہ (فرعون) اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا قیامت کے دن، پس انھیں جا داخل کرے گا آگ میں۔'' ﴿ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ﴾ ''اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، گھبرا جائے گا۔''

4 جب فعل ماضی شرطِ جازم کا فعل یا اس کا جواب ہو، جیسے: إِنْ غَابَ عَلِيٌّ غَابَ مَحْمُودٌ. ''اگر علی غائب ہو جائے تو محمود بھی غائب ہو جائے گا۔'' لہٰذا جس فعل ماضی پر شرط کے ادات جازمہ (إِنْ، مَنْ، أَيْنَ وغیرہ) داخل ہوں تو معنوی لحاظ سے شرط و جزا دونوں کے فعل ماضی، مستقبل کے معنی دیں گے۔

5 جب فعل ماضی ادات تحضیض (ترغیب و درخواست): لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا وغیرہ کے بعد واقع ہو تو وہ بھی مستقبل کے معنی دے گا، جیسے: ﴿ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ﴾ (المنافقون 63:10) ''تو مجھے قریبی مدت تک مہلت کیوں نہیں دیتا۔'' هَلَّا سَاعَدْتَ الْمُحْتَاجَ! ''تم محتاج کی مدد کیوں نہیں کرتے!'' یعنی محتاج کی مدد کرو۔ اگر ان ادات سے تحضیض کے بجائے توبیخ اور زجر مراد ہو تو بمعنی ماضی ہی ہو گا، جیسے: هَلَّا أَكْرَمْتَ الْوَالِدَ! ''تو نے والد کا اکرام کیوں نہیں کیا!''

6 جب فعل ماضی پر إِذَا داخل ہو، جیسے ﴿ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ﴾ ''پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو اللہ کی پناہ حاصل کرو۔''

تمرینات

① درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کاپیوں میں خوشخط لکھ کر استاذ صاحب کو دکھائیں:

ماضی استمراری، ماضی تمنائی، ماضی احتمالی۔

② درج ذیل مصادر سے ماضی استمرای، ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی کی گردان کریں:

اَلْغَلَبَةُ ...... اَلْقَتْلُ ...... اَلْفَتْحُ ...... اَلْقُرْبُ.

③ خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں۔

① جو فعل گزشتہ زمانے میں کام کے جاری رہنے پر دلالت کرے اسے .... کہتے ہیں۔

② جب فعل ماضی میں طلب کے معنی پائے جائیں تو وہ زمانہ .... میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

③ جب فعل ماضی سے اِخبار کی بجائے اِنشاء کا ارادہ کیا جائے تو وہ زمانہ .... میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

④ مندرجہ ذیل خالی جگہیں کَانَ کے صیغے میں مناسب تبدیلی کرکے پُر کریں:

① .... أَحْفَظُ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ.

② .... أُخْتِي خَدِيجَةُ تُرَاجِعُ دُرُوسَهَا.

③ .... نَلْعَبُ هٰهُنَا.

④ .... تَكْتُبُ الوَاجِبَ الْمَنْزِلِيَّ.

⑤ اَلطَّالِبَاتُ .... يَكْتُبْنَ دُرُوسَهُنَّ .

⑤ عربی میں ترجمہ کریں:

کاش میں سبق یاد کرتا۔	ساجد گھر گیا ہے۔	ہم بازار جاتے تھے۔
شاید وہ سکول گیا ہے۔	احمد نے کھانا کھایا تھا۔	کاش خالد حاضر ہوتا۔

فعل مضارع: هُوَ مَا دَلَّ عَلٰى حُصُولِ شَيْءٍ فِي زَمَنِ التَّكَلُّمِ أَوْ بَعْدَهُ. "فعل مضارع وہ فعل ہے جو زمانۂ تکلم (حال) میں یا اس کے بعد (مستقبل میں) کسی چیز کے حصول پر دلالت کرے۔"، جیسے: يَكْتُبُ حَامِدٌ "حامد لکھتا ہے، یا حامد لکھے گا۔"

وضاحت: فعل مضارع وہ ہے جو زمانۂ حال اور مستقبل میں سے کسی ایک میں کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس پر حرف لَمْ کا آنا درست ہو، جیسے: لَمْ يَكْتُبْ.

اس کے شروع میں حروف أتين (أنيت) میں سے کوئی ایک حرف ہوگا۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع، فعل ماضی سے بنتا ہے، اس طرح کہ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے شروع میں علاماتِ مضارع میں سے ایک علامت لگائی جاتی ہے۔

علاماتِ مضارع چار ہیں: أ، ت، ي، ن. مضارع کے مختلف صیغوں میں ان کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

ي: چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ (تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب)

ت: آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ (دو مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب)

أ (ہمزہ): ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے۔ (واحد متکلم)

ن: ایک صیغہ کے شروع میں آتا ہے۔ (جمع متکلم مع الغیر)

لامِ کلمہ کے بعد تثنیہ کے چار صیغوں (تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث

مخاطب) میں علامت تثنیہ "ا"، جمع مذکر غائب ومخاطب کے صیغوں میں "و" ما قبل مضموم، واحد مؤنث مخاطب میں "ي" ما قبل مکسور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور جمع مؤنث غائب ومخاطب میں نون مفتوح (نَ) بڑھادیا جاتا ہے جس کا ماقبل ساکن ہوتا ہے۔

فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں رفع کی علامت ضمہ (پیش) ہوتا ہے۔

چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب ومخاطب اور واحد مؤنث مخاطب کے آخر میں نون بطورِ علامتِ رفع بڑھایا جاتا ہے۔ اسے "نون اعرابی" کہا جاتا ہے۔ نون اعرابی الف کے بعد مکسور اور باقی جگہوں پر مفتوح ہوتا ہے۔

ملاحظہ جمع مؤنث غائب ومخاطب کے آخر میں جو نون مفتوح آتا ہے وہ نونِ اعرابی نہیں ہوتا بلکہ ضمیرِ فاعل ہوتا ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتا، اسے نونِ ضمیر یا نونِ جمع یا نُونُ النِّسْوَۃِ کہتے ہیں۔

ماضی کی طرح مضارع کے بھی چودہ صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

نوٹ ثلاثی مجرد فعل مضارع کے عینِ کلمہ پر ضمہ، فتحہ اور کسرہ تینوں حرکات آتی ہیں، جیسے: یَنْصُرُ، یَسْمَعُ، یَحْسِبُ. تینوں کے لحاظ سے الگ الگ گردانیں ذکر کی جاتی ہیں۔

گردان فعل مضارع معروف اور صیغوں کی شناخت

وزن یَفْعُلُ	وزن یَفْعِلُ	وزن یَفْعَلُ	شناخت
یَنْصُرُ	یَضْرِبُ	یَسْمَعُ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
یَنْصُرَانِ	یَضْرِبَانِ	یَسْمَعَانِ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، "ا" (الف) علامت تثنیہ مذکر اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
یَنْصُرُونَ	یَضْرِبُونَ	یَسْمَعُونَ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، "و" علامت جمع مذکر اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	"ت" حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	"ت" حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت ہے، "ا" (الف) علامت تثنیہ وضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔

يَنْصُرْنَ	يَضْرِبْنَ	يَسْمَعْنَ	"ي" حرفِ مضارع اور غائب کی علامت اور "نَ" علامتِ جمع مؤنث اور ضمیرِ فاعل ہے۔
تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	"ت" حرفِ مضارع وعلامتِ مخاطب ہے، "ا" (الف) علامتِ تثنیہ مذکر وضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرُونَ	تَضْرِبُونَ	تَسْمَعُونَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب اور "و، نَ" مثل يَنْصُرُونَ کے ہیں۔
تَنْصُرِينَ	تَضْرِبِينَ	تَسْمَعِينَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب، "ي" علامتِ واحد مؤنث مخاطب اور ضمیرِ فاعل اور "ن" نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	"ت" حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب اور "ان" مثل يَنْصُرَانِ کے ہیں۔
تَنْصُرْنَ	تَضْرِبْنَ	تَسْمَعْنَ	"ت" حرفِ مضارع اور علامت مخاطب اور "ن" مثل يَنْصُرْنَ کے ہے۔
أَنْصُرُ	أَضْرِبُ	أَسْمَعُ	"أ" (ہمزہ) حرفِ مضارع اور علامتِ واحد متکلم ہے۔
نَنْصُرُ	نَضْرِبُ	نَسْمَعُ	"ن" حرفِ مضارع اور علامت جمع متکلم مع الغیر ہے۔

فعل مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول، مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضَمّہ اور آخری سے پہلے حرف کو فتحہ دے دیں۔ آخری حرف کو اپنی حالت پر برقرار رکھیں، جیسے: يَفْتَحُ الْبَابَ. "وہ دروازہ کھولتا ہے/کھولے گا" سے يُفْتَحُ الْبَابُ. "دروازہ کھولا جاتا ہے/کھولا جائے گا" يَنْصُرُونَ "وہ مدد کرتے ہیں/کیا کریں گے۔" سے يُنْصَرُونَ "ان کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی۔"

فعل لازم سے مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع معروف لازم سے فعل مضارع مجہول بنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فعل ماضی معروف لازم سے فعل ماضی مجہول بنانے کا ہے، یعنی مضارع معروف کو مجہول میں بدل کر اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر حرف جر داخل کریں، فعل کا صیغہ واحد مذکر غائب ہی رہے گا، البتہ اسم ظاہر یا اسم ضمیر میں تبدیلی ہوتی رہے گی، جیسے: يُذْهَبُ بِزَيْدٍ، يُذْهَبُ بِهِ، يُكْرَمُ بِحَامِدٍ وغیرہ۔

فعل مضارع مجہول لازم ومتعدی کی گردان

صیغہ	فعل لازم	وزن يَفْعَلُ	وزن يَفْعِلُ	وزن يَفْعُلُ
واحد مذکر غائب	يُذْهَبُ بِهِ [4]	يُسْمَعُ [3]	يُضْرَبُ [2]	يُنْصَرُ [1]
تثنیہ مذکر غائب	يُذْهَبُ بِهِمَا	يُسْمَعَانِ	يُضْرَبَانِ	يُنْصَرَانِ
جمع مذکر غائب	يُذْهَبُ بِهِمْ	يُسْمَعُونَ	يُضْرَبُونَ	يُنْصَرُونَ
واحد مؤنث غائب	يُذْهَبُ بِهَا	تُسْمَعُ	تُضْرَبُ	تُنْصَرُ
تثنیہ مؤنث غائب	يُذْهَبُ بِهِمَا	تُسْمَعَانِ	تُضْرَبَانِ	تُنْصَرَانِ
جمع مؤنث غائب	يُذْهَبُ بِهِنَّ	يُسْمَعْنَ	يُضْرَبْنَ	يُنْصَرْنَ
واحد مذکر مخاطب	يُذْهَبُ بِكَ	تُسْمَعُ	تُضْرَبُ	تُنْصَرُ
تثنیہ مذکر مخاطب	يُذْهَبُ بِكُمَا	تُسْمَعَانِ	تُضْرَبَانِ	تُنْصَرَانِ
جمع مذکر مخاطب	يُذْهَبُ بِكُمْ	تُسْمَعُونَ	تُضْرَبُونَ	تُنْصَرُونَ
واحد مؤنث مخاطب	يُذْهَبُ بِكِ	تُسْمَعِينَ	تُضْرَبِينَ	تُنْصَرِينَ
تثنیہ مؤنث مخاطب	يُذْهَبُ بِكُمَا	تُسْمَعَانِ	تُضْرَبَانِ	تُنْصَرَانِ
جمع مؤنث مخاطب	يُذْهَبُ بِكُنَّ	تُسْمَعْنَ	تُضْرَبْنَ	تُنْصَرْنَ
واحد مذکر ومؤنث متکلم	يُذْهَبُ بِي	أُسْمَعُ	أُضْرَبُ	أُنْصَرُ
تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث متکلم	يُذْهَبُ بِنَا	نُسْمَعُ	نُضْرَبُ	نُنْصَرُ

مضارع منفی بنانے کا طریقہ: مضارع پر جب حرف نفی ''لَا'' یا ''مَا'' لگایا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا البتہ مضارع زمانۂ حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، جیسے:

[1] اس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی۔ [2] وہ ایک مرد مارا جاتا ہے/مارا جائے گا۔ [3] اس ایک مرد کی سنی جاتی ہے/سنی جائے گی۔ [4] اس ایک مرد کو لے جایا جاتا ہے/لے جایا جائے گا۔

لَايَفْتَحُ الْبَابَ. ''وہ دروازہ نہیں کھولتا۔''، مَا يَفْتَحُ النَّافِذَةَ. ''وہ کھڑکی نہیں کھولتا۔''، مَا تُفْتَحُ النَّافِذَةُ. ''کھڑکی نہیں کھولی جاتی۔''، لَا يُفْتَحُ الْبَابُ. ''دروازہ نہیں کھولا جاتا۔''، ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ﴾ (یونس 10:40) ''اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے۔''، ﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ﴾ (یوسف 12:106) ''اور ان کے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔''

فائدہ ثلاثی مجرد فعل مضارع معروف کا عینِ کلمہ مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے مگر مضارع مجہول کا عینِ کلمہ ہمیشہ مفتوح آتا ہے۔

تمرینات

1. فعل مضارع بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
2. علامتِ مضارع ''ي'' اور ''ت'' کن صیغوں کے شروع میں آتی ہیں؟
3. ذیل میں فعل مضارع کے عینِ کلمہ کی تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں، تمام سے مجہول کی گردانیں کریں:

يَفْعَلُ: يَذْهَبُ يَفْتَحُ يَشْرَبُ يَسْمَعُ.

يَفْعِلُ: يَجْلِسُ يَحْسِبُ يَغْسِلُ يَضْرِبُ.

يَفْعُلُ: يَدْخُلُ يَأْكُلُ يَكْرُمُ يَنْصُرُ.

4. درج ذیل کلمات کے صیغے اور معانی بتائیں:

يَجْعَلُونَ ...... يَخْطَفُ ...... لَا يَعْلَمَانِ ...... تَضْحَكِينَ ...... نَعْبُدُ ...... تُكْفَرُونَ ...... تَعْلَمُونَ

يَأْكُلْنَ ...... تَرْكَعْنَ ...... تَسْجُدِينَ ...... يُشْرَبُ ...... يُعْرَفُونَ ...... لَاأَمْلِكُ ...... لَانَكْفُرُ.

5. درج ذیل خالی جگہوں پر فعل مضارع يَفْتَحُ کا مناسب صیغہ لکھیں اور ترجمہ کریں:

(1) خَالِدٌ .... الْبَابَ. (2) زَيْنَبُ .... الثَّلَّاجَةَ.

(3) عُمَرُ وَ أَكْرَمُ .... الْمَصْنَعَ. (4) أَنْتُمْ .... الْمَحْفَظَةَ.

6. مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں فعل مضارع منفی لَا يَعْلَمُ کا مناسب صیغہ لکھیں:

اَلْمُدِيرُ يَعْلَمُ، وَأَنْتَ ....، خَوْلَةُ ....

اَلْمُعَلِّمُ يَعْلَمُ، وَ نَحْنُ .... ، لَعَلَّكَ تَعْلَمُ وَ هُمْ ....
أَنْتُمْ .... ، أَنَا أَعْلَمُ وَ أَنْتُمَا............ .

7 درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

وہ جانتا ہے۔ تو جاتی ہے۔ تم دونوں کھاتے ہو۔

کتاب پڑھی جاتی ہے۔ میں داخل ہوتا ہوں۔ ہم کئی عورتیں پیتی ہیں۔

تم کئی مرد جانتے ہو۔ کھانا پکایا جاتا ہے۔

8 خالی جگہ پڑھے ہوئے قواعد کی مدد سے مناسب لفظ سے پر کریں:

1 علامت مضارع کو ضمہ، آخری حرف سے پہلے حرف کو .... اور آخری حرف کو اپنی حالت پر برقرار رکھنے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے۔

2 فعل مضارع معروف میں عینِ کلمہ پر تینوں حرکات آسکتی ہیں لیکن مضارع مجہول میں عینِ کلمہ ہمیشہ .... ہوتا ہے۔

3 جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں آنے والے نون کو .... کہتے ہیں۔

4 نونِ اعرابی الف کے بعد .... اور باقی جگہوں پر .... ہوتا ہے۔

آپ کے علم میں ہے کہ افعال میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے جبکہ فعل ماضی اور فعل امر دونوں بنی ہوتے ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ معرب اسے کہتے ہیں کہ عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف ہو جائے اور مبنی وہ ہے کہ عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف نہ ہو۔

فعل مضارع کا اعراب

اعراب کے اعتبار سے مضارع کی تین قسمیں بنتی ہیں: مرفوع، منصوب اور مجزوم۔

1 **مضارع مرفوع:** جب فعل مضارع سے پہلے کوئی ناصب یا جازم نہ آئے تو یہ مرفوع ہوتا ہے۔

اس صورت میں اس کے پانچ صیغوں (يَنْصُرُ، تَنْصُرُ، تَنْصُرُ، أَنْصُرُ، نَنْصُرُ) کے آخر میں ضمہ اور سات صیغوں (يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ، تَنْصُرِينَ) کے آخر میں متصل ضمیروں کے بعد نون اعرابی آتا ہے یہ نون، رفع کی علامت اور ضمہ کا نائب ہوتا ہے، اس لیے اسے نونِ رفع بھی کہہ دیتے ہیں۔ جبکہ مضارع کے دو صیغے جمع مؤنث غائب ومخاطب میں عوامل کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں آتی کیونکہ وہ مبنی ہوتے ہیں۔

2 **مضارع منصوب:** جب فعل مضارع سے پہلے کوئی ناصب آجائے تو اسے نصب دیتا ہے، یعنی جن پانچ صیغوں پر ضمہ تھا اسے نصب کی علامت فتحہ دیتا ہے، اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گرا دیتا ہے، جبکہ دو صیغے جمع مؤنث غائب ومخاطب اپنے حال پر رہتے ہیں۔

نواصب چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

3 **مضارع مجزوم:** جب فعل مضارع سے پہلے کوئی جازم آجائے تو فعل مضارع مجزوم ہو جاتا ہے، یعنی اس کے

پانچ صیغوں پر جزم کی علامت سکون آجاتا ہے اور اگر آخری حرف حرفِ علت ہو تو وہ ساقط ہو جاتا ہے۔ سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے، جبکہ جمع مؤنث کے دو صیغے اپنے حال پر رہتے ہیں۔

جوازم پانچ ہیں: إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر (لام الأمر) اور لائے نہی (لا الناهية)

فعل مضارع کے عوامل

آپ کو معلوم ہے کہ فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ان دو زمانوں میں سے کسی ایک کا قرینہ نہ ہونے کی صورت میں زمانۂ حال کا اعتبار کرنا زیادہ راجح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانۂ ماضی کے لیے بھی خاص صیغہ (فعل ماضی) موجود ہے۔ زمانۂ مستقبل کے لیے بھی خاص صیغہ (فعل امر) ہے، جبکہ زمانۂ حال کے لیے کوئی خاص صیغہ نہیں، لہٰذا قرائن نہ ہونے کی صورت میں فعل مضارع کی زمانۂ حال پر دلالت کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔ لیکن اس پر بعض حروف (قرائن وعوامل) کے آنے سے اس کے معنی زمانۂ حال یا مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض حروف وہ ہیں جن کے آنے سے لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی آتی ہے اور بعض کے آنے سے صرف معنوی تبدیلی۔

معنوی تبدیلی لانے والے عوامل: معنوی تبدیلی لانے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

1 **لامِ ابتدا:** فعل مضارع پر جب لام مفتوح (لام ابتدا) آجائے تو اسے زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿لَيَحْزُنُنِيٓ﴾ ''البتہ مجھے غمگین کرتا ہے۔'' اور لَيَدْرُسُ حَامِدٌ. ''البتہ حامد پڑھتا ہے۔''

2 **مَا و لَا اور إِنْ نافیہ** جو لَيْسَ کے مشابہ ہوں۔ لَيْسَ کی طرح یہ تینوں بھی فعل مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ﴾ ''اللہ برائی کے اظہار کو پسند نہیں کرتا''، ﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا''، إِنْ يَّخْرُجُ أَحْمَدُ. ''احمد نہیں نکلتا۔''

3 **سین و سَوْفَ:** یہ دونوں فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ﴾ ''عنقریب لوگوں میں سے بے وقوف کہیں گے''، ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ''عنقریب تم جان لوگے۔''

فائدہ عام طور پر سین مستقبل قریب کے لیے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لیے آتا ہے۔ کبھی یہ ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل مضارع مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے:

1 جب فعل مضارع پر إِذَا یا دیگر مستقبل والے ظروف داخل ہوں، مثلاً: أَزُوْرُكَ إِذَا تَزُوْرُنِي. ''میں تیری ملاقات کے لیے آؤں گا جب تو میری ملاقات کے لیے آئے گا۔''

2 جب فعل مضارع سے پہلے هَلْ آجائے، جیسے: ﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ﴾ (الصف 10:61) ''کیا میں تمھیں ایسی تجارت کی رہنمائی کروں؟''

3 فعل مضارع میں طلب والے معنی پائے جائیں، جیسے: ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ (البقرة 233:2) ''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔'' یہاں يُرْضِعْنَ فعل مضارع ہے جو امر کے معنی میں ہو کر مستقبل کے ساتھ خاص ہو گیا ہے۔

4 فعل مضارع سے پہلے ادات شرط و جزا آجائیں، جیسے: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ ''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمھاری مدد کرے گا۔''، أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ. ''جہاں تم بیٹھو گے وہاں میں بیٹھوں گا۔''

لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی لانے والے عوامل

ان کی دو قسمیں ہیں: 1 نواصب 2 جوازم

1 **نواصب:** حروف ناصبہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

لفظی عمل: جب ان حروف میں سے کوئی ایک، فعل مضارع کے شروع میں آجائے تو اسے نصب دیتا ہے۔[1]

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

① **أَنْ (کہ):** اسے حرف نصب، حرف مصدریت اور حرف استقبال کہتے ہیں۔ حرف نصب اس لیے کہ یہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ حرف مصدریت اس لیے کہتے ہیں کہ اپنے مابعد فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے، یعنی اسے مصدرِ مؤول میں بدل دیتا ہے، جبکہ حرف استقبال اسے اس لیے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو، جو حال اور استقبال دونوں کا احتمال رکھتا ہے، زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے:

[1] نصب کی تفصیل گزر چکی ہے۔

أُرِيدُ أَنْ أَشْكُرَ الْأُسْتَاذَ. ''میں چاہتا ہوں کہ استاد کا شکریہ ادا کروں۔''، نُحِبُّ أَنْ نَقْرَأَ الْقُرْآنَ. ''ہم پسند کرتے ہیں کہ قرآن پڑھیں۔'' ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ﴾ ''اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کرے۔''، ﴿ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ ''اور یہ کہ تم روزہ رکھو تمھارے لیے بہتر ہے۔'' ان مثالوں میں أَنْ کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کی تاویل میں ہے، یعنی عبارت یوں ہے: أُرِيدُ شُكْرَ الْأُسْتَاذِ، نُحِبُّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ، يُرِيدُ اللّٰهُ التَّخْفِيفَ عَنْكُمْ اور صَوْمُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ.

2 لَنْ (ہرگز نہیں، نہیں): یہ حرف نفی، حرف نصب اور حرف استقبال ہے۔ یہ فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی مؤکد میں بدل دیتا ہے، یعنی نفی کے معنی میں تاکید پیدا کرکے فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَنْ يَّكْذِبَ حَامِدٌ. ''حامد ہرگز جھوٹ نہیں بولے گا۔'' ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ﴾ ''تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کرسکو گے۔''

3 كَيْ (تاکہ): یہ حرف مصدریت، حرف نصب اور حرف استقبال ہے۔ یہ دوسرے جملے کے شروع میں پہلے جملے کی وجہ اور سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور أَنْ کی طرح فعل مضارع کو مصدر مؤول میں بدلتے ہوئے اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: أَدْرُسُ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ كَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ. ''میں عربی گرامر پڑھتا ہوں تاکہ میں قرآن و سنت کو سمجھوں۔''، یعنی أَدْرُسُ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ لِفَهْمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ. كَيْ سے پہلے لام جر آتا ہے جو تعلیل اور سبب بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ کبھی لام جر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مقدر ہوتا ہے۔

4 إِذَنْ (اس وقت، تب): اسے حرف جواب، جزا، حرف نصب اور حرف استقبال کہتے ہیں۔ یہ پہلے جملے کے جواب یا نتیجے اور جزا پر مشتمل دوسرے جملے کے شروع میں آتا ہے اور فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے کوئی کہے: أَنَا أُكَرِّرُ دُرُوسِي. ''میں اپنے اسباق دہراتا ہوں۔'' تو اس کے جواب میں کہا جائے: إِذَنْ تَحْفَظَهَا. ''تب تو آپ انھیں یاد کر لیں گے۔''

گردان فعل مضارع نفی تاکید بلَنْ

مضارع مطلق	نفی تاکید بلن معروف	نفی تاکید بلن مجہول	علامت نصب
يَنْصُرُ	لَنْ يَّنْصُرَ	لَنْ يُّنْصَرَ	فتحۂ آخر
يَنْصُرَانِ	لَنْ يَّنْصُرَا	لَنْ يُّنْصَرَا	سقوطِ نونِ اعرابی

يَنْصُرُوْنَ	لَنْ يَّنْصُرُوا	لَنْ يُّنْصَرُوا	// //
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرْنَ	لَنْ يَّنْصُرْنَ	لَنْ يُّنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
تَنْصُرُوْنَ	لَنْ تَنْصُرُوا	لَنْ تُنْصَرُوا	// //
تَنْصُرِيْنَ	لَنْ تَنْصُرِي	لَنْ تُنْصَرِي	// //
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	// //
تَنْصُرْنَ	لَنْ تَنْصُرْنَ	لَنْ تُنْصَرْنَ	کوئی عمل نہیں
أَنْصُرُ	لَنْ أَنْصُرَ	لَنْ أُنْصَرَ	فتحۂ آخر
نَنْصُرُ	لَنْ نَنْصُرَ	لَنْ نُنْصَرَ	//

2 جوازم: مشہور حروف جازمہ پانچ ہیں: إِنْ، لَمْ ، لَمَّا، لامِ امر ، لائے نہی.

لفظی عمل: یہ حروف مضارع سے پہلے آتے ہیں اور اسے جزم دے دیتے ہیں۔[1]

ان میں سے پہلا حرف إِنْ دو فعلوں (شرط و جزا) کو جزم دیتا ہے جبکہ باقی چار، ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

إِنْ (اگر): یہ شرط کے معنی پیدا کرتا ہے اور فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿ إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ ﴾ (التغابن 64:18) ”اگر تم اللہ کو قرض دو گے اچھا قرض تو وہ اسے تمھارے لیے کئی گنا کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔“

لَمْ اور لَمَّا: انھیں حرفِ نفی، حرفِ جزم اور حرفِ قلب کہتے ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی

[1] جزم کی تفصیل گزر چکی ہے۔

کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ﴾ (الحج 71:22) ''اور وہ اللہ کے سوا اس چیز کی عبادت کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔''، ﴿ لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴾ (صٓ 8:38) ''انھوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔''

لَمْ اور لَمَّا میں فرق: لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمَّا کی نفی زمانۂ ماضی میں شروع ہوکر عام طور پر زمانۂ حال تک جاری رہتی ہے، جیسے: ﴿ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ (الحجرات 14:49) ''اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔'' اور لَمْ کی نفی زمانۂ ماضی میں شروع ہوکر عام طور پر زمانۂ ماضی میں ہی ختم ہوجاتی ہے، جیسے: لَمْ أَفْهَمْ كَلَامَكَ. ''میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔''

فائدہ کبھی لَمَّا لَمْ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴾ (عبس 23:80) ''اس نے ادا نہیں کیا وہ فرض جس کا اس نے اسے حکم دیا تھا۔'' یہاں لَمَّا لَمْ کے معنی میں ہے۔ اسی طرح بعض اوقات لَمْ نفیِ دوام کے لیے بھی استعمال ہوجاتا ہے، جیسے: ﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

لامِ امر: لام امر کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ یہ لام مضارع معروف کے غائب و متکلم کے صیغوں پر جبکہ مضارع مجہول کے تمام صیغوں پر آسکتا ہے۔ فعل مضارع پر اس کے آنے سے اس کا صیغہ، امر کے معنی میں زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لامِ امر'' کہتے ہیں، جیسے: لِيَكْتُبْ حَامِدٌ دَرْسَ الصَّرْفِ. ''حامد صرف کا سبق لکھے۔''، ﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ﴾ (الطلاق 7:65) ''وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔''، ﴿ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ﴾ (البقرة 282:2) ''اور ایک لکھنے والا تمھارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے۔''

لائے نہی: لائے نہی کے ذریعے سے ترکِ فعل کا مطالبہ ہوتا ہے، اس کے آنے سے فعل مضارع نہی کے معنی میں زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لائے نہی'' کہا جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ﴾ (بنيٓ إسرآءيل 37:17) ''اور زمین پر اکڑ کر مت چل۔''، ﴿ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ ﴾ (بنيٓ إسرآءيل 29:17) ''اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کرلے۔''

لائے نہی اور لائے نفی میں فرق: فعل مضارع پر دو قسم کے لَا آتے ہیں۔ ایک کو لائے نفی اور دوسری کو لائے نہی کہتے ہیں۔ لائے نفی غیر عاملہ ہے، یعنی اس سے فعل مضارع میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں آتی۔ البتہ

اس سے اس کے معنی منفی بن جاتے ہیں، جبکہ لائے نہی عاملہ ہے اور معنی میں بھی اس سے تبدیلی آجاتی ہے، جیسے: لَاتَقْرَأُ کے معنی ہیں: ”تو نہیں پڑھتا۔“ جبکہ لَاتَقْرَأْ کے معنی ہیں: ”تو مت پڑھ۔“ پہلی مثال میں لَا نافیہ اور دوسری میں ناہیہ ہے۔

فائدہ لامِ امر مکسور ہوتا ہے لیکن جب اس سے پہلے واؤ یا فاء آجائے تو ساکن ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ﴾ (البقرة 283:2) ”اور وہ اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے“ ﴿فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ﴾ (البقرة 282:2) ”تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے“

گردان فعل مضارع نفی جحد بلم، لام امر، لائے نہی

نفی جحد بلم معروف	مضارع معروف بہ لام امر	مضارع معروف بہ لائے نہی	علامتِ جزم
لَمْ يَنْصُرْ [1]	لِيَنْصُرْ [2]	لَا يَنْصُرْ [3]	سکونِ آخر
لَمْ يَنْصُرَا	لِيَنْصُرَا	لَا يَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ يَنْصُرُوا	لِيَنْصُرُوا	لَا يَنْصُرُوا	// //
لَمْ تَنْصُرْ	لِتَنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ تَنْصُرَا	لِتَنْصُرَا	لَا تَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ يَنْصُرْنَ	لِيَنْصُرْنَ	لَا يَنْصُرْنَ	کوئی عمل نہیں
لَمْ تَنْصُرْ	x	لَا تَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ تَنْصُرَا	x	لَا تَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ تَنْصُرُوا	x	لَا تَنْصُرُوا	// //
لَمْ تَنْصُرِي	x	لَا تَنْصُرِي	// //
لَمْ تَنْصُرَا	x	لَا تَنْصُرَا	// //

[1] اس ایک مرد نے مدد نہیں کی۔ [2] وہ ایک مرد مدد کرے۔ [3] وہ ایک مرد مدد نہ کرے۔

لَمْ تَنْصُرْنَ	x	لَا تَنْصُرْنَ	کوئی عمل نہیں
لَمْ أَنْصُرْ	لِأَنْصُرْ	لَا أَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ نَنْصُرْ	لِنَنْصُرْ	لَا نَنْصُرْ	//

تنبیہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے، جیسے:

نفی جحد بلم مجہول: لَمْ يُنْصَرْ، لَمْ يُنْصَرَا، لَمْ يُنْصَرُوا، لَمْ تُنْصَرْ، لَم تُنْصَرَا، لَمْ يُنْصَرْنَ ...... الخ.

مضارع بہ لامِ امر مجہول: لِيُنْصَرْ، لِيُنْصَرَا، لِيُنْصَرُوا، لِتُنْصَرْ، لِتُنْصَرَا، لِيُنْصَرْنَ ...... الخ.

مضارع بہ لائے نہی مجہول: لَا يُنْصَرْ، لَا يُنْصَرَا، لَا يُنْصَرُوا، لَا تُنْصَرْ، لَا تُنْصَرَا، لَا يُنْصَرْنَ ...... الخ.

تمرینات

1. اعراب کے لحاظ سے مضارع کی کتنی حالتیں ہوتی ہیں؟ بیان کریں۔
2. فعل مضارع کب منصوب ہوتا ہے اور کب مجزوم؟
3. جوازم کے آنے سے فعل مضارع میں کونسی لفظی تبدیلی آتی ہے؟
4. فعل مضارع زمانۂ حال کے ساتھ کب خاص ہوتا ہے اور زمانہ مستقبل کے ساتھ کب؟ تفصیل سے بیان کریں۔
5. يَذْهَبُ، يَغْسِلُ اور يَنْصُرُ سے نفی جحد بلَمْ معروف ومجہول کی گردان کیجیے۔
6. يَشْرَبُ، يَضْرِبُ اور يَدْخُلُ سے نفی تاکید بلَنْ معروف ومجہول کی گردان کیجیے۔
7. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:
   1. حرف .... فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی مؤکد میں بدل دیتا ہے۔
   2. اعراب کے لحاظ سے فعل مضارع کی .... حالتیں ہیں۔
   3. سین اور سوف فعل مضارع کو زمانہ .... کے ساتھ خاص کردیتے ہیں۔
   4. .... کی نفی زمانہ ماضی سے شروع ہوکر زمانہ حال تک جاری رہتی ہے۔
   5. .... پہلے جملے کے نتیجے اور جواب پر مشتمل دوسرے جملے کے شروع میں آتا ہے۔
8. درج ذیل صیغے اور ان کے معنی بتائیں:

لَمْ يَعْلَمُوا ...... لَمْ يَخْرُجْنَ ...... لَنْ تَخْلُقُوا ...... لَنْ نَصْبِرَ ...... لَمْ تَأْكُلِي ...... لَنْ يَذْهَبَا .

9 درج ذیل کلمات کی عربی بنائیں:

تم (دو مردوں) نے نہیں کھایا۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ میں نے نہیں پیا۔

تو (ایک عورت) ہرگز نہیں دھوئے گی۔ تو نے ابھی تک نہیں لکھا۔

10 مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع يَفْهَمُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

1 خَالِدٌ لَمْ .... كَلَامِي.

2 لَعَلَّكَ لَمْ .... هٰذَا الْمَقَالَ.

3 أَنَا .... كَلَامَ الْأُسْتَاذِ.

4 هُمْ لَنْ .... هَذَا الْكِتَابَ.

5 اِسْتَمِعْنَ لِكَلَامِ الْأُسْتَاذِ كَيْ .... الدَّرْسَ.

فعل امر کا بیان

فعل امر: هُوَ مَا يُطْلَبُ بِهِ حُصُولُ شَيْءٍ بَعْدَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ. "فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے زمانۂ تکلم کے بعد کسی چیز کے حصول کا مطالبہ کیا جاتا ہے"، جیسے: اُكْتُبْ، اِجْتَهِدْ، اِسْمَعْ، اِسْعَ، اِقْضِ، اُنْصُرْ، اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا، اُنْصُرِي.

وضاحت: فعل امر وہ فعل ہے جس میں متکلم زمانۂ حال میں مطالبہ کرتا ہے کہ زمانۂ تکلم کے بعد، یعنی مستقبل میں یہ کام کیا جائے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس پر نون تاکید اور یائے مخاطبہ کا آنا درست ہو، جیسے: اُنْصُرَنَّ، ﴿فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا﴾ (مریم 26:19) "پس کھا اور پی اور ٹھنڈی کر اپنی آنکھیں۔"

فعل امر کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں: [1] امر حاضر معروف [2] امر غائب و متکلم معروف [3] امر مجہول

آپ پڑھ چکے ہیں کہ امر حاضر معروف ہی حقیقت میں فعل امر ہوتا ہے جبکہ امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول حقیقت میں فعل مضارع ہوتا ہے جو لامِ امر کے داخل ہونے سے مجزوم ہو جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم صرف فعل امر (امر حاضر معروف) کے بارے میں پڑھیں گے۔ امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول بنانے کا طریقہ ہم مضارع کے تغیرات وعوامل میں لامِ امر کے تحت پڑھ چکے ہیں۔

امر بنانے کا طریقہ: فعل امر مضارع حاضر معروف سے مندرجہ ذیل طریقے سے بنتا ہے:

[1] علامتِ مضارع کو گرا دیں۔

[2] اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہے تو شروع میں کسی تبدیلی یا اضافے کی ضرورت نہیں۔

[3] اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہے تو شروع میں ہمزۂ وصلی لگا دیں۔

[4] ہمزہ وصلی کی حرکت کے لیے عینِ کلمہ کو دیکھیں۔ اگر عینِ کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم اور اگر مفتوح یا مکسور ہو

تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔

5 آخری حرف اگر حرفِ صحیح ہے تو اسے ساکن کر دیں اور اگر حرفِ علت ہے تو اسے گرا دیں۔

مثالیں: تَضَعُ سے ضَعْ، تَقِي سے قِ، تَتَعَلَّمُ سے تَعَلَّمْ، تَدْعُو سے اُدْعُ، تَرْمِي سے اِرْمِ، تَخْشٰى سے اِخْشَ.

فعل امر کا ہمزہ: ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد میں فعل امر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، یعنی ما قبل سے ملنے کی صورت میں تلفظ سے گر جاتا ہے، جیسے: اِقْرَءُوا اور اُكْتُبْ سے فَاقْرَءُوا اور وَاكْتُبْ. مگر باب افعال کے امر کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے، یعنی ما قبل سے ملنے کی صورت میں بھی تلفظ سے ساقط نہیں ہوتا بلکہ پڑھا جاتا ہے، جیسے: أَكْرِمْ، أَحْسِنْ، أَعْطِ سے فَأَكْرِمْ وَ أَحْسِنْ، ثُمَّ أَعْطِ وغیرہ۔ گردان درج ذیل ہے:

گردان فعل امر

گردان	معنی	صیغہ	گردان	معنی	صیغہ
اُنْصُرْ	تو ایک مرد مدد کر	واحد مذکر مخاطب	اُنْصُرِي	تو ایک عورت مدد کر	واحد مؤنث مخاطب
اُنْصُرَا	تم دو مرد مدد کرو	تثنیہ مذکر مخاطب	اُنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد کرو	تثنیہ مؤنث مخاطب
اُنْصُرُوا	تم کئی مرد مدد کرو	جمع مذکر مخاطب	اُنْصُرْنَ	تم کئی عورتیں مدد کرو	جمع مؤنث مخاطب

فائدہ امر میں واحد مؤنث، تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر سے نونِ اعرابی ساقط ہو جاتا ہے، جبکہ جمع مؤنث میں نون جمع برقرار رہتا ہے۔ امر حاضر معروف کے تمام (چھ) صیغے مبنی ہوتے ہیں، جبکہ امر کی باقی قسمیں حقیقت میں فعل مضارع ہونے کی وجہ سے معرب ہوتی ہیں۔

تمرینات

1. امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ بتائیں۔
2. امر غائب و متکلم حقیقت میں کیا ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔
3. مندرجہ ذیل صیغوں سے امر حاضر معروف کی مکمل گردان کیجیے:

اِذْهَبْ ...... اِجْلِسْ ...... اُدْخُلْ

4 اِذْهَبُوا، اِضْرِبِي، اُنْصُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

5 پانچ جملے بنائیں جس میں آپ نے اپنے دوست کو پانچ کام کرنے کا کہا ہو۔

6 درج ذیل خالی جگہ دیے گئے نمونے کے مطابق گردان فعل امر حاضر معروف سے پُر کریں:

اَلذَّهَابُ:	اِذْهَبْ	اِذْهَبَا	اِذْهَبُوا	اِذْهَبِي	اِذْهَبَا	اِذْهَبْنَ
اَلشَّرَفُ:	....	....	....	....	....	....
اَلتَّعْلِيمُ:	....	....	....	....	....	....
اَلِاسْتِخْرَاجُ:	....	....	....	....	....	....
اَلتَّرْجَمَةُ:	....	....	....	....	....	....

7 مندرجہ ذیل خالی جگہ فعل امر حاضر معروف ضَعْ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

يَا إِبْرَاهِيمُ .... الطَّعَامَ عَلَى الْمَائِدَةِ، أَيُّهَا الطُّلَّابُ .... الْمَصَاحِفَ عَلَى الرُّفُوفِ.

يَا مُسْفِرَةُ .... كُتُبَكِ مُرَتَّبَةً، يَا إِخْوَانِي .... كُتُبَكُمْ مُرَتَّبَةً.

8 مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

تم کئی مرد معزز ہو جاؤ۔ تو ایک عورت پڑھ۔ تم دو عورتیں مارو۔

تم کئی عورتیں لکھو۔ تم دو مرد دھوؤ۔ تم دو مرد لوٹ جاؤ۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل مؤکد وہ فعل ہے جس پر نون تاکید داخل ہو۔ اس سبق میں آپ نون تاکید اور اس کے احکام تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

نون تاکید: یہ وہ نون ہے جو فعل مضارع، امر وغیرہ کے آخر میں معنی کی تاکید اور پختگی کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نون تاکید کے بارے میں درج ذیل باتیں یاد رکھیں:

1. عام طور پر فعل ماضی پر نون تاکید نہیں آتا۔
2. فعل امر پر نون ثقیلہ وخفیفہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: اُكْتُبَنَّ ، اِجْتَهِدَنْ.
3. فعل مضارع پر نون تاکید کے آنے کی دوصورتیں ہیں: وجوبی، جوازی۔

① **وجوبی صورت:** فعل مضارع جب جوابِ قسم اور مثبت ہو، مستقبل کے معنی پر دلالت کرتا ہو، لام تاکید اور مضارع کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو تو اس پر نون تاکید کا لانا واجب ہے، جیسے: ﴿تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾ ”اللہ کی قسم! میں ضرور ہی تمھارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔“ (الأنبياء 57:21)

② **جوازی صورت:** درج ذیل صورتوں میں نون تاکید کا لانا جائز ہے:

* جب فعل مضارع اس اِنْ شرطیہ کے لیے شرط واقع ہو جس کے بعد مَا زائدہ ہو، جیسے: ﴿وَاِمَّا[1] تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً﴾ ”اور اگر تمھیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو۔“ (الأنفال 56:8)
* جب فعل مضارع پر اداتِ طلب آئے ہوں، جیسے:

لامِ امر: لِيُنْفِقْ / لِيُنْفِقَنَّ زَيْدٌ.

[1] إِمَّا اصل میں إِنْ مَا ہے۔ إِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ ہے۔

لائے نہی: جیسے: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (ابراھیم 42:14) ''اور تو اللہ کو ہرگز اس سے غافل گمان نہ کر جو ظالم لوگ کر رہے ہیں۔''

اداتِ استفہام، جیسے: أَتَجْهَرُ/ تَجْهَرَنَّ بِرَأْيِكَ؟

اداتِ تمنی، جیسے: لَيْتَ الْعِلْمَ يَكْشِفُ/ يَكْشِفَنَّ كُلَّ الْأَمْرَاضِ.

اداتِ ترجی، جیسے: لَعَلَّ الْعِلْمَ يُخْرِجُ/ يُخْرِجَنَّ كُنُوزَ الصَّحَارٰى.

یا اداتِ نفی (مَا ولَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو، جیسے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً﴾ (الأنفال 25:8) ''اور اس فتنے سے بچ جاؤ جو مخصوص طور پر صرف انھی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔''

نون تاکید کی اقسام: نون تاکید (توکید) کی دو قسمیں ہیں: 1 نون ثقیلہ 2 نون خفیفہ

یہ دونوں مضارع کی معنوی تاکید کے لیے آتے ہیں اور مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ مضارع کے آخر میں آتے ہیں، ان دونوں کے ساتھ مضارع کے شروع میں لامِ تاکید بھی آجاتا ہے [1] جو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جیسے: ﴿لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾ ''بلاشبہ میں ضرور تمھارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔'' ﴿لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ﴾ ''بلاشبہ ہم ضرور پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔''

فائدہ لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے، نون خفیفہ کو قرآنی رسم الخط کی وجہ سے الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

نون ثقیلہ اور خفیفہ میں فرق: نون ثقیلہ اور نون خفیفہ میں فرق یہ ہے کہ نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ باقی چھ صیغے جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے ان صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا کیونکہ ان صیغوں میں نونِ خفیفہ اور الف کے جمع ہو جانے سے دو ساکن جمع ہو جائیں گے اور یہ کلامِ عرب میں ثقیل اور دشوار ہے۔

نون ثقیلہ کی وجہ سے مضارع میں ہونے والی تبدیلیاں

نون ثقیلہ کے آنے سے فعل مضارع میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں:

1 سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے، وہ سات صیغے یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث مخاطب۔

[1] نون تاکید کے ساتھ لام تاکید کا آنا ضروری نہیں۔

|2| جمع مذکر غائب ومخاطب میں واؤ گر جاتا ہے اور اس سے پہلے جو ضمہ ہوتا ہے وہ باقی رکھا جاتا ہے۔

|3| واحد مؤنث مخاطب کی یاء گر جاتی ہے اور اس سے پہلے جو کسرہ ہوتا ہے اسے باقی رکھا جاتا ہے۔

|4| جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں آتی کیونکہ وہ دونوں مبنی ہیں۔

نون ثقیلہ سے پہلے حرف کی حالت

|1| پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے حرف پر فتحہ آتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم۔

|2| دو صیغوں میں اس سے پہلے حرف پر ضمہ آتا ہے، یعنی جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب۔

|3| ایک صیغے میں نون ثقیلہ سے پہلے حرف پر کسرہ آتا ہے اور وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہے۔

|4| چھ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے اور وہ یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب۔

نون ثقیلہ کی حرکت

جن چھ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے، وہاں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے، باقی آٹھ صیغوں میں نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے۔

گردان فعل مؤکد با نون ثقیلہ وخفیفہ

مضارع معروف	مضارع معروف بہ لائے نہی	امر معروف	مضارع معروف	مضارع معروف بہ لائے نہی	امر معروف
ثقیلہ			خفیفہ		
لَيَنْصُرَنَّ	لَا يَنْصُرَنَّ	لِيَنْصُرَنَّ	لَيَنْصُرَنْ	لَا يَنْصُرَنْ	لِيَنْصُرَنْ
لَيَنْصُرَانِّ	لَا يَنْصُرَانِّ	لِيَنْصُرَانِّ	x	x	x
لَيَنْصُرُنَّ	لَا يَنْصُرُنَّ	لِيَنْصُرُنَّ	لَيَنْصُرُنْ	لَا يَنْصُرُنْ	لِيَنْصُرُنْ
لَتَنْصُرَنَّ	لَا تَنْصُرَنَّ	لِتَنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَا تَنْصُرَنْ	لِتَنْصُرَنْ

لَتَنْصُرَانِّ	لَاتَنْصُرَانِّ	لِتَنْصُرَانِّ	x	x	x
لَيَنْصُرْنَانِّ [1]	لَايَنْصُرْنَانِّ	لِيَنْصُرْنَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرَنَّ	لَاتَنْصُرَنَّ	اُنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَاتَنْصُرَنْ	اُنْصُرَنْ
لَتَنْصُرَانِّ	لَاتَنْصُرَانِّ	اُنْصُرَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرُنَّ	لَاتَنْصُرُنَّ	اُنْصُرُنَّ	لَتَنْصُرُنْ	لَاتَنْصُرُنْ	اُنْصُرُنْ
لَتَنْصُرِنَّ	لَا تَنْصُرِنَّ	اُنْصُرِنَّ	لَتَنْصُرِنْ	لَاتَنْصُرِنْ	اُنْصُرِنْ
لَتَنْصُرَانِّ	لَاتَنْصُرَانِّ	اُنْصُرَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرْنَانِّ	لَاتَنْصُرْنَانِّ [1]	اُنْصُرْنَانِّ	x	x	x
لَأَنْصُرَنَّ	لَا أَنْصُرَنَّ	لِأَنْصُرَنَّ	لَأَنْصُرَنْ	لَا أَنْصُرَنْ	لِأَنْصُرَنْ
لَنَنْصُرَنَّ	لَا نَنْصُرَنَّ	لِنَنْصُرَنَّ	لَنَنْصُرَنْ	لَانَنْصُرَنْ	لِنَنْصُرَنْ

[1] جمع مؤنث کے ان دو صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے جو الف ہے اسے الف فاصل کہتے ہیں کیونکہ یہ الف، نونِ جمع اور ن
تاکید میں فصل (علیحدگی) کے لیے آتا ہے۔

صیغہ حل کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے کلمے پر غور کریں کہ سہ اقسام میں سے کیا ہے؟ اسم ہے، فعل ہے یا حرف۔

اگر معلوم ہو جائے کہ یہ کلمہ حرف، فعل جامد، اسم مبنی یا عجمی علم ہے تو یہ صرف کا موضوع نہیں۔

اگر فعل متصرف ہے تو اس کے متعلق درج ذیل باتیں معلوم کریں:

1 ثلاثی ہے یا رباعی؟ 2 مجرد ہے یا مزید فیہ؟ 3 وزن اور باب کیا ہے؟ 4 ہفت اقسام میں سے کیا ہے؟ 5 فعل ماضی ہے یا مضارع، یا امر؟ 6 معروف یا مجہول؟ 7 واحد کا صیغہ ہے یا تثنیہ یا جمع کا؟ 8 مذکر کا صیغہ ہے یا مؤنث کا؟ 9 متکلم ہے، یا مخاطب یا غائب؟ 10 اگر کلمے میں کوئی تغیر، تعلیل و حذف ہوا ہے تو صیغے کی اصل اور اس میں جاری ہونے والا قاعدہ بھی معلوم کریں۔

اگر کلمہ اسم معرب ہے تو اس کے بارے میں مندرجہ ذیل امور معلوم کریں:

1 ثلاثی ہے، یا رباعی، یا خماسی؟ 2 مجرد ہے، یا مزید فیہ؟ 3 ہفت اقسام میں سے کیا ہے؟ 4 جامد ہے کہ مشتق؟ 5 جوامد میں سے مصدر ہے یا غیر مصدر؟ 6 مشتق ہے تو اسمائے مشتقہ میں سے کیا ہے؟ 7 اس مشتق کا وزن اور باب کیا ہے؟ 8 واحد ہے، تثنیہ، یا جمع؟ 9 مذکر ہے یا مؤنث؟ 10 اگر کلمے میں کوئی تغیر، تعلیل و حذف ہوا ہے تو صیغے کی اصل اور اس میں جاری ہونے والا قاعدہ بھی معلوم کریں۔

مثال 1 كَتَبَ کیا صیغہ ہے؟

جواب كَتَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف، وزن فَعَلَ، باب نَصَرَ، ہفت اقسام میں سے صحیح، شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد.

مثال 2 اِسْتَخْرَجَ کیا صیغہ ہے؟

جواب اِسْتَخْرَجَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف، وزن اِسْتَفْعَلَ، باب استفعال، ہفت اقسام میں سے صحیح، شش اقسام میں سے ثلاثی مزید فیہ.

مثال 3 مَكْتُوبٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب مَكْتُوبٌ صیغہ اسم مفعول واحد مذکر، بروزن مَفْعُولٌ، باب نَصَرَ، ہفت اقسام میں سے صحیح اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد.

مثال 4 مُدَحْرِجٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب مُدَحْرِجٌ صیغہ اسم فاعل واحد مذکر، بروزن مُفَعْلِلٌ، باب فَعْلَلَةٌ، ہفت اقسام میں سے صحیح اور شش اقسام میں سے رباعی مجرد.

مثال 5 رَجُلٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب رَجُلٌ صیغہ اسم جامد، واحد مذکر، بروزن فَعُلٌ، ہفت اقسام میں سے صحیح اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہے۔

مثال 6 ضَرْبٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب ضَرْبٌ صیغہ اسم جامد مصدر، بروزن فَعْلٌ، ہفت اقسام میں سے صحیح اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہے۔

ملاحظہ آئندہ اسباق میں صیغہ معلوم کرنے کے سوال کا جواب مذکورہ اسلوب کے مطابق ہی دیں۔

تمرینات

1. نون ثقیلہ اور نون خفیفہ میں کیا فرق ہے وضاحت سے بیان کریں۔
2. نون تو کید کون سے افعال پر آتا ہے؟
3. مضارع پر نون تو کید کا لانا کب واجب اور کب جائز ہوتا ہے؟
4. یَسْمَعُ اور یَجْلِسُ سے فعل مضارع معروف و مجہول با نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردان کریں۔
5. ذَهَبَ يَذْهَبُ اور غَسَلَ يَغْسِلُ سے فعل امر (امر حاضر معروف)، مضارع بہ لام امر اور مضارع بہ لائے نہی با نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردانیں کریں۔
6. درج ذیل عبارات میں خط کشیدہ صیغے حل کریں:

﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ﴾ ، ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ ، ﴿وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ﴾ ، ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ﴾ ، «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ».

7. مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ (مرد) البتہ ضرور حاضر ہوں گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

وہ (عورت) البتہ ضرور قرآن پڑھے گی۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔

تم (عورتیں) ضرور محنت کرو گی۔ ہم سب ضرور کھیلیں گے۔

8 مندرجہ ذیل خالی جگہیں دیے گئے نمونے کے مطابق پُر کریں:

نمونہ

مصدر	ماضی	مضارع	مضارع بانون ثقیلہ	امر	امر بانون ثقیلہ
عِلْمٌ:	عَلِمَ	يَعْلَمُ	لَيَعْلَمَنَّ	اِعْلَمْ	اِعْلَمَنَّ
كَرَمٌ:	....	....	....	....	....
فَتْحٌ:	....	....	....	....	....
سَمْعٌ:	....	....	....	....	....
نَفْخٌ:	....	....	....	....	....
مَنْعٌ:	....	....	....	....	....
مَدْحٌ:	....	....	....	....	....

9 مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

خَتَمَ ...... يَعْرِفُونَ ...... مَا كَسَبَتْ ...... كَانُوا يَعْمَلُونَ ...... يَلْعَنُ ...... لَا تَقْتُلُوا ...... يُنْظَرُونَ

يَنْعِقُ ...... لَا يُعْرَفْنَ ...... كُتِبَ ...... لَا تَقْرَبُوا ...... يَرْشُدُونَ ...... اِشْرَبُوا ...... اِهْبِطُوا

يَسْخَرُونَ ...... يُرْزَقُونَ ...... حَسِبْتُمْ ...... لَمْ يَلْبَثُوا ...... تَعْقِلُونَ ...... اِبْعَثْ ...... تَحْمِلُ

هَزَمُوا ...... لَا تَحْسَبَنَّ ...... لَنْ تَفْعَلُوا ...... لِيَصْفَحُوا.

أَبْنِيَةُ الْأَفْعَالِ (فعل کی بنائیں)

فعل میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو حقیقت میں تین حروف سے کم پر مشتمل ہو۔ بعض افعال جو بظاہر تین سے کم حروف پر مشتمل ہوتے ہیں وہ اصل میں ایسے نہیں ہوتے بلکہ وہاں کوئی حرف محذوف ہوتا ہے، جیسے: كُلْ اصل میں أُؤْكُلْ تھا اور قِ تَقِي سے بنا ہے۔ حذف وتعلیل سے ان کی یہ شکلیں رہ گئیں۔

فعل میں اصلی حروف چار تک ہوتے ہیں اور زائد مل کر چھ تک ہو سکتے ہیں، جیسے: اِسْتَغْفَرَ.

تعداد حروف کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

تعداد حروف کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی۔ [1]

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔ اس طرح سے فعل کی چار قسمیں بن جاتی ہیں: ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ۔

1. فعل ثلاثی مجرد: یہ وہ فعل ہے جس میں تینوں حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: دَخَلَ، نَصَرَ.
2. فعل ثلاثی مزید فیہ: یہ وہ فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: أَخْرَجَ، أَكْرَمَ. ان میں ہمزہ زائد ہے۔
3. فعل رباعی مجرد: یہ وہ فعل ہے جس میں چاروں حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: بَعْثَرَ، دَحْرَجَ.
4. فعل رباعی مزید فیہ: یہ وہ فعل ہے جس میں چاروں حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: تَدَحْرَجَ. اس میں تاء زائد ہے۔

[1] فعل خماسی نہیں ہوتا۔

مجرد اور مزید فیہ کی شناخت

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے لیے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے، اگر اس صیغے میں زائد حرف نہ ہو تو اسے اور اس کے مصدر اور تمام مشتقات کو مجرد ہی کہیں گے، جیسے: يَخْرُجُ اپنی ماضی خَرَجَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا کیونکہ اُس کے ماضی میں کوئی حرف زائد نہیں، اسی طرح خَارِجٌ، اُخْرُجْ وغیرہ بھی مجرد ہی کہلائیں گے، البتہ يُخْرِجُ اپنی ماضی أَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ کہلائے گا کیونکہ اُس میں ایک حرف ہمزہ ''أ'' زائد ہے، لہٰذا اس کا مصدر اور مشتقات بھی مزید فیہ ہی کہلائیں گے۔

حرف اصلی اور زائد کا فرق

جو حرف کلمہ کے تمام تغیرات میں قائم رہے وہ اصلی ہے اور جو ایک ہی مادہ کے بعض ابواب اور صیغوں میں موجود ہو اور بعض میں نہ ہو، وہ زائد ہوتا ہے، جیسے: كَرُمَ سے أَكْرَمَ، اس میں كَرُمَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور أَكْرَمَ کا ہمزہ زائد ہے۔ اور قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، اس میں قَبِلَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور تَقَبَّلَ میں ت اور ایک ب زائد ہے، لہٰذا كَرُمَ اور قَبِلَ دونوں فعل ماضی، مجرد ہیں جبکہ أَكْرَمَ اور تَقَبَّلَ دونوں فعل ماضی، مزید فیہ ہیں۔ اسی طرح عَلِمَ، يَعْلَمُ، عَالِمٌ اور مَعْلُومٌ یہ سب مجرد ہی کہلائیں گے اگرچہ ان میں ع، ل اور م حروفِ اصلیہ اور ي، ا، اور و زائد ہیں، اس لیے کہ ان کی ماضی میں کوئی حرف زائد نہیں۔

تمرینات

1. فعل کے کم از کم کتنے حروف ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ کتنے؟
2. حروف اصلی اور زائد میں کیسے فرق کیا جاتا ہے؟
3. مناسب لفظ سے خالی جگہیں پُر کریں:

   (1) جس فعل میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد نہ ہو اسے .... کہتے ہیں۔

   (2) جس فعل میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف بھی ہو اسے .... کہتے ہیں۔

   (3) جس فعل کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد نہ ہو اسے .... کہتے ہیں۔

مجرد ومزید کے ابواب

باب: باب کے لغوی معنی ہیں: دروازہ۔ اصطلاحاً فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے مجموعے کو اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے وزن کو "باب" کہتے ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد کے ابواب

ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے تین وزن ہیں اور مضارع کے بھی تین وزن آتے ہیں۔ اس طرح تین کو تین میں ضرب دینے سے کل نو باب بنتے ہیں۔ لیکن ان میں سے چھ ابواب استعمال ہوتے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	باب	مثال	
1	فَعَلَ يَفْعُلُ ، جیسے:	نَصَرَ يَنْصُرُ	اصول
2	فَعَلَ يَفْعِلُ ، جیسے:	ضَرَبَ يَضْرِبُ	
3	فَعِلَ يَفْعَلُ ، جیسے:	عَلِمَ يَعْلَمُ	
4	فَعَلَ يَفْعَلُ ، جیسے:	فَتَحَ يَفْتَحُ	فروع
5	فَعُلَ يَفْعُلُ ، جیسے:	كَرُمَ يَكْرُمُ	
6	فَعِلَ يَفْعِلُ ، جیسے:	حَسِبَ يَحْسِبُ	

ان چھ ابواب میں تین کے ماضی ومضارع کے عینِ کلمہ کی حرکت مختلف ہوتی ہے اور تین کی متفق۔ جن کی حرکات مختلف ہیں ان کو کثرت استعمال کی بنا پر اصول کہتے ہیں اور دوسروں کو فروع۔

تمرینات

1. اصول کے ابواب سے دیے گئے نمونے کے موافق صرف صغیر لکھیں:

مصدر	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	امر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
1 وزن فَعَلَ يَفْعُلُ											
اَلنَّصْرُ:	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نَاصِرٌ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	مَنْصُورٌ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	أَنْصَرُ
اَلطَّلَبُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْقَتْلُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلدُّخُولُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
2 وزن فَعَلَ يَفْعِلُ											
اَلْغَلَبَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلظُّلْمُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْكَذِبُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
3 وزن فَعِلَ يَفْعَلُ											
اَلْعِلْمُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلشَّهَادَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلسَّمْعُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

2. فروع کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی ماضی اور مضارع اور امر کی گردان کیجیے۔

1. **فَعَلَ يَفْعَلُ:** اَلْجَرْحُ ، اَلْمَنْعُ ، اَلصَّبْغُ.
2. **فَعُلَ يَفْعُلُ:** اَللُّطْفُ ، اَلْقُرْبُ ، اَلْكَثْرَةُ.
3. **فَعِلَ يَفْعِلُ:** اَلْحِسْبَانُ ، اَلنِّعْمَةُ.

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جن کے نام یہ ہیں: 1 إفعال 2 تفعیل 3 مفاعلة 4 تفعّل 5 تفاعل 6 افتعال 7 انفعال 8 افعلال 9 افعیلال 10 استفعال 11 افعیعال 12 افعوّال.

ان بارہ ابواب میں سے سات ابواب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے، انھیں باہمزہ وصل کہتے ہیں اور پانچ ابواب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی نہیں آتا، انھیں بے ہمزہ وصل کہتے ہیں۔

ملاحظہ باب افعال کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ ہمزہ قطعی ہوتا ہے، وصلی نہیں۔

ہمزۂ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، ان میں فرق یہ ہے کہ ہمزۂ وصلی وسطِ کلام میں تلفظ سے گر جاتا ہے، جیسے: ﴿فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ﴾ (یونس 10:102) میں فَانْتَظِرُوا کی فاء کے بعد والا ہمزہ۔ اور ہمزۂ قطعی وسطِ کلام میں بھی تلفظ سے ساقط نہیں ہوتا، جیسے: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (الشعراء یونس 26:214) میں أَنْذِرْ کا ہمزہ اور الْأَقْرَبِينَ کا دوسرا ہمزہ۔

بنانے کا طریقہ: یہ ابواب ثلاثی مجرد کی ماضی معروف کے شروع یا وسط میں ایک، دو یا تین حروف بڑھانے سے بنتے ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔

1 وہ ابواب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتے ہیں، تین ہیں:

① **إِفْعَالٌ:** یہ مجرد کے فائے کلمہ سے پہلے ہمزہ قطعی بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے كَرُمَ سے أَكْرَمَ يُكْرِمُ إِكْرَامًا ”اس نے عزت کی“۔

مزید مثالیں: أَخْرَجَ ''نکالنا''، أَسْلَمَ ''فرمانبرداری کرنا/اسلام لانا''، آمَنَ ''ایمان لانا''، أَنْزَلَ ''اتارنا''۔

② **تَفْعِيلٌ:** یہ مجرد کے عینِ کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے، جیسے: صَرَفَ سے صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيفًا ''اس نے پھیر دیا''۔

مزید مثالیں: فَرَّحَ ''خوش کرنا''، سَبَّحَ ''سبحان اللہ کہنا''، كَثَّرَ ''زیادہ کرنا''، شَرَّفَ ''شرف بخشنا''، كَبَّرَ ''اللہ اکبر کہنا''۔

③ **مُفَاعَلَةٌ:** یہ مجرد کے فائے کلمہ کے بعد الف بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: قَتَلَ سے قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً ''اس نے لڑائی کی''۔

مزید مثالیں: ضَارَبَ ''ایک دوسرے کو مارنا''، سَالَمَ ''مصالحت کرنا''، ذَاكَرَ ''مذاکرہ کرنا''، سَافَرَ ''سفر کرنا''۔

2 وہ ابواب جو دو حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، پانچ ہیں۔

① **تَفَعُّلٌ:** مجرد کے شروع میں ''ت'' لگانے اور عینِ کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے، جیسے: قَبِلَ سے تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا ''اس نے قبول کیا''۔

مزید مثالیں: تَعَلَّمَ ''سیکھنا''، تَكَلَّمَ ''گفتگو کرنا''، تَسَلَّمَ ''وصول کرنا/قبضہ کرنا''، تَطَهَّرَ ''پاک ہونا/پاکی حاصل کرنا''، تَذَكَّرَ ''یاد کرنا''۔

② **تَفَاعُلٌ:** مجرد کے شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد الف لگانے سے بنتا ہے، جیسے: قَبِلَ سے تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا ''اس نے مقابلہ کیا''۔

مزید مثالیں: تَضَارَبَ ''ایک دوسرے کو مارنا''، تَدَاخَلَ ''ایک دوسرے میں داخل ہونا''، تَعَامَلَ ''ایک دوسرے سے معاملہ کرنا''، تَبَاعَدَ ''ایک دوسرے سے دور ہونا''۔

③ **اِفْتِعَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور فائے کلمہ کے بعد ''ت'' لگانے سے بنتا ہے، جیسے: جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا ''اس نے اجتناب کیا''۔

مزید مثالیں: اِجْتَمَعَ ''جمع ہونا''، اِكْتَسَبَ ''کرنا/کمانا''، اِفْتَتَحَ ''آغاز کرنا''، اِحْتَكَرَ ''ذخیرہ کرنا''۔

④ **اِنْفِعَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور ''ن'' لگانے سے بنتا ہے، جیسے: فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا ''وہ پھٹا''۔

مزید مثالیں: اِنْفَتَحَ ''کھلنا/کشادہ ہونا''، اِنْکَسَرَ ''ٹوٹنا''، اِنْطَلَقَ ''چلنا، آزاد ہونا''، اِنْقَلَبَ ''پلٹنا''۔

5 **اِفْعِلَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی لگانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے، جیسے: حَمِرَ سے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا ''وہ (بہت) سرخ ہوا''۔

مزید مثالیں: اِعْوَرَّ ''کانا ہونا''، اِخْضَرَّ ''سبز ہونا''، اِسْوَدَّ ''سیاہ ہونا''۔

3 وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھائے جاتے ہیں، چار ہیں:

1 **اِفْعِيلَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد الف بڑھانے اور لامِ کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے، جیسے: دَهِمَ سے اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا ''بہت سیاہ ہوا''۔

مزید مثالیں: اِحْمَارَّ ''بہت سرخ ہونا''، اِخْضَارَّ ''بہت سرسبز ہونا/ بتدریج سرسبز ہونا''، اِسْوَادَّ ''بہت سیاہ ہونا''۔

2 **اِسْتِفْعَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی، ''س'' اور ''ت'' لگانے سے بنتا ہے، جیسے: نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا ''اس نے مدد طلب کی''۔

مزید مثالیں: اِسْتَخْرَجَ ''نکالنا''، اِسْتَدْرَجَ ''درجہ بہ درجہ ترقی دینا''، اِسْتَدْرَكَ ''تدارک کرنا''، اِسْتَعْمَلَ ''عامل بنانا/ کسی سے کام لینا''۔

3 **اِفْعِيعَالٌ:** مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد واؤ لانے اور عینِ کلمہ کو مکرر لانے سے بنتا ہے، جیسے: خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِيشَانًا ''وہ سخت کھردرا ہوا''۔

مزید مثالیں: اِخْضَوْضَبَ ''سرسبز ہونا''، اِعْشَوْشَبَ ''سبز گھاس والا ہونا''، اِحْدَوْدَبَ ''ابھرا ہونا/ کبڑا ہونا''۔

4 **اِفْعِوَّالٌ:** شروع میں ہمزہ لگانے اور عینِ کلمہ کے بعد ''و'' مشدّد لگانے سے بنتا ہے، جیسے: اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا ''وہ تیز چلا''۔

مزید مثالیں: اِخْرَوَّطَ ''طویل ہونا''، اِعْلَوَّطَ ''اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا''۔

رباعی مجرد: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔

فَعْلَلَةٌ: جیسے: دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً ''اس نے لڑھکایا''۔

مزید مثالیں: قَسْطَرَ ''پرکھنا''، بَعْثَرَ ''پھیلانا''، جَمْهَرَ ''جمع کرنا''۔

ابواب رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی فعل ماضی

میں ایک یا دو حرف بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

1 جو ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے، وہ صرف ایک ہے۔

① **تَفَعْلُلٌ**: مجرد کے شروع میں "ت" بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا "وہ لڑھکا"۔

مزید مثالیں: تَحَصْحَصَ "حرکت کرنا"، تَطَأْطَأَ "جھکنا"، تَمَضْمَضَ "کلی کرنا"۔

2 وہ باب جن میں دو حرف بڑھائے جاتے ہیں، دو ہیں:

① **اِفْعِنْلَالٌ**: مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی لانے اور عینِ کلمہ کے بعد "ن" لگانے سے بنتا ہے، جیسے: حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا "جمع ہونا/کسی کام کا ارادہ کر کے پھر اس سے مڑنا"۔

مزید مثالیں: اِفْرَنْقَعَ "پیٹھ پھیر کر تیز دوڑنا"، اِقْرَنْفَطَ "سمٹنا"۔

② **اِفْعِلَّالٌ**: مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور دوسرے لامِ کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے، جیسے: قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا "وہ لرزا"۔

مزید مثالیں: اِكْفَهَرَّ "تیوری چڑھانا"، اِضْمَحَلَّ "کمزور ہونا/نیست و نابود ہونا/ختم ہو جانا"، اِدْلَهَمَّ "بہت زیادہ اندھیرا ہونا"۔

① ثلاثی مزید فیہ کے کل کتنے ابواب ہیں؟

② ثلاثی مجرد سے بابِ إفعال، مفاعلہ اور تفعّل کیسے بنتے ہیں؟

③ وہ ابواب جن میں تین حروف زائد ہوتے ہیں وہ کون سے ہیں؟

④ رباعی مجرد کے کتنے باب ہیں اور رباعی مزید فیہ کے کتنے؟

⑤ ہمزہ وصلی اور قطعی میں فرق بیان کریں۔

⑥ صَرَفَ سے مندرجہ ذیل ابواب بنائیں:

إفعال، تفعیل، مفاعله، تفعّل، انفعال، استفعال.

7 مندرجہ ذیل کلمات کے باب بتائیں:

ضَاعَ ...... تَصَفَّقَ ...... اِزْرَقَّ ...... اِزْرَاقَّ ...... اِسْتَكْثَرَ

تَتَعْتَعَ ...... اِطْمَئَنَّ ...... اِعْلَنْكَسَ ...... طَأْطَأَ ...... تَمَاثَلَ.

8 درج ذیل خالی جگہیں دیے گئے نمونے کے مطابق صرف صغیر سے پُر کریں:

مصدر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	ظرف
اَلْإِكْرَامُ:	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	إِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	أُكْرِمَ	يُكْرَمَ	إِكْرَامًا	مُكْرَمٌ	أَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ	مُكْرَمٌ
اَلتَّصْرِيفُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلتَّصَرُّفُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلِاجْتِهَادُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلتَّرْجَمَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

حرکاتِ ماضی مجہول

غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی ماضی مجہول میں آخری حرف سے پہلا حرف مکسور، آخری حرف اپنی حالت پر اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں، جیسے: اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو جائے تو واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: قَابَلَ سے قُوبِلَ.

فعل مضارع معروف کی حرکات

إِفْعَال، تَفْعِيل، مُفَاعَلَة اور فَعْلَلَة، ان چار ابواب کی ماضی چار حرفی ہوتی ہے، مضارع معروف میں ان کی علامتِ مضارع، مضموم ہوتی ہے، جبکہ ان چار کے علاوہ باقی ابواب میں علامتِ مضارع مفتوح ہوتی ہے، جیسے: أَكْرَمَ سے يُكْرِمُ، صَرَّفَ سے يُصَرِّفُ، قَاتَلَ سے يُقَاتِلُ، اور بَعْثَرَ سے يُبَعْثِرُ.

تَفَعُّل، تَفَاعُل، تَفَعْلُل تین ابواب جن کی ماضی کے شروع میں "ت" زائدہ آتی ہے، ان کے مضارع کے آخری حرف سے پہلے والا حرف مفتوح اور ان تین کے علاوہ باقی ابواب میں مکسور ہوتا ہے۔

ہمزہ کا حذف

اِفْتِعَالٌ، اِنْفِعَالٌ، اِفْعِلَالٌ، اِفْعِيلَالٌ، اِسْتِفْعَالٌ، اِفْعِيعَالٌ، اِفْعِوَّالٌ، اِفْعِنْلَالٌ، اِفْعِلَّالٌ، ان ابواب کی ماضی کے شروع میں جو ہمزہ وصل آتا ہے وہ علامتِ مضارع لاحق ہونے کے وقت حذف ہو جاتا ہے، جیسے: اِجْتَنَبَ سے يَجْتَنِبُ، اِنْفَطَرَ سے يَنْفَطِرُ وغیرہ، باب افعال کا ہمزہ اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: يُكْرِمُ جو اصل میں يُؤَكْرِمُ تھا۔ [1]

[1] کیونکہ مضارع کے واحد متکلم کے صیغے أُأَكْرِمُ میں دو ہمزے اکٹھے آنے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے ایک ہمزہ تخفیفاً ◀◀

حرکاتِ مضارع مجہول

تمام ابواب کے مضارع مجہول میں آخری حرف سے پہلا حرف مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوتا ہے، جبکہ باقی حرکات بدستور سابقہ حال پر قائم رہتی ہیں، جیسے: يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ، يُقَابِلُ سے يُقَابَلُ.

1. غیر ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کی حرکات بیان کریں۔

2. وہ کون سے ابواب ہیں جن کی ماضی کے شروع میں ہمزۂ وصلی آتا ہے مگر یہ ہمزہ، علامت مضارع لاحق ہونے کے بعد حذف ہو جاتا ہے؟

3. درج ذیل ابواب میں سے بتائیں کہ کن ابواب کی علامت مضارع مضموم اور کن ابواب کی مفتوح ہوتی ہے؟

اِفْتِعَالٌ ...... اِفْعِيعَالٌ ...... فَعْلَلَةٌ ...... تَفَاعُلٌ ...... مُفَاعَلَةٌ

تَفَعُّلٌ ...... تَفْعِيلٌ ...... تَفَعْلُلٌ ...... اِنْفِعَالٌ ...... إِفْعَالٌ.

4. مندرجہ ذیل صیغے بتائیں:

لَيَسْتَخْلِفَنَّ ...... حُمِّلْتُمْ ...... سَلِّمُوا ...... لَمْ يُسْرِفُوا ...... أُرْسِلَ ...... يَخْتَصِمُونَ

أُزْلِفَتْ ...... لَيُغَيِّرُنَّ ...... لَا تُقَاتِلُونَ ...... يُسَبِّحُونَ ...... سَبِّحْ ...... لِيُدْحِضُوا

يَنْتَصِرُونَ ...... مَهِّلْ ...... يَتَخَطَّفُ ...... لَا تَنَازَعُوا ...... أَرْسِلْ ...... يَسْتَعْجِلُونَ.

◂◂ حذف کر دیا جاتا ہے اور باقی تمام صیغوں میں بھی واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

سبق: 16

اَلْاِلْحَاقُ: أَنْ يُّزَادَ عَلٰى أَحْرُفِ كَلِمَةٍ لِتُوَازِنَ كَلِمَةً أُخْرٰى. ’’الحاق یہ ہے کہ کسی کلمے کے حروف میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ دوسرے کلمے کا ہم وزن ہوجائے۔‘‘

پھر اس پر اس دوسرے کلمے کے تمام احکام لاگو ہوجاتے ہیں، جس کلمے میں اضافہ ہوا سے مُلْحَق اور جس کے ساتھ اِلحاق مقصود ہوا سے مُلْحَق بِهٖ کہتے ہیں۔

ملحق برباعی کے معنی ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے بڑھایا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے، اس کو ’’ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی‘‘ کہتے ہیں، مثلاً: جَلَبَ سے جَلْبَبَ. اس میں یہ بھی شرط ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ومتحد ہو، پس أَكْرَمَ يُكْرِمُ اگرچہ دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ کے وزن پر ہے لیکن چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے، اس لیے أَكْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق برباعی

ملحق برباعی کے سولہ ابواب ہیں: ملحق برباعی دَحْرَجَ (رباعی مجرد) کے سات، ملحق برباعی تَدَحْرَجَ (رباعی مزید فیہ) کے سات اور ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ کے دو باب آتے ہیں۔

ملحق برباعی مجرد دَحْرَجَ				
باب	وزن ملحق برباعی	مثال ملحق برباعی	معنی	ثلاثی مجرد
1	فَعْلَلَةٌ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً	چادر اوڑھانا	جَلَبَ

بنانے کا طریقہ	ثلاثی مجرد میں لامِ کلمہ کے بعد ایک اور لام بڑھانے سے ملحق برباعی بن جاتا ہے۔			
2	فَيْعَلَةٌ	سَيْطَرَ يُسَيْطِرُ سَيْطَرَةً	نگرانی کرنا	سَطَرَ
بنانے کا طریقہ	فائے کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔			
3	فَوْعَلَةٌ	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً	جراب پہنانا	جَرَبَ
بنانے کا طریقہ	فائے کلمہ کے بعد ''و'' بڑھانے سے ملحق برباعی بن جاتا ہے۔			
4	فَعْنَلَةٌ	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً	ٹوپی پہنانا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ	عینِ کلمہ کے بعد ''ن'' بڑھانے سے ملحق برباعی بن جاتا ہے۔			
5	فَعْيَلَةٌ	رَهْيَأَ يُرَهْيِأُ رَهْيَأَةً	کمزور ہونا	رَهَأَ
بنانے کا طریقہ	عینِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھانے سے ملحق برباعی بن جاتا ہے۔			
6	فَعْوَلَةٌ	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً	شلوار پہنانا	سَرَلَ
بنانے کا طریقہ	عینِ کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔			
7	فَعْلَاةٌ	قَلْسٰى يُقَلْسِي قَلْسَاةً	ٹوپی پہنانا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ	لامِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔			

ملحق برباعی مزید فیہ تَدَحْرَجَ

1	تَفَعْلُلٌ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا	چادر اوڑھنا	جَلَبَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں ''ت'' لائیں اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور ''ل'' بڑھائیں۔			
2	تَفَيْعُلٌ	تَسَيْطَرَ يَتَسَيْطَرُ تَسَيْطُرًا	نگران ہونا	سَطَرَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔			
3	تَفَوْعُلٌ	تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا	جراب پہننا	جَرَبَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔			

نمبر	وزن	مثال	معنی	مادہ
4	تَفَعْنُلٌ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا	ٹوپی پہننا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں "ت" اور عینِ کلمہ کے بعد "ن" بڑھائیں۔			
5	تَفَعْيُلٌ	تَرَهْيَأَ يَتَرَهْيَأُ تَرَهْيُأً	حرکت کرنا، مضطرب ہونا	رَهَأَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں "ت" اور عینِ کلمہ کے بعد "ي" بڑھائیں۔			
6	تَفَعْوُلٌ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا	شلوار پہننا	سَرَلَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں "ت" اور عینِ کلمہ کے بعد "و" بڑھائیں۔			
7	تَفَعْلٍ	تَقَلْسٰى يَتَقَلْسٰى تَقَلْسٍ	ٹوپی پہننا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں "ت" اور لامِ کلمہ کے بعد "ي" بڑھائیں۔			
ملحق برباعی مزید فیہ اِحْرَنْجَم				
1	اِفْعِنْلَالٌ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا	بہت کبڑا ہونا	قَعَسَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں ہمزۂ وصل، عین کلمہ کے بعد "ن" اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور "ل" لگائیں۔			
2	اِفْعِنْلَاءٌ	اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِي اِسْلِنْقَاءً	چت سونا	سَلَقَ
بنانے کا طریقہ	شروع میں ہمزۂ وصل، عینِ کلمہ کے بعد "ن" اور آخر میں "ي" بڑھائیں۔			

تمرینات

1. الحاق کسے کہتے ہیں؟ ملحق برباعی کی تعریف بیان کریں۔
2. مندرجہ ذیل کلمات میں ملحق برباعی مجرد دَحْرَجَ اور ملحق برباعی مزید فیہ تَدَحْرَجَ کی نشان دہی کریں:

اِعْلِنْكَاكٌ ...... تَسَلْقٍ ...... شَمْلَلَةٌ ...... تَجَلْبُبًا

هَرْوَلَةٌ ...... تَرَهْوُكٌ ...... قَلْنَسَةٌ ...... تَقَلْنُسٌ.

3. پڑھے ہوئے قواعد کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں۔

(1) ثلاثی مجرد کے شروع میں "ت" اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور لام بڑھانے سے ملحق برباعی .... بن

جاتا ہے، جیسے: ....

(2) ثلاثی مجرد میں فائے کلمہ کے بعد و بڑھانے سے ملحق برباعی .... بن جاتا ہے۔

(3) ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ کے دو باب .... اور .... ہیں۔

(4) ملحق برباعی دَحْرَجَ کے .... باب آتے ہیں۔

(4) مندرجہ ذیل مصادر سے دیے گئے نمونہ کے مطابق صرف صغیر لکھیں:

اَلدَّحْرَجَةُ:	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ	دُحْرِجَ	يُدَحْرَجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرَجٌ	دَحْرِجْ	لَا تُدَحْرِجْ
اَلْجَلْبَبَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلسَّيْطَرَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْجَوْرَبَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلرَّهْيَأَةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْقَلْسَاةُ:	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

اسم: هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ''یہ وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو بذات خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔''، جیسے: إِنْسَانٌ، عِلْمٌ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

یہاں ہم جمود و اشتقاق کے اعتبار سے اس کی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

عام طور پر اسم کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں: 1 جامد 2 مصدر 3 مشتق

1 اسم جامد: هُوَ مَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْ غَيْرِهٖ. ''وہ اسم ہے جو کسی سے مشتق نہ ہو۔'' یعنی شروع سے اسی شکل پر وضع کیا گیا ہو اور اس کی کوئی اصل نہ ہو جس کی طرف اس کی نسبت کی جائے، جیسے: شَجَرٌ، قَلَمٌ، أَسَدٌ، حَجَرٌ اور اسی طرح ذَكَاءٌ، نُبُوغٌ، عِلْمٌ، سَمَاحَةٌ وغیرہ۔

اسم جامد کی پھر دو قسمیں ہیں:

① اسم ذات: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مُجَسَّمٍ مَحْسُوسٍ. ''یہ وہ اسم ہے جو حواس سے محسوس ہونے والی مجسم چیز پر دلالت کرے۔''، جیسے: گزشتہ مثالوں میں پہلے چار اسماء۔

② اسم معنی: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ عَقْلِيٍّ مَحْضٍ. ''یہ وہ اسم ہے جو خالص معنوی و عقلی شے پر دلالت کرے۔''، یعنی ایسی چیز پر دلالت کرے جس کا ادراک صرف عقل کے ذریعے سے ہوتا ہو اور دیگر حواس کا اس میں کوئی دخل نہ ہو، جیسے گزشتہ مثالوں میں بعد والے چار اسماء۔

2 مصدر: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ. ''یہ وہ اسم ہے جو زمانے سے خالی حَدَث (مصدری معنی) پر دلالت کرتا ہے۔''، یعنی مصدر، حَدَث (مجرد معنی) پر دلالت کرتا ہے، زمانہ یا ذات وغیرہ پر دلالت نہیں کرتا، جیسے: نَصْرٌ ''مدد کرنا''، ضَرْبٌ ''مارنا''، عِلْمٌ ''جاننا''۔ اور راجح قول کے مطابق

تمام مشتقات اصلیہ کی اصل یہی ہے۔

3 مشتق: وَ هُوَ مَا أُخِذَ مِنْ غَيْرِهِ. ”یہ وہ اسم ہے جو اپنے غیر، یعنی مصدر سے بنایا گیا ہو۔“ اس کی کوئی اصل ہوتی ہے اور اسی کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ اور ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ.

مشتق کا مشتق منہ سے تعلق

مشتق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اصل (مشتق منہ) کے ساتھ معنی میں قریب اور حروف اصلیہ میں شریک ہو اور معنی پر دلالت کے ساتھ ساتھ ذات پر دلالت کرے یا اس چیز پر دلالت کرے جس کے ساتھ اس معنی کا کسی بھی لحاظ سے تعلق ہو، یعنی یا تو وہ ذات اس معنی کا فاعل ہو، جیسے اسم فاعل میں ہوتا ہے۔ یا اس ذات پر یہ معنی واقع ہو جیسے اسم مفعول میں ہوتا ہے یا وہ اس معنی کے لیے زمان، مکان یا آلہ وغیرہ ہو، مثلاً: نَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل ”نَاصِرٌ“ مشتق ہے تو نَاصِرٌ میں مصدر کے حروف اور معنی موجود ہیں، اسی طرح ”مَنْصُورٌ“ اسم مفعول میں مصدر کے حروف اور معنی باقی ہیں۔

فائدہ اسم کی مذکورہ تقسیم برصغیر کے عام صرفیوں کے قول کے مطابق ہے، جبکہ محققین جمود و اشتقاق کے اعتبار سے اسم کی دو ہی قسمیں بیان کرتے ہیں: 1 اسم جامد 2 اسم مشتق

محققین مصادرِ ثلاثی مجرد کو جوامد میں اور مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کو مشتقات میں سے شمار کرتے ہیں، راجح بھی یہی ہے۔

فائدہ مصدر سے مشتق کلمات کل دس ہیں اور یہی مشتقات اصلیہ ہیں۔ فعل ماضی، فعل مضارع، فعل امر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم زمان، اسم مکان، اور اسم آلہ۔

مشتقات میں سے تین کا، یعنی فعل ماضی، فعل مضارع اور فعل امر کا ذکر ہو چکا ہے، باقی مشتقات کا ذکر اب ہوگا۔

ملاحظہ جامد اور مصدر کی نسبت مشتق میں تصرف زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے مشتقات کو پہلے بیان کیا جاتا ہے۔

① اسم ذات کی تعریف کریں۔

② مشتق اور مشتق منہ کا تعلق بیان کریں۔

③ مشتقاتِ اصلیہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

④ محققین کے نزدیک جمود و اشتقاق کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

⑤ مندرجہ ذیل کلمات میں اسم ذات، اسم معنی، مصدر اور مشتق کی تعیین کریں:

أَسَدٌ ...... ظَبْيٌ ...... دَجَاجَةٌ ...... هِرَّةٌ ...... سَمَاحَةٌ ...... ذَكَاءٌ

عِلْمٌ ...... مَنْصُورٌ ...... مَعْلُومٌ ...... مِسْمَعٌ ...... أَسْمَعُ ...... مَوْعِدٌ.

اسمائے مشتقہ کا بیان

اسمائے مشتقہ کی سات قسمیں ہیں: [1] اسم فاعل [2] اسم مبالغہ [3] اسم مفعول [4] صفت مشبہ [5] اسم تفضیل [6] اسم ظرف [7] اسم آلہ

اسم فاعل

هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ حَادِثٍ وَ عَلٰى فَاعِلِهِ. ''یہ وہ اسم مشتق ہے جو عارضی (بدلنے والے) مصدری معنی اور اس معنی کے فاعل پر دلالت کرے۔''، جیسے: نَاصِرٌ ''وہ شخص جس سے مدد صادر ہو'' یعنی مدد کرنے والا اور جَائِعٌ ''وہ شخص جسے بھوک لگی ہو، یعنی بھوکا''۔

تعریف کی وضاحت: اس تعریف سے معلوم ہوا کہ اسم فاعل کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر دلالت کرے: مصدری معنی اور اس کے فاعل پر، جیسے: نَاصِرٌ. یہ بیک وقت دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: نَصْرٌ ''مدد'' پر اور اس ذات پر جس نے یہ مدد کی ہے یا جس کی طرف یہ منسوب ہے۔

ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: اسم فاعل تین حرفی متصرف ماضی کے مصدر سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، خواہ لازم ہو یا متعدی،[1] جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ، ذَهَابٌ سے ذَاهِبٌ وغیرہ۔ اور اگر عارضی معنی مراد ہوں تو باب کَرُمَ سے بھی اسی وزن پر آتا ہے، جیسے: حُسْنٌ سے حَاسِنٌ ''عارضی خوبصورت''، کَرَمٌ سے کَارِمٌ، ''عارضی معزز'' اور بُعْدٌ سے بَاعِدٌ ''جو وقتی طور پر دور ہو۔''[2] یہ مصدر ثلاثی سے اس طرح بنتا ہے کہ مصدر سے حروف زائدہ حذف کرنے کے بعد اس کے حرفِ اول، یعنی فائے کلمہ اور عینِ کلمہ کے درمیان الف فاصل بڑھائیں اور عینِ کلمہ کو کسرہ دے دیں، جبکہ لامِ کلمہ کو تنوین لاحق کر دیں۔

غیر ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: غیر ثلاثی مجرد سے اس باب کے فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے اس

[1] اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن پر بنانے کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ایک یہ کہ اس کی ماضی ثلاثی مجرد متصرف ہو اور مصدر غیر دائمی معنی پر مشتمل ہو کیونکہ ماضی جامد، جیسے: نِعْمَ، عَسٰی، اور لَيْسَ وغیرہ کا نہ تو مصدر ہوتا ہے اور نہ اسم فاعل و دیگر مشتقات۔ [2] دیکھیے: النحو الوافي: 189/3.

طرح کہ علامت مضارع کو دور کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخری حرف سے پہلے حرف پر اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ لگائیں اور لامِ کلمہ کو تنوین لاحق کر دیں، جیسے: یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ، یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ اور یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ وغیرہ۔ تثنیہ و جمع کی صورت میں اس کے آخر میں علامت تثنیہ و جمع لگا دیں اور مؤنث ہونے کی صورت میں تائے تانیث مدورہ لگا دیں۔

فائدہ بعض صورتوں میں لفظی یا معنوی قرینے کی وجہ سے اسم فاعل ثابت اور دائمی معنی پر دلالت کرتا ہے اس صورت میں اسم فاعل کے وزن پر ہونے کے باوجود وہ صفت مشبہ ہی شمار ہوتا ہے، مثلاً:

1. جب ثلاثی مجرد لازم اور غیر ثلاثی مجرد لازم کا صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو تو یہ صفت مشبہ بن جاتا ہے، جیسے: رَاجِحُ الْعَقْلِ "کامل عقل والا، پختہ عقل والا"، رَابِطُ الْجَأْشِ "دلیر، قوی القلب"، حَاضِرُ الْبَدِیهَةِ "ذہین، سریع الفکر" ثلاثی مجرد لازم کی مثالیں ہیں۔ یہ اصل میں رَاجِحٌ عَقْلُهٗ، رَابِطٌ جَأْشُهٗ، حَاضِرَةٌ بَدِیْهَتُهٗ ہیں۔

اور اَلنَّجْمُ مُسْتَدِیرُ الشَّكْلِ، مُتَوَقِّدُ الْجِرْمِ، مُسْتَضِيءُ الْوَجْهِ [1] غیر ثلاثی مجرد لازم کی مثالیں ہیں، یہ اصل میں مُسْتَدِیرٌ شَكْلُهٗ، مُتَوَقِّدٌ جِرْمُهٗ، مُسْتَضِيءٌ وَجْهُهٗ ہیں۔

2. جب صیغۂ اسم فاعل کے الفاظ خود دوام اور اثبات کے معنی پر دلالت کرتے ہوں، جیسے: خَالِدٌ، مُسْتَدِیمٌ، دَائِمٌ وغیرہ۔

3. جب صیغۂ اسم فاعل اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہو تو اس صورت میں بھی اسم فاعل معنی دائمی پر دلالت کی وجہ سے صفت مشبہ ہی ہوتا ہے، جیسے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ "روزِ جزا کا مالک ہے۔"، خَالِقُ الْكَوْنِ "کائنات کا خالق"، قَاهِرُ الطُّغَاةِ "سرکشوں کو دبانے والا"، غَافِرُ الذَّنْبِ "گناہ بخشنے والا"، قَابِلُ التَّوْبِ "توبہ قبول کرنے والا"۔

اسم فاعل کی گردان

صیغہ	مذکر			مؤنث		
	اسم فاعل	وزن	معنی	اسم فاعل	وزن	معنی
واحد	نَاصِرٌ	فَاعِلٌ	مدد کرنے والا ایک مرد	نَاصِرَةٌ	فَاعِلَةٌ	مدد کرنے والی ایک عورت

[1] ستارہ گول شکل والا، چمکدار جسم والا، روشن چہرے والا ہے۔

تثنیہ	نَاصِرَانِ	فَاعِلَانِ	مدد کرنے والے دو مرد	نَاصِرَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	مدد کرنے والی دو عورتیں
جمع	نَاصِرُونَ	فَاعِلُونَ	مدد کرنے والے کئی مرد	نَاصِرَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	مدد کرنے والی کئی عورتیں

اسم فاعل میں غائب، مخاطب اور متکلم کی گردان میں کوئی فرق نہیں۔ ان میں فرق ضمیروں سے ہوتا ہے، جیسے:
هُوَ نَاصِرٌ، هِيَ نَاصِرَةٌ، نَحْنُ نَاصِرُونَ وغیرہ۔

تمرینات

1. ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ لکھیں۔
2. غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس طرح بنتا ہے؟
3. اَلْفَتْحُ ''کھولنا'' اور اَلِاعْتِزَامُ ''کمر بستہ ہونا'' سے اسم فاعل بنا کر گردان کیجیے۔
4. مندرجہ ذیل کلمات سے اسم فاعل بنائیں:

يَتَحَوْقَلُ ...... يُبَيْطِرُ ...... يَنْضَمِرُ ...... يَتَضَامَنُ ...... يَسْتَطْلِقُ ...... يَعْلَوِّطُ ...... يُظَاهِرُ.

5. مندرجہ ذیل خالی جگہیں اسم فاعل مُتَرْجَمٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

أَخِي ...... فِي سِفَارَةٍ عَرَبِيَّةٍ، أُخْتِي ...... لِلْكُتُبِ الْعَرَبِيَّةِ، أَنَا وَ صَدِيقِي ...... فِي الْمَحْكَمَةِ، لَعَلَّهُمْ ...... فِي سِفَارَةِ الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ.

6. درج ذیل آیات میں اسم فاعل کی نشاندہی کریں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ﴾، ﴿قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾، ﴿اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا﴾، ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾، ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآىِٕمِیْنَ وَالصّٰٓىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾

اسم مبالغہ

هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ اسْمُ الفَاعِلِ مَعَ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى وَ تَقْوِيَتِهٖ فِيهِ. ''یہ وہ اسم ہے جو اسم فاعل میں معنی کی زیادتی وتقویت کے ساتھ ساتھ اُسی چیز پر دلالت کرتا ہے جس پر اسم فاعل دلالت کرتا ہے۔''

تعریف کی وضاحت: بسا اوقات اسم فاعل کے صیغے فَاعِلٌ کو دوسرے ایسے اوزان کی طرف پھیر دیا جاتا ہے جو اسم فاعل میں مصدری معنی کی کثرت، مبالغے اور اضافے پر دلالت کرتے ہیں، جبکہ اسم فاعل کا اپنا وزن فَاعِلٌ اس کثرت و مبالغے پر صراحتًا دلالت نہیں کررہا ہوتا، مثلاً: ہم ایک شخص کے بارے میں، جو لکھتا ہے، کہتے ہیں: حَامِدٌ كَاتِبٌ دُرُوسَهٗ. ''حامد اپنے اسباق لکھنے والا ہے۔'' اس سے حامد کا ''کاتب'' ہونا ثابت ہوجاتا ہے لیکن جب ہم نہایت صراحت کے ساتھ یہ ثابت کرنا چاہیں کہ وہ کثرت کے ساتھ لکھتا ہے اور یہ وصف اس میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے، تو ہم کہیں گے حَامِدٌ كَتَّابٌ دُرُوسَهٗ. ''حامد اپنے اسباق کو بہت لکھنے والا ہے۔'' تو لفظ كَتَّابٌ کثرتِ کتابت اور مبالغے پر دلالت کرتا ہے جو کہ لفظ كَاتِبٌ نہیں کرتا۔

اسم مبالغہ اور اسم فاعل میں فرق: اسم فاعل اور اسم مبالغہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل کا صیغہ معنی کی قلت یا کثرت اور ضعف یا قوت پر صراحتًا دلالت نہیں کرتا، بلکہ احتمالاً کرتا ہے، جیسے: كَاتِبٌ ''لکھنے والا''۔ جبکہ صیغۂ مبالغہ بصراحت و تخصیص معنی کی کثرت و مبالغے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: كَتَّابٌ ''بہت لکھنے والا۔''

اسم مبالغہ کے مشہور اوزان پانچ ہیں:

كَتَّابٌ	بہت لکھنے والا	قَوَّالٌ	بہت بولنے والا	ضَرَّابٌ	بہت مارنے والا	عَبَّادٌ	بہت عبادت کرنے والا
وزن فَعَّالٌ							
وزن فَعُولٌ							
صَدُوقٌ	نہایت سچا	ضَرُوبٌ	بہت مارنے والا	ضَحُوكٌ	بہت ہنسنے والا	ظَلُومٌ	بہت ظلم کرنے والا

وزن فَعِیلٌ							
نَصِیرٌ	بہت مددگار	سَمِیعٌ	بہت سننے والا	کَرِیمٌ	نہایت معزز	حَسِیبٌ	بہت حساب کرنے والا
وزن فَعِلٌ							
مَزِقٌ	بہت ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا	کَذِبٌ	بہت جھوٹ بولنے والا	فَطِنٌ	نہایت ذکی	حَذِرٌ	بہت بچنے والا/بہت احتیاط کرنے والا
وزن مِفْعَالٌ							
مِنْصَارٌ	بہت مدد کرنے والا	مِقْطَاعٌ	بہت کاٹنے والا	مِسْمَاعٌ	بہت سننے والا	مِحْذَارٌ	بہت بچنے والا/بہت احتیاط کرنے والا

یہ آخری صیغہ مبالغہ اور اسم آلہ میں مشترک ہے۔ دونوں کا فرق قرائن سے ہوتا ہے۔

اسم مبالغہ کے مذکورہ پانچ اوزان قیاسی اور ان کے سوا باقی سماعی ہیں، چند ایک سماعی اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فُعُّولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ	بہت عیب نکالنے والا
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت پلٹنے والا/غیر مستقل مزاج	فَيْعُولٌ	قَيُّومٌ	سب چیزوں کی حفاظت ونگرانی کرنے والا
فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب	فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ	بہت سچا
فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بڑا	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ	بہت بڑا عالم (بہت جاننے والا)
فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا			

تنبیہ مبالغہ کے اوزان میں فَعِیلٌ کے سوا مذکر ومؤنث کا فرق نہیں ہوتا، یہ صیغے دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کسی وزن میں کبھی تائے مدورہ (ۃ) بڑھا دی جاتی ہے وہ تانیث کی تاء نہیں ہوتی بلکہ مبالغے میں مزید زیادتی پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے، جیسے: عَلَّامَةٌ ''بہت جاننے والا/بہت جاننے والی''۔ البتہ کبھی اس اسم مبالغہ میں جو فَعِیلٌ کے وزن پر ہو تائے مدورہ ''ۃ'' کے ذریعے سے مذکر ومؤنث کا فرق کیا جاتا ہے، جیسے:

رَجُلٌ أَلِيفٌ، اِمْرَأَةٌ أَلِيفَةٌ ''بہت الفت کرنے والا/کرنے والی''، حَلِيفٌ، حَلِيفَةٌ ''باہم مدد کرنے کا عہد کرنے والا/والی''۔ اور کبھی فرق نہیں کیا جاتا، جیسے: ﴿ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴾ (الأحزاب 63:33)

''اور تجھے کیا چیز معلوم کراتی ہے کہ شاید قیامت بہت قریب ہو۔'' مِلْحَفَةٌ جَدِيدٌ ''بہت نئی چادر''، رِيحٌ خَرِيقٌ ''بہت پھاڑنے والی ہوا''۔

1. اسم مبالغہ کی تعریف کریں۔
2. اسم مبالغہ کے مشہور اوزان کتنے ہیں؟
3. اسم مبالغہ کے قیاسی اوزان کتنے اور کون سے ہیں؟
4. اسم مبالغہ اور اسم فاعل میں فرق بیان کریں۔
5. بعض مرتبہ مبالغے کے صیغے میں تائے مدورہ کیوں بڑھائی جاتی ہے؟
6. درج ذیل آیات میں اسم مبالغہ کی نشاندہی کریں:

﴿ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ ، ﴿ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴾ ، ﴿ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ﴾ ، ﴿ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴾ ، ﴿ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴾

اسم مفعول: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ غَيْرِ دَائِمٍ وَ عَلَى الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمَعْنٰى. ''یہ وہ اسم مشتق ہے جو غیر دائمی ،یعنی عارضی اور بدلنے والے مصدری معنی پر اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر یہ معنی واقع ہو۔''، جیسے: مَحْفُوظٌ ''محفوظ کیا ہوا''، مَنْصُورٌ ''مدد کیا ہوا''، مَقْتُولٌ ''قتل کیا ہوا۔''

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ واضح ہوا کہ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول بھی ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر لازماً دلالت کرے گا: مصدری معنی پر اور اس ذات پر جس پر یہ معنی واقع ہو، جیسے: مَحْفُوظٌ. یہ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: حِفْظٌ ''حفاظت'' پر اور وہ ذات جس پر یہ حفاظت واقع ہو۔

ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: اسم مفعول ثلاثی مجرد متصرف کے مصدر سے مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: حِفْظٌ سے مَحْفُوظٌ اور نَصْرٌ سے مَنْصُورٌ.

غیر ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اس باب کے فعل مضارع مجہول کے صیغے سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین لاحق کر دیں، مثلاً: يُسَارَعُ فعل مضارع مجہول سے علامت مضارع یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگایا تو مُسَارَعُ بن گیا ، پھر تنوین لاحق ہونے کے بعد مُسَارَعٌ بن گیا۔ اسی طرح يُكْرَمُ مضارع مجہول سے مُكْرَمٌ اور يُسْتَخْرَجُ مضارع مجہول سے مُسْتَخْرَجٌ.

اسم مفعول کی گردان

افراد	اسم مفعول مذکر	معنی	اسم مفعول مؤنث	معنی
واحد	مَنْصُورٌ	مدد کیا ہوا ایک مرد	مَنْصُورَةٌ	مدد کی ہوئی ایک عورت

تثنیہ	مَنْصُورَانِ	مدد کیے ہوئے دو مرد	مَنْصُورَتَانِ	مدد کی ہوئی دو عورتیں
جمع	مَنْصُورُونَ	مدد کیے ہوئے کئی مرد	مَنْصُورَاتٌ	مدد کی ہوئی کئی عورتیں

فائدہ 1 غیر ثلاثی مجرد کے اسم مفعول میں آخری حرف سے پہلے حرف پر فتحہ کبھی ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ گزشتہ مثالوں میں ہے اور کبھی یہ فتحہ مقدر ہوتا ہے، جیسے: مُسْتَعَانٌ، مُنْقَادٌ میں ہے۔ یہ اصل میں مُسْتَعْوَنٌ، مُنْقَوَدٌ تھے۔ صرفی قاعدے کی وجہ سے واؤ کو الف سے بدلا تو مُسْتَعَانٌ اور مُنْقَادٌ ہوئے۔

فائدہ 2 اسم مفعول کی دلالت اپنے معنی پر قرینے کے بغیر زمانۂ حال تک ہی محدود ہوتی ہے اس کا تعلق نہ تو ماضی کے ساتھ ہوتا ہے اور نہ مستقبل کے ساتھ اور نہ دوام کا فائدہ دیتا ہے۔ زمانۂ ماضی، مستقبل یا دوام پر اس کی دلالت صرف قرینے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر قرینہ نہ ہو تو اس کی دلالت صرف حدوث، یعنی زمانۂ حال تک محدود ہوتی ہے۔

اسم مفعول کے سماعی اوزان

بعض صیغے ایسے بھی ہیں جو ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں لیکن اس کے قیاسی وزن پر نہیں ہوتے۔ یہ صیغے ذات اور معنی پر دلالت کرنے میں مَفْعُولٌ کے نائب ہوتے ہیں۔ یہ صیغے سماعی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1 **فَعِيلٌ**: جو مَفْعُولٌ کے معنی میں ہو، جیسے: كَحِيلٌ بمعنی مَكْحُولٌ.

2 **فِعْلٌ**: جیسے: ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوحٌ.

3 **فَعَلٌ**: ، جیسے: قَنَصٌ بمعنی مَقْنُوصٌ.

4 **فُعْلَةٌ**: ، جیسے: غُرْفَةٌ، مُضْغَةٌ اور أُكْلَةٌ. یہ مَغْرُوفَةٌ، مَمْضُوغَةٌ اور مَأْكُولَةٌ کے معنی میں ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ صیغے غیر قیاسی ہیں۔

فائدہ 3 بعض صیغے مَفْعُولٌ کے وزن پر عرب سے مسموع ہیں، وہ اسم مفعول نہیں بلکہ مصادر ہیں جو مفعول کے وزن پر آئے ہیں، جیسے: مَيْسُورٌ، مَعْسُورٌ، مَفْتُونٌ، مَعْقُولٌ. یہ يُسْرٌ، عُسْرٌ، فِتْنَةٌ، عَقْلٌ کے معنی میں ہیں۔

1. ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

2. درج ذیل کلمات سے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم مبالغہ کے صیغے الگ کریں:

غَيُورٌ ...... ضَاحِكَاتٌ ...... طَلُوبٌ ...... مَبْعُوثُونَ ...... عَجُولٌ ...... أَفَّاكٌ

أَثِيمٌ ...... مِقْدَامٌ ...... كَتَّابٌ ...... مَكْتُوبٌ ...... نَاصِرٌ ...... فَاتِحٌ ...... فَتَّاحٌ.

3. وہ کون سے صیغے ہیں جو اسم مفعول کے معروف وزن پر نہ ہونے کے باوجود اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں؟

4. وہ کون سے صیغے ہیں جو مَفْعُولٌ کے وزن پر ہیں مگر مصدر کے معنی دیتے ہیں؟

5. درج ذیل اسمائے مفعول کے معنی لکھیں اور ان کا فعل ماضی ذکر کریں:

مَحْمُولٌ ...... مَقْرُوءٌ ...... مُنَاصَرٌ ...... مُؤَلَّفٌ

مُنْتَظَرٌ ...... مُتَدَاوَلٌ ...... مُدَحْرَجٌ ...... مَنْصُوبٌ.

6. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

(1) اسم مفعول کی اپنے معنی پر دلالت زمانہ .... تک محدود ہوتی ہے۔

(2) غیر ثلاثی مجرد کے اسم مفعول میں آخری حرف سے پہلے حرف پر .... آتا ہے۔

7. مندرجہ ذیل خالی جگہیں اسم مفعول مُتَرْجَمٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

أَهٰذَا الْكِتَابُ .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ؟، عِنْدِي كِتَابَانِ .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ، قَرَأْتُ مَقَالَةً .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ.

8. درج ذیل آیات میں اسم مفعول کی نشاندہی کریں:

﴿فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ○ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ○ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ○ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾

﴿وَحُورٌ عِينٌ ○ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾، ﴿مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِينِ ○ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ○ وَّطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ○ وَّمَآءٍ مَّسْكُوبٍ ○ وَّفٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ﴾

صفت مشبّہ

صفت مشبہ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى ثُبُوتِ صِفَةٍ لِصَاحِبِهَا ثُبُوتًا عَامًا. ''یہ وہ اسم مشتق ہے جو صاحبِ صفت کے لیے صفت (مصدری معنی) کے دائمی ثبوت پر دلالت کرے۔''، جیسے: جَمِيلٌ ''خوبصورت''، أَبْيَضُ ''سفید''، شَرِيفٌ (شرف والا)، حُلْوٌ (میٹھا)۔

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ صفت مشبہ ایسا اسم مشتق ہے جو بیک وقت چار امور پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: ہم لفظ جَمِيلٌ کو لیتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل چار چیزوں پر دلالت کرتا ہے۔

1. وہ مجرد معنی (مصدری معنی) جسے وصف یا صفت کہتے ہیں۔ یہاں یہ مجرد معنی جَمَال ہے۔
2. وہ شخص یا چیز جس کے ساتھ یہ مجرد معنی قائم ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ موصوف جو مذکورہ وصف سے متصف ہوتا ہے۔

کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی وصف موصوف کے بغیر موجود ہو۔ یہاں موصوف سے مراد وہ شخص یا شے ہے جس کی طرف ہم جمال کو منسوب کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اسے متصف قرار دیتے ہیں۔

3. مصدری معنی (وصف) کا صاحبِ معنی (موصوف) کے لیے تمام زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں ثابت ہونا۔
4. وصف جو صاحبِ وصف کے لیے ثابت ہوا ہے اس کا دائمی ثبوت اور اپنے صاحب کے ساتھ لازم ہونا۔ اس سے جدا نہ ہونا۔

اسم فاعل کی طرح صفت مشبہ کے بھی چھ صیغے آتے ہیں:

گردان صفت مشبہ

	مذکر			مؤنث		
فعل	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
حَمِرَ [1]	أَحْمَرُ	أَحْمَرَانِ	حُمْرٌ	حَمْرَاءُ	حَمْرَاوَانِ	حُمْرٌ
عَوِرَ [2]	أَعْوَرُ	أَعْوَرَانِ	عُورٌ	عَوْرَاءُ	عَوْرَاوَانِ	عُورٌ
عَيِنَ [3]	أَعْيَنُ	أَعْيَنَانِ	عِينٌ	عَيْنَاءُ	عَيْنَاوَانِ	عِينٌ
جَمُلَ	جَمِيلٌ	جَمِيلَانِ	جَمِيلُونَ	جَمِيلَةٌ	جَمِيلَتَانِ	جَمِيلَاتٌ

نوٹ صفت مشبہ کو غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ضمیریں لگائی جاتی ہیں، جیسے:
هُوَ سَيِّدٌ ''وہ سردار ہے۔''، أَنتَ أَحْمَرُ ''تو سرخ ہے۔''، أَنَا شَرِيفٌ ''میں شریف ہوں''۔

صفت مشبہ کی قیاسی اقسام: صفت مشبہ کی قیاسی اقسام تین ہیں:

[1] **أَصِیل:** یہ وہ مشتق ہے جو فعل ثلاثی مجرد لازم متصرف کے مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ اس قسم کے لیے کئی اوزان اور صیغے ہیں جن کا ذکر آرہا ہے۔

[2] **ملحق بالأصیل:** یہ وہ مشتق ہے جو اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر ہوتا ہے لیکن اسم فاعل یا اسم مفعول کے معنی نہیں دیتا بلکہ قرینے اور دلیل کی وجہ سے صفت مشبہ کے معنی دیتا ہے۔

[3] تیسری قسم وہ اسم جامد ہے جو مشتق کی تاویل میں ہو کر صفت مشبہ کے معنی پر دلالت کرے۔

اب ہم صفت مشبہ کی پہلی قسم اصیل کے اوزان و معانی کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

یہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ صفت مشبہ بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں اور نہ اس کے کوئی قیاسی اوزان ہیں۔ اس کی پہچان کا تعلق عربِ قدیم سے سماع کے ساتھ ہے۔ البتہ اہل فن نے کچھ ایسے ضوابط بیان کیے ہیں جن سے صفت مشبہ کے اوزان پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

[1] سرخ ہونا۔ (رنگ کی مثال) [2] کانا ہونا۔ (عیب کی مثال) [3] فراخ چشم ہونا۔ (حلیے کی مثال)

یہ بھی معلوم ہے کہ صفت مشبہ (اصیل) فعل ماضی ثلاثی مجرد لازم متصرف کے مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا فعل عموماً یا تو مکسور العین ہوگا یا مضموم العین۔ اب ہم اس کے متعلق چند ضابطے بیان کرتے ہیں:

1 اگر ماضی مکسور العین (فَعِلَ) ہو اور خوشی یا غم پر دلالت کرے یا ایسی چیز پر دلالت کرے جو طاری ہو کر جلدی زائل ہو جائے۔ لیکن بار بار پیش آتی ہو تو صفت مشبہ، مذکر کے لیے فَعِلٌ کے وزن پر اور مؤنث کے لیے فَعِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: فَرِحَ سے فَرِحٌ، فَرِحَةٌ، طَرِبَ سے طَرِبٌ، طَرِبَةٌ، بَطِرَ سے بَطِرٌ، بَطِرَةٌ، حَذِرَ سے حَذِرٌ، حَذِرَةٌ، تَعِبَ سے تَعِبٌ، تَعِبَةٌ.

اور اگر ماضی مکسور العین خالی ہونے یا بھر جانے کے معنی پر دلالت کرے یا اسی کی مثل چیزوں پر جو تکرار سے طاری ہوتی ہیں لیکن دیر سے زائل ہوتی ہیں، تو صفت مشبہ، مذکر کے لیے فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور مؤنث کے لیے اکثر فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے، جیسے: عَطِشَ سے عَطْشَانُ، عَطْشٰی، ظَمِئَ سے ظَمْآنُ، ظَمْاٰی، صَدِيَ سے صَدْيَانُ، صَدْيَا، شَبِعَ سے شَبْعَانُ، شَبْعٰی، رَوِيَ سے رَيَّانُ، رَيَّا، يَقِظَ سے يَقْظَانُ، يَقْظٰی، عَرِقَ سے عَرْقَانُ، عَرْقٰی.

اور اگر کسی امر خِلقي (پیدائشی) پر دلالت کرے جو باقی رہتا ہو اور دوام کے ساتھ ہو، جیسے: رنگ، عیب، حُلیہ تو صفت مشبہ مذکر کے لیے اکثر أَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے حَمِرَ سے أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، خَضِرَ سے أَخْضَرُ، خَضْرَاءُ، عَرِجَ سے أَعْرَجُ، عَرْجَاءُ، عَوِرَ سے أَعْوَرُ، عَوْرَاءُ، حَوِرَ سے أَحْوَرُ، حَوْرَاءُ اور كَحِلَ سے أَكْحَلُ، كَحْلَاءُ.

ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ، فَعْلَانٌ اور أَفْعَلُ کے علاوہ مندرجہ ذیل وزنوں پر بھی آتی ہے:

فَعِيلٌ، جیسے: بَخِلَ سے بَخِيلٌ.

فَعْلٌ، جیسے: سَبِطَ سے سَبْطٌ "طویل"۔

فِعْلٌ، جیسے: صَفِرَ سے صِفْرٌ "خالی"۔

فُعْلٌ، جیسے: حَرَّ (اصل میں حَرِرَ تھا) سے حُرٌّ.

فَاعِلٌ، جیسے: صَحِبَ سے صَاحِبٌ.

2 اگر فعل ماضی ثلاثی مجرد لازم فَعُلَ کے وزن پر ہو تو صفت مشبہ مندرجہ ذیل وزنوں پر آتی ہے:

① فَعِيلٌ، جیسے: شَرُفَ سے شَرِيفٌ، نَبُلَ سے نَبِيلٌ اور قَبُحَ سے قَبِيحٌ.

② فَعْلٌ، جیسے: ضَخُمَ سے ضَخْمٌ، شَهُمَ سے شَهْمٌ، صَعُبَ سے صَعْبٌ.

③ فَعَلٌ، جیسے: حَسُنَ سے حَسَنٌ، بَطُلَ سے بَطَلٌ.

④ فَعَالٌ، جیسے: جَبُنَ سے جَبَانٌ، رَزُنَتِ الْمَرْأَةُ سے رَزَانٌ ''وقار والی''، حَصُنَتْ سے حَصَانٌ ''عفت والی'' (آخری دو صفات عورتوں کے ساتھ خاص ہیں)۔

⑤ فُعَالٌ، جیسے: شَجُعَ سے شُجَاعٌ، فَرُتَ سے فُرَاتٌ ''میٹھا پانی''۔

⑥ فُعْلٌ، جیسے: صَلُبَ سے صُلْبٌ، یا فِعْلٌ کے وزن پر جیسے: مَلُحَ سے مِلْحٌ.

⑦ فَعِلٌ، جیسے: نَجُسَ سے نَجِسٌ.

⑧ فَاعِلٌ، جیسے: طَهُرَ سے طَاهِرٌ.

ملاحظہ مذکورہ بالا اوزان سے معلوم ہوا کہ أَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ ماضی مکسور العین (فَعِلَ) کے ساتھ اور فَعَلٌ، فَعَالٌ اور فُعَالٌ ماضی مضموم العین فَعُلَ کے ساتھ خاص ہیں جبکہ فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فَعْلٌ، فُعْلٌ اور فَاعِلٌ کے اوزان دونوں (فَعِلَ اور فَعُلَ) میں مشترک ہیں۔

3 ثلاثی مجرد لازم فَعَلَ (مفتوح العین) سے صفت مشبہ بہت ہی کم آتی ہے، اور جو آتی ہے تو فَيْعِلٌ کے وزن پر ہوتی ہے، جیسے: مَاتَ (مَوَتَ) سے مَيِّتٌ اور سَادَ (سَوَدَ) سے سَيِّدٌ.

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی عارضی طور پر پائے جاتے ہیں اور صفت مشبہ میں پائیداری اور دوام کے ساتھ پائے جاتے ہیں، صفت مشبہ عموماً فعل لازم سے آتی ہے اور اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے، چنانچہ جَالِسٌ کسی شخص کے بارے میں اس وقت کہا جائے گا جب وہ بیٹھا ہو، اسی طرح ذَاهِبٌ کسی شخص کو اس وقت کہا جائے گا جب اس سے یہ صفت صادر ہو رہی ہو، یعنی چل رہا ہو اور اگر یہ چلنے سے رک جائے اور بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے تو اسے ذَاهِبٌ اور جَالِسٌ نہیں کہیں گے۔ اور جَمِيلٌ وہ ہے جس میں جمال کی صفت دائمی طور پر پائی جائے، شُجَاعٌ وہ ہے جس میں دلیری کی صفت عارضی نہ ہو بلکہ دائمی ہو۔

تمرینات

1. صفت مشبہ کی تعریف کریں۔
2. صیغہ صفت مشبہ بیک وقت کن امور پر دلالت کرتا ہے؟
3. اگر فعل ماضی ثلاثی مجرد لازم فَعُلَ کے وزن پر ہو تو صفت مشبہ کن کن اوزان پر آسکتی ہے؟
4. ثلاثی مجرد لازم فَعَلَ (مفتوح العین) سے صفت مشبہ کس وزن پر آتی ہے؟
5. اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کیا فرق ہے؟
6. صفت مشبہ کی قیاسی اقسام کتنی ہیں؟
7. فَعِلٌ کا وزن کس معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟
8. درج ذیل خالی جگہ صفت مشبہ بَرِيءٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

لَعَلَّكَ .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ. لَعَلَّكُمْ .... مِنَ التُّهْمَةِ.

جَمِيلَةُ .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ، هُمَا .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ.

9. درج ذیل کلمات میں سے اسم فاعل اور صفت مشبہ الگ کریں:

عَسِيرٌ ...... سَكْرَانُ ...... زَرْقَاءُ ...... طَاهِرٌ ...... شَدِيدٌ ...... قَاتِلَانِ

رَاجِحُ الْعَقْلِ ...... رَابِطُ الْجَأْشِ ...... ضَارِبٌ ...... خَالِدٌ.

6. درج ذیل عبارات میں صفت مشبہ کی نشاندہی کریں:

1. اَلذَّهَبُ أَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ.
2. اَلْعُشْبُ أَخْضَرُ وَالتِّبْنُ أَصْفَرُ.
3. اَلْوَرْدُ أَحْمَرُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ.
4. اَلْكُفَّارُ هُمْ صُمٌّ، بُكْمٌ، فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ.

اسم تفضیل

هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ عَلٰى وَزْنِ ''أَفْعَلُ'' يَدُلُّ - فِي الْأَغْلَبِ- عَلٰى أَنَّ شَيْئَيْنِ اشْتَرَكَا فِي مَعْنًى وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فِيهِ.

''اسم تفضیل أَفْعَلُ کے وزن پر وہ اسم مشتق ہے جو اکثر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو (یا دو سے زیادہ) چیزیں ایک معنی (وصف) میں شریک ہیں، اور ان میں سے ایک شے دوسری سے اس وصف میں بڑھ کر ہے۔''

مثلاً: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ. ''زید بکر سے زیادہ عالم ہے۔'' اس مثال میں أَعْلَمُ اسم تفضیل ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ زید اور بکر دونوں صفتِ علم سے متصف ہیں لیکن زید اس وصف میں بکر سے بڑھ کر ہے۔

جو چیز اس معنی میں بڑھ کر ہے اسے مُفَضَّل اور جس پر برتری حاصل ہو اسے مُفَضَّل عَلیه یا مَفْضُول کہتے ہیں۔

مذکورہ تعریف سے معلوم ہوا کہ تفضیلِ اصطلاحی کے تین ارکان ہیں:

1. أَفْعَلُ کا صیغہ جو کہ اسم مشتق ہے۔
2. دو چیزوں کا ایک خاص معنی میں شریک ہونا۔
3. اس معنی خاص میں ایک کا دوسرے سے بڑھ جانا۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل کا صیغہ مذکر أَفْعَلُ اور مؤنث فُعْلٰى کے وزن پر آتا ہے اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ تثنیہ وجمع کی حالت میں اس کے آخر میں تثنیہ وجمع کی علامتیں لگا دیتے ہیں۔

اسم تفضیل کی شروط: جس فعل کے مصدر سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو اس میں درج ذیل آٹھ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

1 یہ فعل ثلاثی مجرد ہو۔ 2 متصرف ہو، جامد نہ ہو۔ 3 تام ہو، ناقص نہ ہو۔ 4 معروف ہو، مجہول نہ ہو۔

5 مثبت ہو، منفی نہ ہو۔ 6 اس کے معنی تفاضل اور زیادت کے قابل ہوں۔ 7 اس فعل سے صفت مشبہ مذکر کا صیغہ أَفْعَلُ اور مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر نہ آتا ہو، یعنی جس فعل میں رنگ، عیب یا حلیے کے معنی پائے جاتے ہوں ان سے بھی اسم تفضیل مذکورہ وزن پر نہیں آتا۔

گردان اسم تفضیل

واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر
مذکر				مؤنث			
أَجْمَلُ [1]	أَجْمَلَانِ	أَجْمَلُونَ	أَجَامِلُ	جُمْلٰی	جُمْلَيَانِ	جُمْلَيَاتٌ	جُمَلٌ

فائدہ اسم تفضیل عام طور پر استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے، دوام اور استمرار میں یہ صفت مشبہ کی طرح ہے۔ بعض اوقات قرینہ ہونے کی صورت میں دوام و استمرار کی بجائے حدوث، یعنی عارضی معنی پر بھی دلالت کرتا ہے۔

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق: اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں زیادتی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، البتہ اسم مبالغہ اور اسم تفضیل دونوں میں معنی کی زیادتی اور کثرت پائی جاتی ہے، جیسے: خَالِدٌ عَلَّامَةٌ. ''خالد بہت بڑا عالم ہے۔'' اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور خالد میں علم کی زیادتی بذاتِ خود عَلَّامَةٌ کے لفظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ خَالِدٌ أَعْلَمُ مِنْ سَعِيدٍ. ''خالد سعید سے زیادہ عالم ہے۔'' یہاں أَعْلَمُ کے لفظ سے ثابت ہو رہا ہے کہ خالد میں ''علم'' کی زیادتی ''سعید'' کے مقابلے میں ہے۔

فائدہ اسم تفضیل اکثر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے، جیسے: أَنْصَرُ ''زیادہ مدد کرنے والا'' اور کبھی اسم مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے، جیسے: أَشْهَرُ ''زیادہ مشہور''، أَشْغَلُ ''زیادہ مشغول''۔

تنبیہ وہ افعال جو غیر ثلاثی مجرد ہوں یا لَون (رنگ)، عیب اور حلیے کے معنی میں ہوں، ان سے اسم تفضیل اس وزن پر نہیں آتا، پس أَسْوَدُ ''سیاہ رنگ والا''، أَعْوَرُ ''کانا''، أَكْحَلُ ''سرگیں آنکھوں والا'' اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

[1] زیادہ خوبصورت۔

غیر ثلاثی مجرد، لون وعیب اور حلیے پر دلالت کرنے والے افعال سے اسم تفضیل

جن افعال سے اسم تفضیل نہیں آتا ان سے اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنا ہوں تو ان افعال کے مصدر کے شروع میں أَشَدُّ، أَكْبَرُ، أَضْعَفُ یا ان کے ہم معنی و ہم وزن کوئی لفظ بڑھادیا جائے اور مصدر کو منصوب کیا جائے، جیسے: أَشَدُّ اجْتِنَابًا ''زیادہ بچنے والا''، أَشَدُّ حُمْرَةً ''زیادہ سرخ''۔

تمرینات

1. اسم تفضیل کی تعریف کریں۔
2. تفضیلِ اصطلاحی کے ارکان کتنے ہیں؟
3. أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ بنانے کے لیے کیا شرائط ہیں؟
4. غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ لکھیں۔
5. اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق بیان کریں۔
6. أَكْبَرُ اور أَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغۂ مؤنث کیا ہوگا؟
7. مندرجہ ذیل کلمات کیا صیغے ہیں؟

عَرْجَاءُ ...... أَسْوَدُ ...... حُورٌ ...... أَحْوَلُ ...... أَشْرَفُ ...... أَشْجَعُونَ ...... نُصْرٰى.

8. درج ذیل آیات میں اسم تفضیل کی پہچان کریں:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ ، ﴿الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ ، ﴿قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ﴾ ، ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ﴾ ، ﴿إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ﴾ ﴿هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ﴾

اِسْمٌ يُصَاغُ۔ قِيَاسًا۔ مِنَ الْمَصْدَرِ الْأَصْلِيِّ لِلْفِعْلِ الثُّلَاثِيِّ الْمُتَصَرِّفِ لَازِمًا أَوْمُتَعَدِّيًا بِقَصْدِ الدَّلَالَةِ عَلَى الْأَدَاةِ الَّتِي تُسْتَخْدَمُ فِي إِيجَادِ مَعْنَى ذٰلِكَ الْمَصْدَرِ. ''یہ وہ اسم ہے جو فعل ثلاثی مجرد متصرف لازم و متعدی کے مصدر سے قیاساً اس مقصد کے لیے بنایا جاتا ہے کہ وہ اُس آلے پر دلالت کرے جس سے مصدری معنی کی ایجاد میں کام لیا جاتا ہے۔'' یعنی یہ وہ اسم مشتق ہے جو اُس چیز پر دلالت کرے جس کے ذریعے سے کام کیا جاتا ہے، مثلاً: مِفْتَاحٌ ''کھولنے کا آلہ، یعنی چابی''۔

بنانے کا طریقہ: اسم آلہ فعل ثلاثی مجرد متصرف کے مصدر سے بنتا ہے، اس طرح کہ مذکورہ مصدر میں ایسی تبدیلی کردی جائے جس سے وہ درج ذیل قیاسی اوزان کے مطابق بن جائے:

1. مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْرَدٌ ''ریتی/رندا''، مِنْجَلٌ ''درانتی''، مِقَصٌّ ''کاٹنے کا آلہ، یعنی قینچی وغیرہ''، مِكْتَبٌ ''لکھنے کا آلہ''، مِعْرَجٌ ''چڑھنے کا آلہ''۔
2. مِفْعَلَةٌ، جیسے: مِكْنَسَةٌ ''جھاڑو''، مِطْرَقَةٌ ''ہتھوڑا''۔
3. مِفْعَالٌ، جیسے: مِيزَانٌ ''تولنے کا آلہ، یعنی ترازو''، مِفْتَاحٌ ''کھولنے کا آلہ، یعنی چابی''، مِرْقَاةٌ ''چڑھنے کا آلہ، یعنی سیڑھی''، مِقْرَاضٌ ''کاٹنے کا آلہ/قینچی وغیرہ''.

واحد	معنی	تثنیہ	معنی	جمع	معنی
مِنْصَرٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَرَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے کئی آلے
مِنْصَرَةٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَرَتَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے کئی آلے

مِنْصَارٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَارَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِيرُ	مدد کرنے کے کئی آلے

اسم آلہ کے سماعی اوزان

کلام عرب میں اسم آلہ کے دیگر ایسے شاذ یا سماعی اوزان بھی ہیں جو فعل سے مشتق ہیں، جیسے: اَلْمُنْخُلُ ''آٹا چھاننے کا آلہ، (چھلنی)، اَلْمُسْعُطُ ''ناک میں دوا ڈالنے کا آلہ''، اَلْمُدُقُّ ''لوہے یا لکڑی کی موسلی''، اَلْمُدْهُنُ ''تیل لگانے کا آلہ''، اَلْمُكْحُلَةُ ''سرمہ استعمال کرنے کا آلہ یا سرمہ دانی'' جبکہ مذکورہ الفاظ میں سے دو کو قواعد کے مطابق اَلْمِسْعَطُ، اَلْمِدَقُّ کہنا بھی درست ہے۔

اسی طرح بعض اسمائے آلہ جامد بھی ہوتے ہیں، یعنی مصدر سے ماخوذ نہیں ہوتے، ان کے اوزان بے شمار ہیں، جیسے: قَدُومٌ ''کلہاڑا''، سِكِّينٌ ''چھری''، فَأْسٌ ''کلہاڑی''، جَرَسٌ ''گھنٹی''، قَلَمٌ، نَاقُورٌ ''بگل'' وغیرہ۔

فائدہ وزن مِفْعَالٌ اور مِفْعَلٌ اسم مبالغہ اور اسم آلہ دونوں میں مشترک ہیں۔ دونوں کے درمیان فرق لفظی یا معنوی قرینے سے ہوگا، جیسے: أَخَذْتُ لِلْخَشَبِ الْجَزْلِ مِنْشَارًا قَوِيًّا. ''میں نے موٹی خشک لکڑی کے لیے مضبوط آری لی۔'' یہاں پر مِنْشَار اسم آلہ ہے۔ اور زَيْدٌ رَجُلٌ يُذِيعُ أَخْبَارَهُ وَ يُحِبُّهَا وَ يَنْشُرُهَا فَهُوَ مِنْشَارٌ. ''زید اپنے بارے میں خبروں کو پھیلاتا ہے اور انھیں پسند کرتا ہے تو وہ بہت پھیلانے والا ہے۔'' اس میں مِنْشَارٌ، اسم مبالغہ ہے۔

1. اسم آلہ کی تعریف کریں۔
2. اسم آلہ کے قیاسی اوزان کتنے اور کون سے ہیں؟
3. اسم آلہ کے کون سے دو وزن اسم مبالغہ کے ساتھ شریک ہیں؟
4. درج ذیل افعال سے اسم آلہ بنائیں اور دیے گئے نمونے کے مطابق جملوں میں استعمال کریں:

نمونہ

	فعل	اسم آلہ	استعمال
1	نَجَلَ	مِنْجَلٌ	يَحْصُدُ الْفَلَّاحُ الْقَمْحَ بِالْمِنْجَلِ.

2	رَأَى	مِرْآةٌ	اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ.

نَظَرَ ...... وَزَنَ ...... غَسَلَ ...... کَوٰی ...... رَفَعَ ...... نَشِفَ ...... طَبَعَ.

5 درج ذیل جملوں میں اسم آلہ کی شناخت کریں:

جملے	معنی
نَضْرِبُ الْكُرَةَ بِالْمِضْرَابِ.	ہم گیند کو بلے سے مارتے ہیں۔
تُكْنَسُ الْبُيُوتُ بِالْمِكْنَسَةِ.	گھروں کو جھاڑو سے صاف کیا جاتا ہے۔
يَحْرُثُ الْفَلَّاحُ الْأَرْضَ بِالْمِحْرَاثِ.	کسان ہل سے زمین کاشت کرتا ہے۔
جَفِّفْ بَدَنَكَ بِالْمِنْشَفَةِ.	تولیے سے اپنا بدن خشک کر۔
يُسْتَعْمَلُ الْمِجْهَرُ لِفَحْصِ الْجَرَاثِيمِ.	خردبین جراثیم کے معائنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

اِسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ وَ زَمَانِهٖ أَوْ مَكَانِهٖ. "اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو معنی مجرد (مصدری معنی) پر اور اس معنی کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔"، جیسے: مَنْصَرٌ "مدد کرنے کا وقت یا جگہ"، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ﴿قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ﴾ (طٰہٰ 59:20) "اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: تمھارے وعدے کا وقت جشن کا دن ہے۔"

بنانے کا طریقہ: یہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ مصدر میں مطلوبہ تبدیلیاں کر کے اسے مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ کے وزن پر لے آتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ سے مَنْصَرٌ اور ضَرْبٌ سے مَضْرِبٌ. اور غیر ثلاثی مجرد سے اِسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مُجْتَمَعٌ "جمع ہونے کی جگہ"، مُسْتَشْفٰی "علاج کی جگہ (ہسپتال)۔"

اسم ظرف کے اوزان

ثلاثی مجرد سے اسم ظرف کے دو وزن ہیں:

مَفْعِلٌ (عین کے کسرہ کے ساتھ) اور مَفْعَلٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ)۔

درج ذیل صورتوں میں اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے:

1. ثلاثی مجرد کے ماضی کے تینوں حرف "صحیح" ہوں اور مضارع مکسور العین ہو، جیسے: جَلَسَ يَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ، رَجَعَ يَرْجِعُ سے مَرْجِعٌ، قَصَدَ يَقْصِدُ سے مَقْصِدٌ.
2. ماضی مثال واوی صحیح اللام ہو اور مضارع مکسور العین ہو، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ، وَثِقَ يَثِقُ سے مَوْثِقٌ.
3. اسم ظرف اجوف یائی مضارع مکسور العین سے بھی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: يَبِيعُ سے مَبِيعٌ، يَقِيلُ

سے مَقِیلٌ [1] وغیرہ۔

4 اگر ماضی مثال واوی صحیح اللام اور مضارع مفتوح العین ہو تو اس کا اسم ظرف مکسور العین (مَفْعِلٌ) اور مفتوح العین (مَفْعَلٌ) دونوں اوزان پر آتا ہے، جیسے: وَجِلَ یَوْجَلُ، وَحِلَ یَوْحَلُ کا اسم ظرف مَوْجِلٌ/ مَوْجَلٌ اور مَوْحِلٌ/ مَوْحَلٌ آتا ہے۔

مذکورہ صورتوں کے علاوہ اسم ظرف مَفْعَلٌ ہی کے وزن پر آئے گا، جیسے: مَنْصَرٌ، مَسْمَعٌ، مَجْرًی، مَطْوًی، مَقَرٌّ، مَفَرٌّ، مَیْقَظٌ وغیرہ۔

گردان

صیغہ	اسم ظرف بروزن مَفْعَلٌ			اسم ظرف بروزن مَفْعِلٌ		
	گردان	وزن	معنی	گردان	وزن	معنی
واحد	مَنْصَرٌ	مَفْعَلٌ	مدد کرنے کا ایک وقت یا جگہ	مَجْلِسٌ	مَفْعِلٌ	بیٹھنے کا ایک وقت یا جگہ
تثنیہ	مَنْصَرَانِ	مَفْعَلَانِ	مدد کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَجْلِسَانِ	مَفْعِلَانِ	بیٹھنے کے دو وقت یا دو جگہیں
جمع	مَنَاصِرُ	مَفَاعِلُ	مدد کرنے کے کئی وقت یا جگہیں	مَجَالِسُ	مَفَاعِلُ	بیٹھنے کے کئی وقت یا جگہیں

اسم ظرف کے سماعی اوزان

چند لفظ ایسے بھی ہیں جن کا اسم ظرف قاعدے اور سماع کے مطابق مفتوح العین (مَفْعَلٌ کے وزن پر) بھی استعمال ہوتا ہے اور صرف سماع کی وجہ سے اکثر مکسور العین (مَفْعِلٌ کے وزن پر) بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی مضارع مضموم العین کا اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی استعمال ہوا ہے، وہ الفاظ درج ذیل ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَنْسِكٌ	قربان گاہ	مَشْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَرْفِقٌ	نرمی کرنے کی جگہ
مَنْخِرٌ	نتھنا	مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَسْكِنٌ	رہائش گاہ

[1] مَبِیعٌ اور مَقِیلٌ اصل میں مَبْیِعٌ اور مَقْیِلٌ تھے۔ یاء کی حرکت ماقبل کو دی گئی تو مَبِیعٌ اور مَقِیلٌ بن گئے۔

مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	مَطْلِعٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ
مَسْقِطٌ	گرنے کی جگہ	مَسْجِدٌ	سجدہ کرنے کی جگہ	مَجْزِرٌ	اونٹوں کا مذبح خانہ
مَخْزِنٌ	جائے خزانہ	مَحْشِرٌ	جمع ہونے کی جگہ	مَنْفِذٌ	داخل ہونے کی جگہ
مَظِنَّةٌ	محل گمان				

1 ثلاثی مجرد سے مَفْعَلَةٌ (عین کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) کے وزن پر بہت سے صیغے اسم مکان کے لیے اور قلت کے ساتھ اسم زمان کے لیے آئے ہیں۔ ان کے آخر میں تاء ہوتی ہے جو معنی مراد کی تانیث پر دلالت کرتی ہے، جیسے: اَلْمَزِلَّةُ ''پھسلنے کی جگہ''، اَلْمَظِنَّةُ ''گمان کی جگہ''، اَلْمَشْرِقَةُ ''سورج طلوع ہونے کی جگہ''۔

2 اسم ظرف کبھی اسم جامد ثلاثی حسی سے مَفْعَلَةٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ) کے وزن پر بھی بنایا جاتا ہے۔ یہ اس جگہ میں کسی حِسی چیز کی کثرت پر دلالت کرتا ہے، جیسے: مَأْسَدَةٌ ''وہ جگہ جہاں کثرت سے شیر رہتے ہوں''، مَعْنَبَةٌ ''جہاں انگور زیادہ ہوں''، مَوْرَقَةٌ ''جہاں پتے زیادہ ہوں''، مَأْذَبَةٌ ''جہاں بھیڑیے زیادہ ہوں''، مَذْهَبَةٌ ''وہ جگہ جہاں سونا کثرت سے ہو''، مَقْمَحَةٌ ''جہاں گندم زیادہ ہو'' وغیرہ، البتہ مَقْبَرَةٌ ''وہ جگہ جہاں مُردوں کو دفن کیا جاتا ہے'' اور مَيْذَنَةٌ ''وہ جگہ جہاں اذان دی جاتی ہے'' مکانوں کے نام بن چکے ہیں، اسم ظرف نہیں۔

فائدہ مکان کا نام خاص ہوتا ہے اور ظرف عام ہوتی ہے، مثلاً: مَيْذَنَةٌ، جہاں بھی کھڑے ہو کر اذان کہہ دی جائے اسے مَيْذَنَةٌ نہیں کہتے بلکہ مَيْذَنَةٌ اُس خاص جگہ کو کہتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے۔ لیکن مَضْرِبٌ ہر ضرب والی جگہ اور وقت کو کہہ سکتے ہیں۔

1 اسم ظرف کی تعریف کریں۔

2 اسم ظرف کے قیاسی اوزان کتنے اور کون سے ہیں؟

3 اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟

4 وہ اسمائے ظرف کون سے ہیں جو مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ دونوں اوزان پر آتے ہیں؟

5. اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قاعدہ آتے ہیں؟

6. اسم ظرف کے سماعی اوزان لکھیں۔

7. مندرجہ ذیل افعال سے اسم ظرف بنائیں:

لَبِسَ ...... اِسْتَغْفَرَ ...... وَصَلَ ...... سَبَحَ ...... دَخَلَ ...... اِنْتَظَرَ ...... خَرَجَ ...... وَجَدَ.

8. مندرجہ ذیل اسمائے ظروف کے افعالِ ماضی بتائیں:

مَنْبَعٌ ...... مُسْتَشْفًى ...... مَوْعِدٌ ...... مُنْصَرَفٌ ...... مَلْعَبٌ ...... مُجْتَمَعٌ ...... مَنْزِلٌ.

9. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

مَمْنُونٌ ...... مُسْفِرَةٌ ...... مُقَرَّبُونَ ...... مُسْتَضْعَفُونَ ...... مُسْتَبْشِرَةٌ

نَاصِحٌ ...... مُسْرِفُونَ ...... قَاهِرُونَ ...... مُفَصَّلَاتٌ ...... أَكْبَرُ ...... أَكْرَمُ

مُخْرِجٌ ...... مُحْسِنُونَ ...... صَفْرَاءُ ...... مُسْتَقَرٌّ ...... مُسْتَوْدَعٌ

مَنْقُوصٌ ...... مُنْتَظِرُونَ ...... حُورٌ ...... عِينٌ ...... مُتَكَلِّفُونَ ...... مِحْرَاثٌ.

10. درج ذیل جملوں میں اسم ظرف کی شناخت کریں:

خَرَجْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ مَطْلِعَ الشَّمْسِ، مَرْجِعُ الْوَالِدِ يَوْمُ الْخَمِيسِ، مَوْعِدُنَا السَّاعَةُ الثَّالِثَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، شَهْرُ رَمَضَانَ مَوْسِمٌ لِلْعِبَادَةِ وَ إِصْلَاحِ النَّفْسِ، اِسْتَيْقَظْتُ مُنْتَصَفَ اللَّيْلِ.

مصدر اور اس کی قسمیں

مصدر: اِسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ. ”مصدر وہ اسم ہے جو نفس حَدَث (مصدری معنی) پر دلالت کرے جو زمانے سے خالی ہو۔“ فعل اور دیگر تمام مشتقات کی اصل یہی ہے۔ ابتداءً اس کی دو قسمیں ہیں: مصدرِ فعل ثلاثی مجرد، جیسے: نَصْرٌ، عِلْمٌ، ضَرْبٌ، جُلُوسٌ وغیرہ۔ اور مصدرِ فعل غیر ثلاثی مجرد، جیسے: إِكْرَامٌ، اِمْتِنَاعٌ، مُقَاتَلَةٌ، دَحْرَجَةٌ، تَدَحْرُجٌ وغیرہ۔ ان میں سے فعل ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہیں۔ ان کے بنانے کے لیے کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے، ان کے اوزان بہت ہیں۔ اکثر استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	سَمِعَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گم شدہ چیز کو تلاش کرنا	نَصَرَ
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	مٹیالا سیاہی مائل ہونا	سَمِعَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	طلب کرنا	نَصَرَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا	ضَرَبَ

وزن	مثال	معنی	باب
فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ
فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ	دوپہر کو آرام کرنا	ضَرَبَ
فَيْعُولَةٌ	كَيْنُونَةٌ	ہونا	نَصَرَ
فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ	سخت ہونا	كَرُمَ
فَعُولَةٌ	جَبُورَةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ
مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ

وزن	مصدر	معنی	باب
فَعْلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ
فُعَلٌ	هُدًى (هُدَيٌ)	راستہ دکھانا	ضَرَبَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا/مانگنا	فَتَحَ
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	موڑنا/لپیٹنا	ضَرَبَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم کردینا	ضَرَبَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ
فَعَلَانٌ	غَلَيَانٌ	جوش مارنا	ضَرَبَ
فَعُولٌ	قَبُولٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فُعُولٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ

وزن	مصدر	معنی	باب
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ
فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	معلوم کرنا	ضَرَبَ
فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فَعِيلَةٌ	قَطِيعَةٌ	رشتہ توڑنا	فَتَحَ
فَعْلُولَةٌ	رَغْبُوتَةٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نَصَرَ
فَعْلٰى	دَعْوٰى	بلانا	نَصَرَ
فِعْلٰى	ذِكْرٰى	یاد کرنا	نَصَرَ
فُعْلٰى	بُشْرٰى	خوشخبری دینا	نَصَرَ
فَعَلُوَّةٌ	جَبَرُوَّةٌ	بہت تکبر کرنا	نَصَرَ

فائدہ بعض مصادر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں، مثلاً:

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	بَاقِيَةٌ	باقی رہنا	مَيْسُورٌ	آسانی کرنا	مَفْتُونٌ	دیوانہ ہونا

مصدرِ ثلاثی مجرد کے ضوابط

مصدرِ ثلاثی مجرد کے یہ تمام اوزان سماعی ہیں، قیاسی نہیں، تاہم ذیل میں بعض ایسے ضوابط بیان کیے گئے ہیں جن سے افعال کے مصادر کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

1 جو فعل حرفہ (پیشہ) اور صنعت پر دلالت کرے اس کا مصدر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: خِیَاطَةٌ "سلائی کا پیشہ"، تِجَارَةٌ "سوداگری کرنا"، کِتَابَةٌ "لکھائی کا کام"، سِفَارَةٌ "سفارت کاری کرنا" وغیرہ۔

2 جو فعل حرکت و اضطراب اور تقلب پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فَعَلَانٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ "گردش کرنا"، خَفَقَانٌ "دل کا دھڑکنا" غَلَیَانٌ "جوش مارنا" طَیَرَانٌ "اڑنا"۔

3 جو فعل صوت اور آواز پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعَالٌ اور فَعِیلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: نُبَاحٌ "کتے کا بھونکنا"، صُرَاخٌ "چیخنا"، ھَدِیرٌ "کبوتر کا غٹرغوں کرنا"، زَئِیرٌ "شیر کی چنگھاڑ"، صَرِیرٌ "قلم چلنے کی آواز"، خَرِیرٌ "پانی بہنے کی آواز"، صَھِیلٌ "گھوڑے کی ہنہناہٹ"، نَعِیقٌ "کوے کی کائیں کائیں"۔

4 جو فعل درد و امراض پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعَالٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: صُدَاعٌ "دردِ سر ہونا"، سُعَالٌ "کھانسنا"، دُوَارٌ "چکر آنا"، زُحَارٌ "تنگی کے ساتھ سانس لینا/شدت کے ساتھ پیٹ کا چلنا"۔

مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کے قواعد

غیر ثلاثی مجرد (ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ) کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں۔ اس کے لیے درج ذیل ضابطے یاد رکھیں:

1 غیر ثلاثی مجرد کے فعل کے شروع میں اگر تائے زائدہ نہ ہو تو اس کا مصدر اس کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کچھ تبدیلی کرنے سے بن جاتا ہے۔ اس طرح کہ اگر ماضی چار حرفی ہے تو صرف اس کے پہلے حرف کو کسرہ دے دیں اور آخری حرف سے پہلے الف بڑھا دیں، جیسے: أَکْرَمَ سے إِکْرَامٌ، زَلْزَلَ سے زِلْزَالٌ.

2 اور اگر پانچ حرفی یا چھ حرفی ہو تو تیسرے حرف کو بھی کسرہ دے دیں، جیسے: اِنْطَلَقَ سے اِنْطِلَاقٌ، اِحْرَنْجَمَ سے اِحْرِنْجَامٌ، اِسْتَغْفَرَ سے اِسْتِغْفَارٌ، اِطْمَئَنَّ سے اِطْمِئْنَانٌ.

اگر اس کے فعل کے شروع میں تائے زائدہ ہو تو اس کی ماضی کے چوتھے حرف کو ضمہ دینے سے مصدر بن جاتا ہے، جیسے: تَكَلَّمَ سے تَكَلُّمٌ، تَسَاقَطَ سے تَسَاقُطٌ، تَزَلْزَلَ سے تَزَلْزُلٌ. جبکہ فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِيلٌ اور فَاعَلَ کا مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَ کا فَعْلَلَةٌ آتا ہے۔

مصدر کی اقسام

1 مصدر میمی: یہ وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم زائدہ آیا ہو اور وہ باب مفاعلہ کا مصدر نہ ہو، جیسے: مَنْصَرٌ، مَعْلَمٌ، مُنْطَلَقٌ وغیرہ۔ یہ نَصْرٌ، عِلْمٌ اور اِنطِلَاقٌ ہی کے معنی میں ہیں۔

مصدر میمی کے اوزان: (1) اگر فعل ثلاثی مجرد مثال واوی ہو اور لام کلمہ صحیح سالم ہو اور مضارع میں فائے کلمہ حذف کیا گیا ہو تو اُس کا مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَعَدَ سے مَوْعِدٌ "وعدہ کرنا" اور وَقَعَ سے مَوْقِعٌ "واقع ہونا"۔

(2) مذکورہ صورت کے علاوہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے مَشْرَبٌ "پینا" اور أَكَلَ سے مَأْكَلٌ "کھانا"۔

کچھ افعال ایسے ہیں جن کا مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہیے لیکن عام قانون کے برخلاف اُن کا مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آیا ہے، جیسے: رَجَعَ سے مَرْجِعٌ "لوٹنا"، بَاتَ سے مَبِيتٌ "رات بسر کرنا"، غَفَرَ سے مَغْفِرَةٌ "بخشنا"۔

2 مصدر مَرَّت: یہ وہ مصدر ہے جو فعل (کام) کی گنتی اور عدد بیان کرے، جیسے: وَقَفْتُ وَقْفَةً "میں ٹھہرا ایک مرتبہ ٹھہرنا۔" وَقْفَتَيْنِ، وَقَفَاتٍ، أَكْرَمْتُهُ، إِكْرَامَةً.

اوزان: یہ ثلاثی مجرد سے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَلَسَ سے جَلْسَةٌ "ایک مرتبہ بیٹھنا" اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر کے آخر میں تائے مدورہ بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: فَرَّحْتُهُ تَفْرِيحَةً "میں نے اسے خوش کیا ایک مرتبہ خوش کرنا۔" اگر ثلاثی مجرد یا غیر ثلاثی مجرد کے مصدر کے آخر میں پہلے سے تائے مدورہ ہو تو پھر مصدر کی صفت لا کر مَرَّت والے معنی بیان کیے جاتے ہیں، مثلاً: هِدَايَةٌ وَاحِدَةٌ "ایک مرتبہ رہنمائی کرنا"، إِقَامَةٌ وَاحِدَةٌ "ایک مرتبہ کھڑا کرنا"۔

3 **مصدر ہیئت:** یہ وہ مصدر ہے جو فعل کی ہیئت، صفت اور نوعیت بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: وَقَفْتُ وِقْفَةً. "میں ایک خاص انداز سے ٹھہرا۔" یہ ثلاثی مجرد سے فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قَتَلَ سے قِتْلَةٌ، جَلَسَ سے جِلْسَةٌ. بشرطیکہ مصدر کے آخر میں پہلے سے ہی تائے مدورہ نہ ہواور اگر مصدر کے آخر میں پہلے سے ہی تائے مدورہ ہو، جیسے: رَحْمَةٌ، هِدَايَةٌ تو اس صورت میں مصدر کی صفت لاکر ہیئت والے معنی بیان کیے جاتے ہیں، جیسے: هِدَايَةٌ حَسَنَةٌ "اچھی رہنمائی"، رَحْمَةٌ وَاسِعَةٌ "وسیع رحمت"۔ اسے مصدر النوع بھی کہتے ہیں۔

1 ثلاثی مجرد کے مصادر کے چند مشہور اوزان لکھیں۔

2 اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر جو مصادر آتے ہیں ان میں سے تین کے نام مع معانی بیان کریں۔

3 مصدر میمی سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

4 مصدر اصلی اور مصدر میمی میں معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟ بیان کریں۔

5 درج ذیل عبارات میں مصدر کی مختلف قسموں کی نشاندہی کریں:

﴿وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ﴾، ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾، ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾، ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا﴾، اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ، يَلْزَمُ عَلَيْنَا الِاعْتِدَالُ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ، تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ، دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ، جَلَسَ حَامِدٌ جِلْسَةَ الْوَلَدِ الْمُؤَدَّبِ.

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ صرفیوں نے افعال اور اسمائے مشتقہ کی مشق کے لیے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ ان میں سے بعض کا ایک ایک ابتدائی صیغہ اور بعض کے چند ایک ابتدائی صیغے لے کر گردان کرتے ہیں، اس گردان کو صرفِ صغیر کہا جاتا ہے۔ گردان مندرجہ ذیل ہے:

صرف صغیر ثلاثی مجرد

نَصَرَ، يَنْصُرُ، نَصْرًا، فَهُوَ نَاصِرٌ، وَ نُصِرَ، يُنْصَرُ نَصْرًا، فَذَاكَ مَنْصُورٌ، لَمْ يَنْصُرْ لَمْ يُنْصَرْ، لَا يَنْصُرُ، لَا يُنْصَرُ، لَنْ يَنْصُرَ، لَنْ يُنْصَرَ، **اَلْأَمْرُ مِنْهُ:** اُنْصُرْ، لِتُنْصَرْ، لِيَنْصُرْ لِيُنْصَرْ، **وَالنَّهْيُ مِنْهُ:** لَا تَنْصُرْ، لَا تُنْصَرْ، لَا يَنْصُرْ لَا يُنْصَرْ، وَالظَّرْفُ مِنْهُ: مَنْصَرٌ **وَالْآلَةُ مِنْهُ:** مِنْصَرٌ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَارٌ، وَ أَفْعَلُ **التَّفْضِيلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ:** أَنْصَرُ **وَالْمُؤَنَّثِ مِنْهُ:** نُصْرَى.

فائدہ مصدر معروف و مجہول شکل و صورت میں ایک جیسا ہوتا ہے، البتہ معنی میں فرق ہوتا ہے۔ مصدر معروف نَصْرًا کے معنی ''مدد کرنا'' اور مصدر مجہول کے معنی ''مدد کیا جانا'' ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ

أَكْرَمَ، يُكْرِمُ، إِكْرَامًا فَهُوَ مُكْرِمٌ، وَ أُكْرِمَ يُكْرَمُ إِكْرَامًا، فَذَاكَ مُكْرَمٌ، لَمْ يُكْرِمْ، لَمْ يُكْرَمْ، لَا يُكْرِمُ، لَا يُكْرَمُ، لَنْ يُكْرِمَ، لَنْ يُكْرَمَ **اَلْأَمْرُ مِنْهُ:** أَكْرِمْ، لِتُكْرَمْ، لِيُكْرِمْ، لِيُكْرَمْ **وَالنَّهْيُ مِنْهُ:** لَا تُكْرِمْ، لَا تُكْرَمْ، لَا يُكْرِمْ، لَا يُكْرَمْ، **وَالظَّرْفُ مِنْهُ:** مُكْرَمٌ.

حروفِ صحیح اور حروفِ علت کے اعتبار سے کلمہ کی جو قسمیں بنتی ہیں انھیں ہفت اقسام کہتے ہیں۔

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہیں ہوتی، پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسمائے معرب اور افعال متصرفہ کی تقسیم کی ہے، چنانچہ جس کُلمے کے حروفِ اصلیہ میں حرف علت ہو، اسے مُعْتَلّ اور جس میں نہ ہو اسے صحیح کہتے ہیں۔

صحیح کی پھر تین قسمیں ہیں: سالم، مہموز، مضاعف۔ تفصیل درج ذیل ہے:

سالم: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرف علت یا ایک جنس کے دو حرف جمع نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ، سَفَرْجَلٌ وغیرہ۔

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

1. **مہموز الفاء:** جس کی فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَمَرَ، إِبِلٌ.
2. **مہموز العین:** جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ.
3. **مہموز اللام:** جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: قَرَأَ، جُزْءٌ.

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ایک جنس کے دو حرف جمع ہو گئے ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

1. **مضاعف ثلاثی:** جس کا عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَدَّ، سَبٌّ، فَرَّ.
2. **مضاعف رباعی:** جس کی فائے کلمہ اور پہلا لام ایک جنس کے ہوں اور عینِ کلمہ اور دوسرا لام بھی ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، عَسْعَسَ، قَلْقَلَةٌ.

معتل: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں حرف علت ہو، اسے معتل کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (1) معتل

بیک حرف ② معتل بدو حروف۔

[1] **معتل بیک حرف**: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ایک حرف علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

① **معتل الفاء**: جس کی فائے کلمہ میں حرف علت ہو، اسے مثال بھی کہتے ہیں،[1] جیسے: وَعَدَ، وَرْدٌ، يَسَرَ.

② **معتل العین**: جس کا عینِ کلمہ حرف علت ہو، اسے اجوف بھی کہتے ہیں،[2] جیسے: قَالَ، بَاعَ، نَوْمٌ، لَيْلٌ.

③ **معتل اللام**: جس کا لامِ کلمہ حرف علت ہو، اسے ناقص بھی کہتے ہیں،[3] جیسے: دَعَا، رَمٰی، دَلْوٌ، ظَبْيٌ.

[2] **معتل بدو حروف**: جس کلمے میں دو حرف علت ہوں اس کو "لفیف" کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

① **لفیف مفروق**: جس میں دو حرف علت علیحدہ علیحدہ ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَحْيٌ.

② **لفیف مقرون**: جس میں دو حرف علت اکٹھے ہوں، جیسے: طَوٰی، يَوْمٌ، حَيِيَ.

ملاحظہ ① حروف علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء۔[4]

② حروف علت جب ساکن ہوں اور اُن سے پہلے حرف کی حرکت اُن کے موافق ہو تو مَدَّہ، اور موافق نہ ہو تو لِین کہلاتے ہیں۔

نوٹ مذکورہ تفصیل کے مطابق تو گیارہ قسمیں بنتی ہیں مگر بعض صرفیوں نے آسانی کے لیے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کرنے کی کوشش کی ہے۔ انھیں ہفت اقسام کہتے ہیں جو اس شعر میں ذکر ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مهموز و اجوف

[1] مثال کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ماضی کی فائے کلمہ تعلیل نہ ہونے میں صحیح کی مثل ہے۔ [2] اجوف جَوْفٌ "درمیان" سے ہے۔ اس کلمے میں حرف علت درمیان میں ہوتا ہے، اس لیے اجوف کہلاتا ہے۔ [3] بعض گردانوں میں اس کے آخری حرف کے حذف ہونے کی وجہ سے نقص واقع ہوتا ہے، اس لیے اسے ناقص کہتے ہیں۔ [4] عربی زبان میں بیماری کو "علت" کہتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں عربی مریض "وای" پکارتا ہے۔ یہ لفظ تین حروف واؤ، الف اور یاء کا مجموعہ ہے، چنانچہ ان کا نام حروفِ علت رکھ دیا گیا۔

تمرینات

1. صحیح اور معتل کی تعریف کیجیے۔
2. حروف علت کتنے ہیں؟ ان کے نام بتائیے۔
3. صحیح کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کا نام اور تعریف ذکر کیجیے۔
4. معتل بیک حرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان کے نام کیا ہیں؟
5. مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
6. درج ذیل جملوں میں ہفت اقسام کے لحاظ سے کلمات کی نشاندہی کریں:

دِينُنَا يَأْمُرُ بِالطَّهَارَةِ وَالنَّظَافَةِ، اِجْتَهَدْتُ فِي دُرُوسِي، نَجَحْتُ فِي امْتِحَانِ الثَّانَوِيَّةِ، يُزَقْزِقُ الْعُصْفُورُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ، يَئِسَ الْكَسُولُ مِنَ النَّجَاحِ، قُوا أَنْفُسَكُمْ نَارًا، قَضَيْنَا أَيَّامَ الْعُطْلَةِ فِي سَوَاتَ، يَعِي الْمُسْتَمِعُ النَّصِيحَةَ، يَسْعَى الْمُجْتَهِدُ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ».

7. خالی جگہیں يَسْتَخْرِجُ (سالم) يَبَرُّ (مضاعف)، لِيَضَعْ (مثال) میں سے مناسب کلمے سے پُر کریں:

مَحْمُودٌ .... الْعَصِيرَ مِنَ الْفَوَاكِهِ، الْوَلَدُ الصَّالِحُ .... وَالِدَيْهِ، .... كُلُّ طَالِبٍ كُتُبَهُ فِي دُرْجِهِ.

سبق:28

تصرفات لفظیہ کا بیان

بعض صورتوں میں کسی کلمے میں حرف علت، ہمزہ یا ایک جنس کے دو حرف ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ثقل اور تلفظ کی گرانی پیدا ہوتی ہے، یا مذکورہ اسباب کے علاوہ دیگر اسباب کی وجہ سے بھی کلمے میں ثقل اور گرانی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس ثقل اور گرانی کو دور کرنے کے آٹھ طریقے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1. **اسکان:** کسی حرف سے حرکت دور کرنے کو "اسکان" کہتے ہیں، خواہ یہ حرکت اس سے پہلے حرف کو منتقل کر دی جائے، جیسے: يَقُوْلُ اصل میں يَقْوُلُ تھا، واؤ کا ضمہ ما قبل قاف کی طرف منتقل کر دیا اور واؤ ساکن ہوگیا۔ یا اس کی حرکت کو بالکل ہی گرا دیا جائے، جیسے يَدْعُوْ اصل میں يَدْعُوُ تھا، واؤ پر ضمہ دشوار تھا، اس لیے اسے ساکن کر دیا۔
2. **تحریک:** دو ساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دینا، جیسے: قُلِ الْحَقَّ جو اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا۔ قُلْ کا لام ساکن تھا اور اَلْحَقَّ کا لام بھی ساکن تھا، لہٰذا قُلْ کے لام کو کسرہ دے دیا۔ اور اَلْحَقَّ کا ہمزہ وصلی تھا اسے تلفظ سے گرا دیا۔
3. **حذف:** کسی کلمے سے حرف علت یا ہمزہ یا حرف صحیح گرا دینا، جیسے: يَعِدُ اصل میں يَوْعِدُ تھا، اس میں واؤ کو گرا دیا۔
4. **زیادت:** اس سے مراد یہ ہے کہ کلمے کے شروع، درمیان یا آخر میں حروف زیادت میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جائے، جیسے: اُنْصُرْ کے شروع میں ہمزہ بڑھا دیا گیا ہے یا دو ہمزوں کے درمیان الف "ا" بڑھا دیا جائے، جیسے: أَأَنْتَ سے آأَنْتَ = أا أَنْتَ) وغیرہ۔
5. **ابدال:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا، جیسے: قَوَلَ سے قَالَ.
6. **ادغام:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حرفوں کو ملا کر مُشدّد پڑھنا "ادغام" کہلاتا ہے، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ، صَعِدْتُ سے صَعِدتُّ.

7| **قلب**: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کرنے کو "قلب" کہتے ہیں، جیسے: أَيِسَ اصل میں يَئِسَ تھا، اس میں ہمزہ کو یاء کی جگہ اور یاء کو ہمزہ کی جگہ منتقل کیا گیا ہے۔

8| **بین بین یا تسہیل**: اس کی دو قسمیں ہیں:

① **بین بین قریب**: ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرف علت کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو، جیسے: مُسْتَهْزِءٌ، اس میں اگر ہمزہ کو ہمزہ کے درمیان اور واؤ کے درمیان پڑھا جائے جو ہمزہ کی حرکت ضمہ کے موافق ہے۔[1]

② **بین بین بعید**: ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان ادا کرنے کو بین بین بعید کہتے ہیں، مثلاً: مُسْتَهْزِءُ کو ہمزہ اور ماقبل "ز" کی حرکت کسرہ کے موافق حرف علت "ي" کے درمیان ادا کرنا۔

فائدہ ہفت اقسام میں سے معتل میں جو تصرف ہو، اسے اِعلال یا تعلیل کہتے ہیں اور جو مہموز میں ہو اسے تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اسے ادغام کہتے ہیں۔

تمرینات

① کلمے میں ثقل پیدا ہونے کی وجوہات اور اس (ثقل) کو دور کرنے کے طریقے بیان کریں۔

② الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

③ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

1. ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم یا مؤخر کرنے کو .... کہتے ہیں۔ (قلب، ادغام، زیادت)
2. دو ساکن حرفوں میں سے ایک کو حرکت دینے کو .... کہتے ہیں۔ (حذف، تحریک، اعلال)
3. کلمے کی ابتدا، وسط یا آخر میں حرف زائد بڑھانے کو .... کہتے ہیں۔ (تخفیف، اعلال، زیادت)

④ مندرجہ ذیل کلمات میں ثقل دور کرنے کے کون سے طریقے استعمال ہوئے ہیں؟

يَسَلُ ...... قُلِ الْحَقَّ ...... صَعِدْتُّ ...... اٰمَنَ ...... قَالَ ...... يَعِدُ.

[1] الف "ا" اور ہمزہ "أ" میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن (بے حرکت) اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے، جیسے: قَالَ، خَافَ، اور ہمزہ متحرک ہوتا ہے اور اگر ساکن ہو تو جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے، جیسے: رَأْسٌ، شَأْنٌ.

مہموز کا بیان

جس کلمے کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو، اسے مہموز کہتے ہیں، جیسے: سَأَلَ، بُؤْسٌ. اس کی تین قسمیں ہیں:

مهموز الفاء: جس کی فائے کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: أَخَذَ، أَمْرٌ.

مهموز العين: جس کے عینِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے: سَأَلَ، سُؤَالٌ.

مهموز اللام: جس کے لامِ کلمہ میں ہمزہ ہو، جیسے قَرَأَ، جُرْأَةٌ.

اس میں جو تصرف ہوتا ہے اسے تخفیف کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

1 تخفیف جوازی 2 تخفیف وجوبی

اگر کلمے میں ایک ہمزہ ہو تو تخفیف کرنا جائز ہوتا ہے۔ اگر دو ہمزہ ہوں تو تخفیف کرنا بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے۔ ہر ایک کے قواعد الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں۔

تخفیفِ جوازی کے قواعد

اس کے چار قاعدے ہیں:

1 **قاعدۂ رَأْسٌ:** اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو اُسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، یعنی فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یاء سے اور ضمہ کے بعد واؤ سے، جیسے: رَاسٌ، بُوسٌ اور ذِيبٌ اصل میں رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ [1] تھے۔

2 **قاعدۂ جُوَنٌ:** ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اسے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: يُوَاخِذُ، جُوَنٌ، مِيَرٌ کہ اصل میں يُؤَاخِذُ جُؤَنٌ، مِئَرٌ [2] تھے۔

[1] رَأْسٌ "سر"، بُؤْسٌ "مشقت، فقر"، ذِئْبٌ "بھیڑیا"۔ [2] جُؤَنٌ (جُؤْنَةٌ کی جمع "چمڑے کی ٹوکری") مِيَرٌ (مِئَرَةٌ کی جمع "بدلہ/عداوت")۔

3| **قاعدۂ مَقْرُوٌّ** : ہمزہ متحرک ہو اور اس کے ماقبل و یای مدّہ زائدہ یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام واجب ہے، جیسے : مَقْرُوٌّ ،خَطِيَّةٌ، أُفَيِّسٌ اصل میں مَقْرُوءٌ، خَطِيئَةٌ اور أُفَيْئِسٌ تھے۔

4| **قاعدۂ یَسَلُ**: جب ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو اُس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے گرا دینا جائز ہے، بشرطیکہ ہمزہ کا ماقبل مدّہ زائدہ ،نونِ انفعال یا یائے تصغیر نہ ہو، جیسے : یَسَلُ ، شَيٌ ، ضَوٌ ، قَدَ اکْرَم اصل میں یَسْئَلُ ، شَيْءٌ، ضَوْءٌ ، قَدْ أَكْرَمَ تھے۔

تخفیف وجوبی کے قواعد

جب ایک کلمے میں دو ہمزے جمع ہو جائیں تو اُن کی تخفیف کے لیے مندرجہ ذیل تین قاعدے ہیں:

5| **قاعدۂ امَنَ**: جب دو ہمزہ قطعی ایک کلمے میں جمع ہو جائیں پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو اسے پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اٰمَنَ ، أُوْمِنَ ، إِيمَانًا اصل میں أَأْمَنَ ، أُؤْمِنَ ، إِءْمَانًا تھے۔

6| **قاعدۂ جَاءٍ**: جب دو متحرک ہمزے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو ''ي '' سے بدلنا واجب ہے، مثلاً: جَاءٍ اصل میں جَاءِءٌ تھا۔ دوسرے ہمزے کو ''یاء'' سے بدل دیا، تعلیل کے بعد جَاءٍ ہو گیا۔[1]

فائدہ أَيِمَّةٌ میں دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔ یہ اصل میں أَئْمِمَةٌ تھا، پہلے میم کی حرکت دوسرے ہمزے کو دے کر میم کا میم میں ادغام کیا گیا، چونکہ دوسرے ہمزے کی حرکت عارضی ہے، اس لیے اسے یاء سے بدلنا جائز ہے، واجب نہیں۔

7| **قاعدۂ أَوَادِمُ** : جب دو متحرک ہمزے کلمے کے شروع میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو ''و '' سے بدلنا ضروری ہے، مثلاً: أَوَادِمُ أُوَمِّلُ اصل میں أَآدِمُ ، أُأَمِّلُ تھے۔[2]

[1] جَاءٍ اصل میں جَايِءٌ تھا۔ قاعدہ قَائِلٌ سے جَاءِءٌ ہوا، پھر دو متحرک ہمزے ایک جگہ جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا مکسور ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جَاءِ يٌ بنا۔ چونکہ یاء پر ضمہ ثقیل تھا، لہٰذا اسے حذف کیا۔ دو ساکن، یاء اور تنوین جمع ہوئے تو یاء کو حذف کر دیا۔ جاءٍ رہ گیا۔ [2] أَوَادِمُ آدَمُ کی جمع ہے ''آدم زاد''۔

مجرد کے ابواب

مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار ابواب سے اور مہموز العین و مہموز اللّام تین تین ابواب سے آتے ہیں۔ مہموز کی گردان عموماً صحیح کی طرح آتی ہے۔

	مصدر	باب	معنی
	مہوز الفاء		
1	اَلْأَمْرُ، اَلْأَكْلُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	حکم دینا، کھانا
2	اَلْأَدْبُ، اَلْأَصْرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	دعوت کا کھانا تیار کرنا، باندھنا/موڑنا
3	اَلْأَمْنُ، اَلْأَجَلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	بے خوف ہونا، پیچھے رہنا/دیر کرنا
4	اَلْأَدَبُ، اَلْأَصَالَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	باادب ہونا، ثابت ہونا/قوی ہونا
	مہموز العین		
1	اَلسُّوَالُ، اَلدَّأْبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مانگنا/سوال کرنا، کوشش کرنا/عادی ہونا
2	اَلرَّأْفَةُ، اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	شفقت کرنا، کمینہ ہونا
3	اَلْبَأْسُ/ اَلْبُؤْسُ، اَلسَّأْمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	محتاج ہونا، اکتانا
	مہموز اللام		
1	اَللَّجْأُ/ اَللُّجُوْءُ، اَلنَّشْأُ/ اَلنَّشْأَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	پناہ لینا، پیدا ہونا/نشوونما پانا
2	اَلصَّدَءُ، اَلظَّمَأُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	زنگ لگ جانا، پیاس لگنا
3	اَلْجُرْأَةُ، اَلطَّرَاءَ ةُ/ اَلطَّرَاءُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	دلیر ہونا، تروتازہ ہونا

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر														
اَلْأَمْرُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	أَمَرَ	يَأْمُرُ	أَمْرًا	آمِرٌ	أُمِرَ	يُؤْمَرُ	أَمْرًا	مَأْمُورٌ	مُرْ	لَا تَأْمُرْ	مَأْمَرٌ	مِئْمَرٌ	آمَرُ
اَلْأَمْنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	أَمِنَ	يَأْمَنُ	أَمْنًا	آمِنٌ	أُمِنَ	يُؤْمَنُ	أَمْنًا	مَأْمُونٌ	اِئْمَنْ	لَا تَأْمَنْ	مَأْمَنٌ	مِئْمَنٌ	آمَنُ
اَلْأَدَبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	أَدُبَ	يَأْدُبُ	أَدَبًا	آدِبٌ	x	x	x	x	أُوْدُبْ	لَا تَأْدُبْ	مَأْدَبٌ	مِئْدَبٌ	آدَبُ
مہموز العین														
اَلسُّؤَالُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سُؤَالًا	سَائِلٌ	سُئِلَ	يُسْئَلُ	سُؤَالًا	مَسْئُولٌ	اِسْئَلْ	لَا تَسْئَلْ	مَسْأَلٌ	مِسْأَلٌ	أَسْئَلُ
اَللُّؤْمُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	لَؤُمَ	يَلْؤُمُ	لُؤْمًا	لَائِمٌ	x	x	x	x	اُلْؤُمْ	لَا تَلْؤُمْ	مَلْؤَمٌ	مِلْئَمٌ	أَلْأَمُ
مہموز اللام														
اَلْقِرَاءَةُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	قِرَاءَةً	قَارِئٌ	قُرِئَ	يُقْرَأُ	قِرَاءَةً	مَقْرُوءٌ	اِقْرَأْ	لَا تَقْرَأْ	مَقْرَأٌ	مِقْرَأٌ	أَقْرَأُ
اَلْجُرْأَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	جَرُؤَ	يَجْرُؤُ	جُرْءَةً	جَارِئٌ	x	x	x	x	أُجْرُؤْ	لَا تَجْرُؤْ	مَجْرَؤٌ	مِجْرَؤٌ	أَجْرَؤُ

ملحوظہ مذکورہ گردانوں کے اسماء و افعال میں قواعد مہموز مندرجہ ذیل طریقے سے جاری ہوں گے:

1 مہموز الفاء کی ماضی کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے، لیکن مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَأْسٌ، مضارع مجہول میں بُؤْسٌ اور اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جاری کرنا جائز اور مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں قاعدہ اٰمَنَ جبکہ امر حاضر معروف کے صیغوں میں قاعدہ أُومِنَ و إِيمَانًا لاگو کرنا ضروری ہے۔

أَكَلَ، أَخَذَ اور أَمَرَ سے امر أُؤْكُلْ، أُؤْخُذْ اور أُؤْمُرْ آنا چاہیے تھا مگر دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کر دیے جاتے ہیں، گردانیں مندرجہ ذیل ہے:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
كُلْ	كُلَا	كُلُوا	كُلِي	كُلَا	كُلْنَ
خُذْ	خُذَا	خُذُوا	خُذِي	خُذَا	خُذْنَ
مُرْ	مُرَا	مُرُوا	مُرِي	مُرَا	مُرْنَ

2 مہموز العین کے مضارع، اسم مفعول اور امر حاضر میں قاعدۂ يَسَلُ جاری ہوسکتا ہے اور امر میں اس قاعدے کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جاتا ہے، جیسے: سَئَلَ يَسْئَلُ سے سَلْ. اس لیے اس کا صیغہ امر دو طرح سے آتا ہے: سَلْ، اِسْئَلْ. گردان درج ذیل ہے:

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر	سَلْ	سَلَا	سَلُوا	سَلِي	سَلَا	سَلْنَ
//	اِسْئَلْ	اِسْئَلَا	اِسْئَلُوا	اِسْئَلِي	اِسْئَلَا	اِسْئَلْنَ

3 مہموز اللام کی گردانیں بھی صحیح کی مثل ہوتی ہیں اور ان کے اسم مفعول میں قاعدۂ مَقْرُوٌّ جاری کرنا جائز ہے۔

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
مہموز الفاء			
1	اَلْإِيمَانُ، اَلْإِينَاسُ	الإفعال	ایمان لانا، مانوس کرنا
2	اَلتَّأْدِيبُ، اَلتَّأْمِينُ	التفعيل	ادب سکھانا، آمین کہنا
3	اَلْمُؤَاخَذَةُ، اَلْمُؤَالَفَةُ	المفاعلة	مؤاخذہ کرنا/گرفت کرنا، باہم انس و محبت سے رہنا
4	اَلتَّأَدُّبُ، التَّأَهُّلُ	التفعّل	ادب سیکھنا/ادب کرنا، شادی شدہ ہونا
5	اَلتَّأنُسُ، التَّأمُرُ	التفاعل	باہم مانوس ہونا، باہم مشورہ کرنا
6	اَلْاِئْتِمَارُ، اَلْاِئْتِمَانُ	الافتعال	حکم ماننا، امین بنانا/امین سمجھنا
7	اَلِاسْتِئْذَانُ، اَلِاسْتِئْنَافُ	الاستفعال	اجازت چاہنا، از سرنو کرنا
مہموز العین			
1	اَلْمُسَاءَلَةُ	المفاعلة	باہم سوال کرنا
2	اَلتَّفَاؤُلُ	التفاعل	فال لینا
مہموز اللام			
1	اَلْإِبْرَاءُ	الإفعال	بری کرنا
2	اَلتَّبْرِئَةُ	التفعيل	بری کرنا

مہموز ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيمَانُ	إفعال	اٰمَنَ	يُؤْمِنُ	إِيمَانًا	مُؤْمِنٌ	أُومِنَ	يُؤْمَنُ	إِيمَانًا	مُؤْمَنٌ	اٰمِنْ	لَا تُؤْمِنْ	مُؤْمَنٌ
اَلتَّبْرِئَةُ	تفعيل	بَرَّأَ	يُبَرِّئُ	تَبْرِئَةً	مُبَرِّئٌ	بُرِّئَ	يُبَرَّأُ	تَبْرِئَةً	مُبَرَّأٌ	بَرِّئْ	لَا تُبَرِّئْ	مُبَرَّأٌ
اَلْمُؤَاخَذَةُ	مفاعلة	اٰخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخِذٌ	أُوخِذَ	يُؤَاخَذُ	مُؤَاخَذَةً	مُؤَاخَذٌ	اٰخِذْ	لَاتُؤَاخِذْ	مُؤَاخَذٌ
اَلِائْتِمَارُ	افتعال	اِئْتَمَرَ	يَأْتَمِرُ	اِئْتِمَارًا	مُؤْتَمِرٌ	أُوْتُمِرَ	يُؤْتَمَرُ	اِئْتِمَارًا	مُؤْتَمَرٌ	اِئْتَمِرْ	لَا تَأْتَمِرْ	مُؤْتَمَرٌ
اَلِاسْتِئْذَانُ	استفعال	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذِنٌ	أُسْتُئْذِنَ	يُسْتَأْذَنُ	اِسْتِئْذَانًا	مُسْتَأْذَنٌ	اِسْتَأْذِنْ	لَا تَسْتَأْذِنْ	مُسْتَأْذَنٌ

مہموز کے ابواب مزید فیہ میں سے صرف افعال، افتعال اور استفعال میں تخفیف کے قواعد جاری ہوتے ہیں، اس طرح کہ باب افعال کی ماضی، امر اور مصدر میں وجوباً اور اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں ہمزہ کے قواعد جوازاً جاری ہوتے ہیں، اسی طرح باب افتعال اور استفعال کے تمام مشتقات میں بھی ہمزہ کے قواعد جوازاً لگتے ہیں۔ ان تین ابواب کے علاوہ دیگر ابواب کی گردانیں صحیح کی مثل ہی ہوتی ہیں۔

تمرینات

1. یَأْمَنُ، مِئْمَنٌ اور آمَنُ (اسم تفضیل) میں مہموز کے کون سے قاعدے جاری ہوئے ہیں؟
2. مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریقہ ہے؟
3. مزید فیہ کے کون سے ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوتی؟
4. باب افعال کے کن کن صیغوں میں تخفیف جوازًا اور وجوبًا ہوتی ہے؟
5. یُکْرِمُ اصل میں کیا تھا اور تخفیف کس طرح ہوئی؟
6. أَوَبَ سے باب تَفَعُّلٌ کا مضارع وامر اور قَرَأَ سے باب اِسْتِفْعَالٌ کے نفی جحد بَلَمْ کی گردان کریں۔
7. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل امر اِئْذَنْ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

یَا إِبْرَاهِیمُ .... لِخَالِدٍ بِالدُّخُولِ، یَا سَیِّدَتِي .... لِي بِشُرْبِ الْمَاءِ، یَا إِخْوَانِي .... لِلْجِیرَانِ بِأَخْذِ الْمَاءِ.

8. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

لَا یُؤْذَنُ ...... قُرِئَ ...... سَنُقْرِأُ ...... تُؤْثِرُونَ ...... اَلْمُؤْتَفِکَتُ ...... خُذُوا
اَلسَّائِلُ ...... مَأْمُونٌ ...... یُؤْفَکُونَ ...... أَمِنْتُمْ ...... تُؤْمِنُونَ ...... یُبْدِئُ.

مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ اسے مضاعف کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: ① مضاعف ثلاثی جس کا عینِ کلمہ اور لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے :مَدَّ. ② مضاعف رباعی جس کی فائے کلمہ اور پہلا لامِ کلمہ ایک جنس کے ہوں اور عینِ کلمہ اور دوسرا لامِ کلمہ بھی ایک جنس کے ہوں، جیسے: زَلْزَلَ، حَصْحَصَ.

مضاعف کے تغیرات

مضاعف میں تکرارِ حروف سے پیدا ہونے والے ثقل کو دور کرنے کے تین طریقے ہیں:

1 **ابدال:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے بدل دینا، ابدال کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

① **ابدال سماعی:** ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا کسی خاص قاعدے کے تحت نہ ہو بلکہ صرف عربوں سے سنا گیا ہو، جیسے: تَظَنَّیْتُ اصل میں تَظَنَّنْتُ تھا۔

② **ابدال قیاسی:** دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اوران کا ماقبل مکسور ہو تو پہلے حرف کو "ي" سے بدل دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو، جیسے: دِیوَانٌ، دِینَارٌ، قِیرَاطٌ اصل میں دِوْوَانٌ، دِنْنَارٌ اور قِرْرَاطٌ تھے۔

2 **حذف:** دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرا دینا، حذف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

① **حذف سماعی:** جس کے حذف کا کوئی قاعدہ نہ ہو بلکہ عربوں سے سنا گیا ہو، مثلاً: مَسْتُ، ظَلْتُمْ اصل میں مَسِسْتُ اور ظَلِلْتُمْ تھے۔

② **حذف قیاسی:** باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مضارع معروف میں جب دو "ت" اکٹھی ہو جائیں تو ایک کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں، مثلاً: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔ ﴿تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ﴾ اصل میں تَتَظَاهَرُونَ تھا۔

3 **ادغام:** دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف کو ملا کر پڑھنا، ادغام کہلاتا ہے، مثلاً: مَدَّ، عَبَدْتُّ. جس حرف کا ادغام کیا جائے اسے مُدغم اور جس میں ادغام کیا جائے اسے مدغم فیہ کہتے ہیں، جیسے: مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا، اس میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ہم جنس ہوں تو لکھنے میں ایک اور پڑھنے میں دونوں آتے ہیں ورنہ لکھنے میں دونوں اور پڑھنے میں ایک مشدد آتا ہے، جیسے: مَدَّ، صَعِدْتُّ.

ادغام کی تین صورتیں ہیں ① واجب ② جائز ③ ممتنع

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

واجب صورت

1 **قاعدۂ یَمُدُّ:** جب ایک جنس کے دو متحرک حرف ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور ان کا ماقبل صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔

2 **قاعدۂ مَدَّ:** اگر ماقبل حرف متحرک ہو یا مَدّہ زائدہ ہو تو پہلے حرف کی حرکت حذف کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے، جیسے: مَدَّ، مَادٌّ اور حَاجَّ اصل میں مَدَدَ، مَادِدٌ اور حَاجَجَ تھے۔

3 **قاعدۂ مَدٌّ:** جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہو جائیں، پہلا ساکن اور دوسرا حرکت لازمی کے ساتھ متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں وجوباً ادغام کر دیا جاتا ہے، مثلاً: مَدٌّ اور صَرَّفَ اصل میں مَدْدٌ اور صَرْرَفَ تھے۔ اگر دونوں حروف ہم مخرج یا قریب المخرج ہوں تو دوسرے حرف کو پہلے کی جنس سے بدل دیا جاتا ہے، پھر وجوبی طور پر ادغام کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ باب افتعال ہو، مثلاً: اِدَّعٰى اصل میں اِدْتَعٰى تھا۔

جائز صورت

4 **قاعدہ:** جب دو ہم جنس متحرک حروف دو کلموں میں جمع ہوں اور ان کا ماقبل صحیح متحرک یا مدہ یا لین ہو تو پہلے

کو دوسرے میں ادغام کرنا جائز ہے، جیسے فَعَلْ لَّبِيدٌ، قَامْ مَّحْمُودٌ، عَيْنْ نَّصْرٍ.

5 | قاعدۂ لَمْ يَمُدَّ: جب دو ہم جنس حروف میں سے پہلا متحرک اور دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو، یعنی حرف جازم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہو تو ادغام اور عدم ادغام دونوں جائز ہیں۔ ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو فتحہ کسرہ اور ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے لیے ضمہ دینا بھی جائز ہے، مثلاً: لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، اور عدم ادغام کی حالت میں لَمْ يَمْدُدْ کہا جائے گا۔

ممتنع صورت: ادغام ممتنع ہونے کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

1. جب ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں، پہلا متحرک اور دوسرا لازمی سکون کے ساتھ ساکن ہو، جیسے: مَدَدْنَ.
2. دونوں ہم جنس حروف کلمے کی ابتدا میں آئیں، جیسے: بَبْرٌ ''ببر شیر''، تَتَدَحْرَجُ.
3. دونوں حروف متحرک ہوں لیکن دوسرے حرف کی حرکت لازمی نہ ہو بلکہ عارضی ہو، جیسے: اُذْبُبِ الْكَلْبَ.
4. دونوں متحرک حروف کا اجتماع دو کلموں میں ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، جیسے: صِدْقُ قَائِلٍ.
5. دونوں ہم جنس حروف ہمزہ ہوں، جیسے: قَرَأَ أَبُوكَ.

شرائط ادغام: ایک حرف کو دوسرے حرف میں مدغم کرنے کے لیے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

1. اعلال کے قاعدے سے تعارض نہ ہو، یعنی جس کلمے میں اعلال اور ادغام دونوں کا قاعدہ جاری ہو سکتا ہو، اس میں اعلال کو ترجیح دیں گے، جیسے: اِرْعَوٰى اصل میں اِرْعَوَوَ تھا، اس میں اعلال کو ادغام پر مقدم کیا۔
2. اسم متحرک العین نہ ہو جس میں ادغام کرنے سے التباس آئے، مثلاً: سَبَبٌ ، سُرُرٌ. اگر اس میں ادغام کریں گے تو سَبٌّ ہو جائے گا اور سَبٌّ ''گالی دینا'' کے ساتھ التباس ہو گا، سُرُرٌ، سَرِيرٌ ''تخت'' کی جمع ہے۔ اگر اس میں ادغام کریں گے تو سُرٌّ (أَسَرُّ اور سَرَّاءُ کی جمع) سے التباس لازم آئے گا۔
3. دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف ہمزہ یا الف کے بدل میں نہ ہو، مثلاً: إِيوَاءٌ سے أُووِيَ، اس میں پہلا واؤ ہمزے کے بدل میں ہے اور مُقَاوَلَةٌ سے قُووِلَ، اس میں پہلا واؤ الف کے بدل میں ہے۔
4. دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا مشدد (مدغم فیہ) نہ ہو، جیسے: حَبَّبَ.
5. پہلا حرف متحرک اور دوسرا حرف الحاق کے لیے نہ ہو، جیسے: جَلْبَبَ.

6 پہلا حرف مدّہ نہ ہو، جیسے: ﴿قَالُوْا وَمَا لَنَآ﴾

7 ادغام سے التباس کا اندیشہ نہ ہو، جیسے: قُووِلَ (باب مفاعلہ)۔ اگر اس میں ادغام کیا جائے تو قُوِّلَ باب تفعیل سے التباس ہو جائے گا۔

گردان فعل ماضی ومضارع معروف ومجہول

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تعلیل
مَدَّ	مُدَّ	يَمُدُّ	يُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ ایک جنس کے دو حرف متحرک جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا۔ يَمُدُّ اصل میں يَمْدُدُ تھا، دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کیا۔
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ	
مَدُّوا	مُدُّوا	يَمُدُّونَ	يُمَدُّونَ	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ	مَدَدْنَ، مُدِدْنَ، يَمْدُدْنَ اور يُمْدَدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے۔ اسی طرح باقی صیغوں میں بھی ادغام ممتنع ہے۔
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّونَ	تُمَدُّونَ	
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّينَ	تُمَدِّينَ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	أَمُدُّ	أُمَدُّ	

مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	

مضاعف کی دیگر گردانیں

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی
لَنْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدُّ لَمْ يَمْدُدْ	لَيَمُدَّنَّ	لَيَمُدَّنْ	مُدُّ اُمْدُدْ	لَا تَمُدُّ لَا تَمْدُدْ
لَنْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَيَمُدَّانِّ	x	مُدَّا	لَاتَمُدَّا
لَنْ يَمُدُّوا	لَمْ يَمُدُّوا	لَيَمُدُّنَّ	لَيَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَاتَمُدُّوا
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّي	لَاتَمُدِّي
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	مُدَّا	لَا تَمُدَّا
لَنْ يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	لَيَمْدُدْنَانِّ	x	اُمْدُدْنَ	لَاتَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِيَمُدُّ لِيَمْدُدْ	لَايَمُدُّ لَايَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	لِيَمُدَّا	لَايَمُدَّا
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِيَمُدُّوا	لَايَمُدُّوا
لَنْ تَمُدِّي	لَمْ تَمُدِّي	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدُّ لِتَمْدُدْ	لَاتَمُدُّ لَاتَمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	x	لِتَمُدَّا	لَاتَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	x	لِيَمْدُدْنَ	لَايَمْدُدْنَ
لَنْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدُّ لَمْ أَمْدُدْ	لَأَمُدَّنَّ	لَأَمُدَّنْ	لِأَمُدُّ لِأَمْدُدْ	لَاأَمُدُّ لَاأَمْدُدْ
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدُّ لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدُّ لِنَمْدُدْ	لَانَمُدُّ لَانَمْدُدْ

ملحوظہ لَمْ يَمُدَّ اصل میں لَمْ يَمْدُدْ تھا۔ فَكِّ ادغام (ادغام ٹوٹنے) سے لَمْ يَمْدُدْ پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں ماقبل کی حرکت نقل کرنے کے بعد اسے لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لم يَمُدُّ پڑھ سکتے ہیں۔

گردان اسم فاعل واسم مفعول

صیغہ	اسم فاعل	اسم مفعول	تغیر
واحد مذکر	مَادٌّ	مَمْدُودٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا، مَادٌّ ہوا۔
تثنیہ مذکر	مَادَّانِ	مَمْدُودَانِ	
جمع مذکر	مَادُّونَ	مَمْدُودُونَ	
واحد مؤنث	مَادَّةٌ	مَمْدُودَةٌ	
تثنیہ مؤنث	مَادَّتَانِ	مَمْدُودَتَانِ	
جمع مؤنث	مَادَّاتٌ	مَمْدُودَاتٌ	

تنبیہ مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ پہلا الف مدہ اور دوسرا ساکن دالِ مدغم۔ اس طرح دو ساکنوں کا ایک کلمے میں جمع ہونا جائز ہے، اس کو "اجتماع ساکنین علی حدّہ" کہتے ہیں۔ اگر پہلا ساکن مدّہ نہ ہو یا دوسرا مدغم نہ ہو یا دو ساکنوں کا اجتماع ایک کلمے میں نہ ہو تو اجتماع ناجائز ہوتا ہے اور اس کو "اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ" کہتے ہیں، مثلاً: خَفْنَ، قُلِ الْحَقَّ. خَفْنَ اصل میں اِخْوَفْنَ تھا۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر الف سے بدل دیا، اب اجتماع ساکنین علی غیر حدّہٖ ہوا کیونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں، اس لیے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا جائز نہیں، چنانچہ ایک ساکن "الف" کو گرا دیا۔ اور قُلْ الْحَقَّ میں پہلے ساکن کو کسرہ دے دیا۔

مضاعف کے ابواب

	مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب		
	مصدر	باب	معنی
1	اَلْجَنُّ، اَلْمَدُّ	نَصَرَ يَنْصُرُ	ڈھانپنا، کھینچنا

2	اَلْعِزُّ/ اَلْعِزَّةُ، اَلْفِرَارُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	صاحب عزت ہونا/طاقتور ہونا، بھاگنا
3	اَلْمَسُّ، اَلْعَضُّ	سَمِعَ يَسْمَعُ	چھونا، دانتوں سے کاٹنا/مضبوطی سے تھامنا

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب			
	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِمْدَادُ، اَلْإِكْبَابُ	الإفعال	مدد دینا، اوندھا ہونا/متوجہ ہونا
2	اَلِاسْتِمْدَادُ، اَلِاسْتِمْرَارُ	الاستفعال	مدد چاہنا، جاری رہنا
3	اَلِامْتِدَادُ، اَلِاجْتِرَارُ	الافتعال	دراز ہونا، کھینچنا
4	اَلِانْسِدَادُ، اَلِانْحِلَالُ	الانفعال	بند ہونا، کھلنا
5	اَلْمُمَاسَّةُ، اَلْمُكَادَّةُ	المفاعلة	ملنا، مقابلہ کرنا/غالب آنا
6	اَلتَّمَاسُّ، اَلتَّمَادُّ	التفاعل	باہم ملنا، کھینچا تانی کرنا
7	اَلتَّقْرِيرُ، اَلتَّعْزِيزُ	التفعيل	ثابت کرنا، مستحکم کرنا
8	اَلتَّقَرُّرُ، اَلتَّلَذُّذُ	التفعّل	ثابت ہونا، لذت پانا
مضاعف رباعی			
1	اَلزَّلْزَلَةُ	الفعللة	ہلانا
2	اَلتَّمَضْمُضُ	التفعلل	کلی کرنا

مضاعف ثلاثی قلت کے ساتھ باب کَرُمَ يَكْرُمُ سے بھی آتا ہے، جیسے: حَبَّ يَحُبُّ اور لَبَّ يَلُبُّ.

مضاعف ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
نَصَرَ يَنْصُرُ	مَدَّ	يَمُدُّ	مَدًّا	مَادٌّ	مُدَّ	يُمَدُّ	مَدًّا	مَمْدُودٌ	مُدَّ، اُمْدُدْ	لَا تَمُدَّ، لَا تَمْدُدْ	مَمَدٌّ	مِمَدٌّ	أَمَدُّ
ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَرَّ	يَفِرُّ	فِرَارًا	فَارٌّ	فُرَّ	يُفَرُّ	فِرَارًا	مَفْرُورٌ	فِرَّ، اِفْرِرْ	لَا تَفِرَّ، تَفْرِرْ	مَفَرٌّ	مِفَرٌّ	أَفَرُّ
سَمِعَ يَسْمَعُ	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسًّا	مَاسٌّ	مُسَّ	يُمَسُّ	مَسًّا	مَمْسُوسٌ	مَسَّ/ اِمْسَسْ	لَا تَمَسَّ/ لَا تَمْسَسْ	مَمَسٌّ	مِمَسٌّ	أَمَسُّ
كَرُمَ يَكْرُمُ	حَبَّ	يَحُبُّ	حُبًّا	حَابٌّ	x	x	x	x	حُبَّ/ اُحْبُبْ	لَا تَحُبَّ/ لَا تَحْبُبْ	مَحَبٌّ	مِحَبٌّ	أَحَبُّ

مضاعف کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ کی صرف صغیر

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
إفعال	أَمَدَّ	يُمِدُّ	إِمْدَادًا	مُمِدٌّ	أُمِدَّ	يُمَدُّ	إِمْدَادًا	مُمَدٌّ	أَمِدَّ، أَمْدِدْ	لَا تُمِدَّ، لَا تُمْدِدْ	مُمَدٌّ
تفعیل	قَرَّرَ	يُقَرِّرُ	تَقْرِيرًا	مُقَرِّرٌ	قُرِّرَ	يُقَرَّرُ	تَقْرِيرًا	مُقَرَّرٌ	قَرِّرْ	لَا تُقَرِّرْ	مُقَرَّرٌ
مفاعلة	مَاسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مُوسَّ	يُمَاسُّ	مُمَاسَّةً	مُمَاسٌّ	مَاسِّ، مَاسِسْ	لَا تُمَاسِّ، لَا تُمَاسِسْ	مُمَاسٌّ
تفعّل	تَقَرَّرَ	يَتَقَرَّرُ	تَقَرُّرًا	مُتَقَرِّرٌ	x	x	x	x	تَقَرَّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ	مُقَرَّرٌ

تفاعل	تَمَاسَّ	يَتَمَاسُّ	تَمَاسًّا	مُتَمَاسٌّ	تُمُوسَّ	يُتَمَاسُّ	تَمَاسًّا	مُتَمَاسٌّ	تَمَاسَّ / تَمَاسَسْ	لَا تَتَمَاسَّ / لَا تَتَمَاسَسْ	مُتَمَاسٌّ
افتعال	اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتِدَادًا	مُمْتَدٌّ	اُمْتُدَّ	يُمْتَدُّ	اِمْتِدَادًا	مُمْتَدٌّ	اِمْتَدَّ، اِمْتَدِدْ	لَا تَمْتَدَّ، لَا تَمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ
انفعال	اِنْسَدَّ	يَنْسَدُّ	اِنْسِدَادًا	مُنْسَدٌّ	x	x	x	x	اِنْسَدَّ، اِنْسَدِدْ	لَا تَنْسَدَّ، لَا تَنْسَدِدْ	مُنْسَدٌّ
استفعال	اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمِدٌّ	اُسْتُمِدَّ	يُسْتَمَدُّ	اِسْتِمْدَادًا	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتَمِدَّ، اِسْتَمْدِدْ	لَا تَسْتَمِدَّ، لَا تَسْتَمْدِدْ	مُسْتَمَدٌّ

مضاعف رباعی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلزَّلْزَلَةُ	فَعْلَلَةٌ	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزِلٌ	زُلْزِلَ	يُزَلْزَلُ	زَلْزَلَةً	مُزَلْزَلٌ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ	مُزَلْزَلٌ
اَلتَّزَلْزُلُ	تَفَعْلُلٌ	تَزَلْزَلَ	يَتَزَلْزَلُ	تَزَلْزُلًا	مُتَزَلْزِلٌ	تُزُلْزِلَ	يُتَزَلْزَلُ	تَزَلْزُلًا	مُتَزَلْزَلٌ	تَزَلْزَلْ	لَا تَتَزَلْزَلْ	مُتَزَلْزَلٌ

باب افتعال کی تاء اور فائے کلمہ کے احکام

1 جب باب افتعال کی فائے کلمہ ''و'' ''یا'' ''ي'' اصلی ہو تو اُسے ''تاء'' سے بدل کر افتعال کی ''تاء'' میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِتَّعَدَ، اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ جو اصل میں اِوْتَعَدَ، اِوْتَصَلَ، اِیتَسَرَ تھے، اگر وہ ''و'' ''یا'' ''ي'' ہمزہ کے بدل میں ہو تو اس کا تاء سے بدلنا درست نہ ہوگا، جیسے: اِیتَزَرَ جو دراصل اِئْتَزَرَ تھا، اس ''یاء'' کو ''تاء'' سے بدلنا درست نہیں کیونکہ ''یاء'' ہمزہ کے بدل میں ہے۔ البتہ اِتَّکَلَ جو دراصل اِیتَکَلَ تھا، اِس قانون سے مستثنیٰ ہے۔

2 جب باب افتعال کی فائے کلمہ ''ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو ''ط'' سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اِصْطِلَاحٌ، اِضْطِرَابٌ، اِطِّلَاعٌ، اِظْطِلَامٌ اصل میں اِصْتِلَاحٌ، اِضْتِرَابٌ، اِطْتِلَاعٌ، اِظْتِلَامٌ تھے۔

پھر اس کی دو صورتیں ہیں: 1 وجوبی 2 جوازی

1 وجوبی: اگر باب افتعال کی فائے کلمہ ط ہو تو تائے افتعال کو ط سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: اِطَّلَبَ. اصل میں اِطْتَلَبَ تھا۔

2 جوازی: اگر فائے کلمہ ظ ہو تو ط کو ظ سے یا ظ کو ط سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، جیسے: اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ، اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ تینوں درست ہیں۔

اگر فائے کلمہ ص یا ض ہو تو تائے افتعال کو ط سے بدل کر بغیر ادغام کے پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے: اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِصْتَبَرَ اور اِضْتَرَبَ تھے اور یہ بھی جائز ہے کہ ط کو ص اور ض سے بدل کر

ادغام کیا جائے، جیسے: اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ.

3 جب باب افتعال کی فائے کلمہ ''د، ذ، ز'' میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال کو د سے بدلنا واجب ہے، جیسے: اِدَّعٰی، اِذْدَکَرَ، اِزْدَجَرَ اصل میں اِدْتَعٰی، اِذْتَکَرَ اور اِزْتَجَرَ تھے۔

پھر اس کی دو صورتیں ہیں: 1 وجوبی 2 جوازی

1 **وجوبی:** اگر فائے کلمہ ''د'' ہو تو تائے افتعال کو ''د'' سے بدل کر ''د'' کا ''د'' میں وجوباً ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: اِدْتَفَعَ سے اِدَّفَعَ.

2 **جوازی:** اگر فائے کلمہ ''ذ'' ہو تو تائے افتعال کو ''د'' سے بدلنے کے بعد ''د'' کو ''ذ'' سے یا ''ذ'' کو ''د'' سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے، جیسے: اِذْدَکَرَ اور اِدَّکَرَ.

اگر فائے کلمہ ''ز'' ہو تو تائے افتعال کو ''د'' سے بدلنے کے بعد ''د'' کو ''ز'' سے بدل کر ''ز'' میں ادغام کرنا جائز ہے، جیسے: اِزْدَجَرَ سے اِزَّجَرَ.

نوٹ افتعال کی فاء کی جگہ آنے والے حروف ث، ذ اور ظ کو بالترتیب ت، د اور ط سے بدل کر بھی ادغام کیا جاتا ہے، جیسے: اِثْتَأَرَ سے اِتَّأَرَ، اِذْدَکَرَ سے اِدَّکَرَ اور اِظْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ.

4 اگر باب افتعال کے عینِ کلمہ کی جگہ درج ذیل بارہ حروف: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی ایک آجائے تو تائے افتعال کو عینِ کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے۔ اور ادغام ہونے کے بعد ماضی، امر اور مصدر کی فائے کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: خَصَّمَ، قَتَّلَ، هَدّٰی اصل میں اِخْتَصَمَ، اِقْتَتَلَ اور اِهْتَدٰی تھے۔

قاعدۂ تائے تفعُّل وتفاعُل: جب باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کی فائے کلمہ مذکورہ بارہ حروف میں سے کوئی ایک ہو تو تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کو فائے کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے، اس صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل لگایا جاتا ہے، مثلاً: اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا دراصل تَطَهَّرَ، یَتَطَهَّرُ، تَطَهُّرًا تھے اور اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا دراصل تَثَاقَلَ، یَتَثَاقَلُ، تَثَاقُلًا تھے۔

تمرینات

1. مضاعف کسے کہتے ہیں؟
2. مضاعف میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟ ان کی وضاحت کیجیے۔
3. لَمْ یَمُدَّ اصل میں کیا تھا اور اس کی مختلف حالتیں پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟
4. مَدَّ میں ادغام واجب ہے اور مَدَدْنَ میں ممتنع، وجہ بتائیں۔
5. شَرَرٌ ''انگارے، چنگاریاں'' اور دَرَرٌ ''راستہ/طرز'' میں ادغام جائز نہیں، وجہ بیان کریں۔
6. باب افتعال کی فائے کلمہ کے احکام بیان کریں۔
7. تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا کب جائز ہے؟
8. تفعل اور تفاعل کی تاء کو فائے کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا کب جائز ہے؟
9. مندرجہ ذیل آیات میں مضاعف کے صیغوں کی تحلیل کیجیے:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ ، ﴿الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ ، ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ ، ﴿وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ ، ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾

10. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع یُحِبُّ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

اَلْمُعَلِّمُ .... الْوَلَدَ الْمُؤَدَّبَ، اَلْمُعَلِّمَةُ .... الْبِنْتَ الْمُهَذَّبَةَ، أَنَا .... اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ، أَنْتُمْ .... الْأَدَبَ الْإِسْلَامِيَّ.

11. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

شَفَعْنَا ...... يَفِرُّ ...... تَبَّتْ ...... مُرُّوا ...... لَا تَحَاضُّونَ ...... يُحِبُّونَ ...... مَفَرٌّ
لَا تَمْنُنْ ...... مَذْمُومٌ ...... يُضِلُّوا ...... اِزَّيَّنَتْ ...... اِثَّاقَلْتُمْ ...... مُسْتَقَرٌّ.

مثال کا بیان

هُوَ مَا كَانَتْ فَاؤُهُ حَرْفَ عِلَّةٍ. ’’جس کلمے میں فاء کی جگہ حرفِ علت (واوٗ ،یاء) ہو اسے مثال کہتے ہیں۔‘‘ ،جیسے: وَعَدَ، يَسَرَ، وَرْدٌ، يُمْنٌ. اگر واوٗ ہو تو اسے مثال واوی اور یاء ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

مثال کے قواعد

اس کے قواعد درج ذیل ہیں:

1 **قاعدۂ يَعِدُ:** جو واوٗ ساکن، علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتا ہے، مثلاً: يَعِدُ، يَرِثُ، يَجِدُ اصل میں يَوْعِدُ، يَوْرِثُ، يَوْجِدُ تھے۔

2 **قاعدۂ يَهَبُ:** جو واوٗ ساکن ،علامت مضارع مفتوحہ اور فتحۂ عین کے درمیان واقع ہو اور اس کے مضارع کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے: يَهَبُ، يَضَعُ اصل میں يَوْهَبُ، يَوْضَعُ تھے۔

3 **قاعدۂ عِدَةٌ:** مثال واوی کے فعل مضارع سے جو واوٗ قاعدۂ يَعِدُ یا قاعدۂ يَهَبُ کے تحت حذف ہو چکا ہو تو اس کے مصدر سے بھی واوٗ کو حذف کرنا جائز ہے، اس صورت میں اس کے عوض آخر میں ’’ة‘‘ بڑھا دی جاتی ہے اور عینِ کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے: وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا اور عِدَةً. وَزَنَ، يَزِنُ، وَزْنًا اور زِنَةً. وَهَبَ، يَهَبُ، وَهْبًا، اور هِبَةً، وَصَفَ، يَصِفُ وَصْفًا اور صِفَةً.

4 **قاعدۂ مِيزَانٌ:** جو واوٗ ساکن ،غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو وہ ’’ي‘‘ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ باب افتعال کے فائے کلمہ کی جگہ نہ ہو، جیسے: مِيزَانٌ، اِيجَلْ اصل میں مِوْزَانٌ (صیغۂ اسم آلہ)، اِوْجَلْ (صیغہ امر) تھے۔

5 **قاعدۂ مُوقِنٌ:** جو ’’ي‘‘ ساکن ،غیر مدغم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ ہو تو وہ ’’و‘‘ سے بدل جاتی ہے،

بشرطیکہ باب افتعال کی فائے کلمہ کی جگہ نہ ہو، جیسے: مُوْقِنٌ ، یُوْسِرُ اصل میں مُیْقِنٌ ، یُیْسِرُ تھے۔

تنبیہ جوصفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو یا أَفْعَلُ و فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عینِ کلمہ "ي" ہوتو اس (یاء) سے پہلے آنے والے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: حِیکیٰ (جیسے: اِمْرَأَةٌ حِیکیٰ نازونخرہ سے چلنے والی عورت) اصل میں حُیْکیٰ تھا اور بِیْضٌ (جمع أَبْیَضُ وَبَیْضَاءُ) اصل میں بُیْضٌ تھا۔

|6| **قاعدۂ اِتَّقَدَ:** جو"و" یا "ي" اصلی بابِ افتعال کی فائے کلمہ میں واقع ہو اسے "ت" سے وجوبًا بدل دیا جاتا ہے، پھر اِس "ت" کو تائے افتعال میں مُدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَقَدَ، اِیْتَسَرَ تھے۔

نوٹ اِیتَمَرَ میں "ي" ہمزہ کے عوض میں ہے اس لیے تبدیل نہ ہوگی۔

|7| **قاعدۂ أُجُوهٌ :** جو"واؤ" فائے کلمہ یا عینِ کلمہ کی جگہ واقع ہو اور مضموم ہو اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: أُجُوهٌ، أَدْءُرٌ اصل میں وُجُوهٌ، أَدْوُرٌ تھے۔ جو واؤ مکسور فائے کلمہ کی جگہ واقع ہو، اسے بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: إِسَادَةٌ، إِشَاحٌ اصل میں وِسَادَةٌ، وِشَاحٌ تھے لیکن فائے کلمہ کے واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے، ہاں جہاں عرب سے مسموع ہے، وہاں وہی درست ہے، مثلاً: أَحَدٌ، أَنَاةٌ اصل میں وَحَدٌ، وَنَاةٌ تھے۔ [1]

|8| **قاعدۂ أَوَاصِلُ:** اگر دو متحرک واؤ کلمے کے شروع میں واقع ہوں تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، مثلاً: أَوَاصِلُ (وَاصِلَةٌ کی جمع)، أُوَیْصِلُ (وَاصِلٌ کی تصغیر) اصل میں وَوَاصِلُ، وُوَیْصِلٌ تھے۔ اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، مثلاً: أُورِيَ اصل میں وُورِيَ تھا۔ [2]

[1] تُکْلَانٌ، تُرَاثٌ اور تُقَاةٌ اصل میں وُکْلَانٌ، وُرَاثٌ اور وُقْیَةٌ تھے۔ خلافِ قانون واؤ کو "ت" سے بدلا گیا ہے۔
[2] أُولٰی اصل میں وُولٰی تھا۔ اس میں جوازی قاعدہ لگانا چاہیے تھا کیونکہ دوسرا واؤ ساکن ہے۔ لیکن أُوَلٌ کی موافقت کرتے ہوئے اس میں وجوبی قاعدہ لگایا جاتا ہے کیونکہ أُوَلٌ میں یہ قاعدہ وجوبی ہے۔

مثال واوی کے ابواب

مثال واوی، ثلاثی مجرد کے پانچ باب سے اور مثال یائی، چار باب سے آتا ہے۔

مثالِ واوی ثلاثی مجرد کے ابواب			
	مصدر	باب	معنی
1	اَلْوَعْدُ/ اَلْعِدَةُ، اَلْوَصْلُ/ اَلصِّلَةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وعدہ کرنا، ملانا
2	اَلْوَهْبُ/ اَلْهِبَةُ، اَلْوَضْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	عطا کرنا/ ہبہ کرنا، رکھنا
3	اَلْوَجَلُ، اَلْوَجَعُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	ڈرنا/ درد محسوس کرنا
4	اَلْوَسَامَةُ، اَلْوَخَاشَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	خوبصورت ہونا، ردی اور خراب ہونا
5	اَلْوَرَمُ، اَلثِّقَةُ/ اَلْوُثُوقُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	سوجنا، اعتماد کرنا
مثالِ یائی ثلاثی مجرد کے ابواب			
1	اَلْيَسْرُ، اَلْيَتْمُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	آسان ہونا، یتیم ہونا/تنہا رہ جانا
2	اَلْيَنْعُ، اَلْيُفُوعُ/ اَلْيَفْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	میوے کا پکنا، اونچا ہونا/ چڑھنا
3	اَلْيُتْمُ، اَلْيَقَنُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	تنہا رہ جانا/یتیم ہونا، ثابت ہونا
4	اَلْيَقَاظَةُ [1]، اَلْيُمْنُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	جاگنا/ بیدار ہونا، باعثِ خیر ہونا

مثالِ واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب			
	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِيقَادُ، اَلْإِيبَاقُ	الإفعال	آگ بھڑکانا، ہلاک کرنا
2	اَلتَّوْكِيلُ، اَلتَّوْثِيقُ	التفعيل	وکیل بنانا، معتبر قرار دینا

[1] دیگر ابواب سے بھی آتا ہے۔

3	اَلْمُوَاظَبَةُ، اَلْمُوَازَنَةُ	المفاعلة	مداومت کرنا، موازنہ کرنا
4	اَلتَّوَكُّلُ، اَلتَّوَسُّدُ	التفعّل	بھروسہ کرنا، کسی چیز پر ٹیک لگانا
5	اَلتَّوَافُقُ، اَلتَّوَاتُرُ	التفاعل	ایک دوسرے کے موافق ہونا، یکے بعد دیگرے مسلسل ہونا
6	اَلِاتِّقَادُ، اَلِاتِّدَاعُ	الافتعال	بھڑکنا/ چمکنا، ساکن ہونا/ برقرار ہونا
7	اَلِاسْتِيقَادُ، اَلِاسْتِيدَاعُ	الاستفعال	آگ جلانا/ آگ کا بھڑکنا، حفاظت کرنا
	مثال یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب		
1	اَلْإِيسَارُ، اَلْإِيقَاظُ	الإفعال	دولت مند ہونا، جگانا
2	اَلتَّيْسِيرُ، اَلتَّيْتِيمُ	التفعيل	آسان کرنا، یتیم بنانا
3	اَلْمُيَاسَرَةُ، اَلْمُيَامَنَةُ	المفاعلة	بائیں جانب چلنا/ نرمی کرنا، یمن کا ارادہ کرنا
4	اَلتَّيَقُّنُ، اَلتَّيَفُّعُ	التفعّل	یقین کرنا، بلند ہونا
5	اَلتَّيَامُنُ، اَلتَّيَاسُرُ	التفاعل	دائیں جانب چلنا، نرمی برتنا
6	اَلِاتِّسَارُ، اَلِاتِّبَاسُ	الافتعال	باہم تقسیم کرنا، خشک ہو جانا
7	اَلِاسْتِيقَاظُ، اَلِاسْتِيقَانُ	الاستفعال	بیدار ہونا، یقین کرنا

نوٹ مثال واوی سے باب افعال اور استفعال کے مصدر کی فائے کلمہ اگر واؤ، ہو تو قاعدۂ مِیزَانٌ کے تحت "یاء" ہو جاتا ہے۔

مثال واوی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْوَعْدُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدَةً	وَاعِدٌ	وُعِدَ	يُوعَدُ	عِدَةً	مَوْعُودٌ	عِدْ	لَا تَعِدْ	مَوْعِدٌ	مِيعَدٌ	أَوْعَدُ
اَلْوَهْبُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	وَهَبَ	يَهَبُ	هِبَةً	وَاهِبٌ	وُهِبَ	يُوهَبُ	هِبَةً	مَوْهُوبٌ	هَبْ	لَا تَهَبْ	مَوْهِبٌ	مِيهَبٌ	أَوْهَبُ
اَلْوَجْلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	وَجِلَ	يَوْجَلُ	وَجْلًا	وَاجِلٌ	x	x	x	x	اِيجَلْ	لَا تَوْجَلْ	مَوْجَلٌ	مِيجَلٌ	أَوْجَلُ
اَلْوَسَامَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	وَسُمَ	يَوْسُمُ	وَسَامَةً	وَاسِمٌ	x	x	x	x	اُوسُمْ	لَا تَوْسُمْ	مَوْسِمٌ	مِيسَمٌ	أَوْسَمُ
اَلْوَرَمُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	وَرِمَ	يَرِمُ	وَرَمًا	وَارِمٌ	x	x	x	x	رِمْ	لَا تَرِمْ	مَوْرِمٌ	مِيرَمٌ	أَوْرَمُ

مثال یائی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْيُسْرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	يَسَرَ	يَيْسِرُ	يُسْرًا	يَاسِرٌ	x	x	x	x	اِيسِرْ	لَا تَيْسِرْ	مَيْسَرٌ	مِيسَرٌ	أَيْسَرُ
اَلْيَنْعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	يَنَعَ	يَيْنَعُ	يَنْعًا	يَانِعٌ	x	x	x	x	اِينَعْ	لَا تَيْنَعْ	مَيْنَعٌ	مِينَعٌ	أَيْنَعُ
اَلْيُتْمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	يَتِمَ	يَيْتَمُ	يُتْمًا	يَاتِمٌ	x	x	x	x	اِيتَمْ	لَا تَيْتَمْ	مَيْتَمٌ	مِيتَمٌ	أَيْتَمُ
اَلْيَقَاظَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	يَقُظَ	يَيْقُظُ	يَقَاظَةً	يَاقِظٌ	x	x	x	x	اُوقُظْ	لَا تَيْقُظْ	مَيْقَظٌ	مِيقَظٌ	أَيْقَظُ

مثال واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيقَادُ	إفعال	أَوْقَدَ	يُوقِدُ	إِيقَادًا	مُوقِدٌ	أُوقِدَ	يُوقَدُ	إِيقَادًا	مُوقَدٌ	أَوْقِدْ	لَا تُوقِدْ	مُوقَدٌ
اَلتَّوْكِيلُ	تفعيل	وَكَّلَ	يُوَكِّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكِّلٌ	وُكِّلَ	يُوَكَّلُ	تَوْكِيلًا	مُوَكَّلٌ	وَكِّلْ	لَا تُوَكِّلْ	مُوَكَّلٌ
اَلتَّوَكُّلُ	تفعّل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكُّلًا	مُتَوَكِّلٌ	X	X	X	X	تَوَكَّلْ	لَا تَتَوَكَّلْ	مُتَوَكَّلٌ
اَلِاتِّقَادُ	افتعال	اِتَّقَدَ	يَتَّقِدُ	اِتِّقَادًا	مُتَّقِدٌ	X	X	X	X	اِتَّقِدْ	لَا تَتَّقِدْ	مُتَّقَدٌ
اَلِاسْتِيقَادُ	استفعال	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتِيقَادًا	مُسْتَوْقِدٌ	أُسْتُوقِدَ	يُسْتَوْقَدُ	اِسْتِيقَادًا	مُسْتَوْقَدٌ	اِسْتَوْقِدْ	لَا تَسْتَوْقِدْ	مُسْتَوْقَدٌ

مثال یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيسَارُ	إفعال	أَيْسَرَ	يُوسِرُ	إِيسَارًا	مُوسِرٌ	أُوسِرَ	يُوسَرُ	إِيسَارًا	مُوسَرٌ	أَيْسِرْ	لَاتُوسِرْ	مُوسَرٌ
اَلِاسْتِيقَاظُ	استفعال	اِسْتَيْقَظَ	يَسْتَيْقِظُ	اِسْتِيقَاظًا	مُسْتَيْقِظٌ	أُسْتُوقِظَ	يُسْتَيْقَظُ	اِسْتِيقَاظًا	مُسْتَيْقَظٌ	اِسْتَيْقِظْ	لَا تَسْتَيْقِظْ	مُسْتَيْقَظٌ

تمرینات

1. مثال کی تعریف ذکر کر کے اس کی قسمیں بیان کریں۔
2. اِیجَلْ اور یُوقِظُ اصل میں کیا تھے اور تعلیل کیسے ہوئی؟
3. صِلَةٌ اصل میں کیا تھا اور "ۃ" کیوں آئی؟
4. یُوعِدُ اور یَوْجَلُ میں قاعدہ یَعِدُ کیوں جاری نہیں ہوا؟
5. "یاء" ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کس صورت میں قائم رہتا ہے اور کس صورت میں کسرہ سے بدل جاتا ہے؟
6. جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال واوی سے مشتق ہو تو اس کے عینِ کلمہ کی حرکت میں کیا تبدیلی آتی ہے؟
7. أُولٰی اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی؟
8. اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیسے بنی؟
9. وَجَدَ سے باب افتعال کا فعل نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کا فعل نہی غائب کیا ہوگا؟
10. آیات ذیل میں جو افعال اور اسماء معتل الفاء ہوں ان کو واضح کریں:

﴿قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ﴾ ، ﴿سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا﴾ ، ﴿وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ﴾ ، ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ، ﴿وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ ، ﴿وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ﴾

11. درج ذیل خالی جگہیں فعل مضارع یَرِثُ کے مناسب صیغے سے پر کریں:

الْوَلَدُ .... مَالَ أَبِيهِ، نَحْنُ .... مَالَ أَبِينَا، هُمْ .... مَالَ أَبِيهِمْ، هِيَ .... مَالَ أَبِيهَا، هُنَّ .... مَالَ أَبِيهِنَّ.

12. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

لَمْ يَلِدْ ...... لَمْ يُولَدْ ...... تَوَاصَوْا ...... يُوثِقُ ...... وَاجِفَةٌ
مِيقَاتٌ ...... يُوعَدُونَ ...... نُيَسِّرُ ...... تَوَكَّلْنَا ...... مَوْعُودٌ.

اجوف کا بیان

هُوَ مَا كَانَتْ عَيْنُهُ حَرْفَ عِلَّةٍ ''اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عینِ کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔'' اسے معتل العین بھی کہتے ہیں، مثلاً: قَالَ، بَاعَ، قَوْلٌ، بَيْعٌ.

اگر حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی اور یاء ہو تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔

اجوف کے قواعد

اجوف کے قواعد درج ذیل ہیں:

1 **قاعدۂ قَالَ**: جب ''و، ي'' متحرک ہو اور اسی کلمہ میں اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو، جیسے: قَالَ اور بَاعَ اصل میں قَوَلَ اور بَيَعَ تھے۔

موانع: درج ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا، یعنی اس قاعدے کے جاری ہونے سے یہ چیزیں مانع ہیں:

- ''و، ي'' فائے کلمہ میں ہو، جیسے: تَوَسَّطَ، تَيَقَّظَ، فَوَعَدَ.
- ''و، ي'' لفیف کے عینِ کلمہ میں یا صورتِ لفیف میں ہو، جیسے: طَوٰى، حَيِيَ، اِرْعَوٰى ''باز رکھنا، باز رہنا''۔
- ''و، ي'' الف تثنیہ یا الف ضمیر سے پہلے ہو، جیسے: عَصَوَانِ، دَعَوَا، رَمَيَا. اسی طرح ''و، ي'' جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے ہو، جیسے رَحَيَاتٌ، عَصَوَاتٌ.
- ''و، ي'' کی حرکت عارضی ہو، لازمی نہ ہو، جیسے: لَوِاسْتَطَعْنَا. اس میں واؤ کا کسرہ عارضی ہے۔
- واؤ یا یاء متحرک، ماقبل فتحہ الگ کلمے میں ہوں، جیسے: سَيَقُولُ. اس میں سین مفتوح (سَ) الگ کلمہ ہے اور يَقُولُ میں یاء متحرک دوسرے کلمے میں ہے۔

- "و، ي" مدّہ زائدہ سے پہلے ہو، جیسے: طَوِيلٌ، غَيُورٌ.
- "و، ي" یائے نسبت یا نون تاکید سے پہلے ہو، جیسے: عَلَوِيٌّ، اِخْشَيَنَّ.
- وہ کلمہ رنگ یا عیب کے معنی رکھتا ہو، جیسے: سَوِدَ "کالا ہونا"، عَوِرَ "کانا ہونا"، صَيِدَ "گردن ٹیڑھی ہونا"۔
- وہ لفظ اس کلمے کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو، جیسے: اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ "ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا"۔
- وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی اور فَعَلَةٌ کے وزن پر نہ ہو، مثلاً: حَيَوَانٌ، دَوَرَانٌ، حَيَدٰی "متکبرانہ چال" حَوَكَةٌ (حَائِكَ کی جمع "کپڑا بننے والا، جولاہا")۔

2 قاعدۂ قِيلَ: جب ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں "و، ي" ہو تو عینِ کلمہ کو ساکن کر کے اس کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے، بشرطیکہ اس کی ماضی معلوم میں تعلیل ہو چکی ہو، جیسے: بِيعَ اصل میں بُيِعَ تھا۔ اگر عینِ کلمہ "و" ہو تو "ي" سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قِيلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔

3 قاعدۂ قُلْنَ، بِعْنَ: جب فعل ماضی ثلاثی مجرد کا عینِ کلمہ "و، ي" اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جائے تو اجوف واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں فائے کلمہ کو ضمہ اور اجوف یائی اور واوی مکسور العین میں کسرہ دیتے ہیں، جیسے: قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ.

گردان ماضی معروف و مجہول

مجہول			معروف		
واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
خِيفَ	بِيعَ	قِيلَ	خَافَ	بَاعَ	قَالَ
خِيفَا	بِيعَا	قِيلَا	خَافَا	بَاعَا	قَالَا
خِيفُوا	بِيعُوا	قِيلُوا	خَافُوا	بَاعُوا	قَالُوا
خِيفَتْ	بِيعَتْ	قِيلَتْ	خَافَتْ	بَاعَتْ	قَالَتْ

قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

قِيلَتَا	بِيعَتَا	خِيفَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیلات: (1) قَالَ ، بَاعَ اور خَافَ اصل میں قَوَلَ ، بَيَعَ اور خَوِفَ تھے۔ ''و، ي'' متحرک اور ان سے پہلے فتحہ ہے، چنانچہ انھیں قاعدۂ قَالَ کے تحت الف سے بدل دیا۔ پہلے پانچ صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔

اجتماعِ ساکنین: دو ساکن حروف کے مِل جانے کو اجتماع ساکنین یا التقائے ساکنین کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: [1] اجتماع ساکنین علی حدّہ. [2] اجتماع ساکنین علی غیرِ حدّہ.

اجتماع ساکنین علی حدّہ وہ ہے کہ ایک ہی کلمے میں پہلا ساکن حروف مدّہ یا لین میں سے ہو اور دوسرا ساکن اپنے ہم جنس حرف میں مدغم، یعنی مشدّد ہو، جیسے: مَادٌّ، اِحْمَارَّ، خُوَيْصَّةٌ، اُحْمُورَّ. جبکہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ وہ ہے جو اس طرح نہ ہو۔

اجتماع ساکنین علی حدّہ کو برقرار رکھا جاتا ہے جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔ لیکن اگر کسی ایک کلمے یا دو کلموں میں اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ پایا جائے تو اسے ختم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کو ختم کرنے کا طریقہ: ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو ساکن اول کو حذف کر دیا جائے، یا اسے کوئی حرکت دی جائے، جیسے: قُلْ اصل میں قُوْلْ تھا اور بِعْ اصل میں بِيْعْ تھا۔ ان مثالوں میں اول

ساکن کو حذف کر دیا گیا۔ اور ﴿ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا ﴾ جو اصل میں أَنْ اقْتُلُوا اور أَوْ اخْرُجُوا تھے۔ ان میں پہلے ساکن کو حرکت دی گئی ہے۔

2 قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ، بَيَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے۔ ''و، ي'' کو قاعدۂ قَالَ کے تحت الف سے بدل دیا تو قَالْنَ، بَاعْنَ، خَافْنَ بن کر دو ساکن جمع ہوئے، اس وجہ سے پہلا ساکن، الف گر گیا۔ اس کے بعد قَلْنَ میں فائے کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا، چنانچہ قُلْنَ بن گیا اور بِعْنَ، خِفْنَ میں فائے کلمہ کو کسرہ دیا۔

3 قِيلَ، بِيعَ، خِيفَ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ اور خُوِفَ تھے۔ ماضی مجہول کے عینِ کلمہ میں ''و، ي'' پر کسرہ ثقیل تھا تو ماقبل کی حرکت دور کر کے ان کی حرکت اسے دے دی، قِوْلَ، بِيْعَ اور خِوْفَ ہو گیا، پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں واؤ ساکن ماقبل مکسور تھا تو واؤ کو ''ي'' سے بدل دیا اور بِيعَ اپنی حالت پر رہا۔

4 قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ، بُيِعْنَ اور خُوِفْنَ تھے۔ قاعدۂ قِيلَ کے تحت ''و، ي'' کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور واؤ کو یاء سے بدلا، پھر دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ''ي'' گر گئی تو قِلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ ہوئے چونکہ قِلْنَ اجوف واوی مفتوح العین ہے، اس لیے (قاعدۂ قُلْنَ کے تحت) فائے کلمہ کو ضمہ دیا اور بِعْنَ، خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا۔

4 | قاعدۂ يَقُولُ: جو ''و، ي'' متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جاتی ہے۔ اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو ''و، ي'' کو الف سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: يَخَافُ اصل میں يَخْوَفُ تھا۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے اور کسرہ ''ي'' سے نقل کیا گیا ہو تو اس ''و، ي'' کو اپنی حالت پر برقرار رکھتے ہیں، جیسے: يَقُولُ، يَبِيعُ اصل میں يَقْوُلُ، يَبْيِعُ تھے۔ اور اگر کسرہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو تو واؤ کو ''ي'' بنا دیتے ہیں، جیسے: يُقِيمُ اصل میں يُقْوِمُ تھا۔

موانع: مندرجہ ذیل صورتوں میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا:

- ''و، ي'' فائے کلمہ میں ہو، جیسے: مَنْ وَعَدَ.
- ''و، ي'' کا ماقبل حرف لین زائد ہو، جیسے: مُبَيِّعٌ.
- ''و، ي'' لفیف کا عینِ کلمہ ہو، جیسے: يَقْوٰى، يَحْيٰى.
- ''و، ي'' مدّہ زائدہ سے پہلے ہو، جیسے: مِقْوَالٌ، تَمْيِيزٌ.
- ''و، ي'' ایسے کلمے میں ہو جو رنگ یا عیب کے معنیٰ میں ہو، جیسے: أَسْوَدُ، يَعْوَرُ، يَصْيَدُ.

- وہ کلمہ ملحق ہو، جیسے: شَرْيَفَ، سَرْوَلَ، (ملحق بہ دَحْرَجَ)۔
- وہ کلمہ اسم تفضیل یا فعلِ تعجب ہو، جیسے: أَقْوَلُ، ماأَقْوَلَهُ، أَقْوِلْ بِهِ.
- مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ (اسم آلہ و مبالغہ) کے وزن پر ہو، جیسے: مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ.

گردان فعل مضارع معروف و مجہول

معروف			مجہول		
واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
يَقُولُ	يَبِيعُ	يَخَافُ	يُقَالُ	يُبَاعُ	يُخَافُ
يَقُولَانِ	يَبِيعَانِ	يَخَافَانِ	يُقَالَانِ	يُبَاعَانِ	يُخَافَانِ
يَقُولُونَ	يَبِيعُونَ	يَخَافُونَ	يُقَالُونَ	يُبَاعُونَ	يُخَافُونَ
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ	تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
يَقُلْنَ	يَبِعْنَ	يَخَفْنَ	يُقَلْنَ	يُبَعْنَ	يُخَفْنَ
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ	تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تَقُولُونَ	تَبِيعُونَ	تَخَافُونَ	تُقَالُونَ	تُبَاعُونَ	تُخَافُونَ
تَقُولِينَ	تَبِيعِينَ	تَخَافِينَ	تُقَالِينَ	تُبَاعِينَ	تُخَافِينَ
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ
أَقُولُ	أَبِيعُ	أَخَافُ	أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ
نَقُولُ	نَبِيعُ	نَخَافُ	نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ

تعلیلات: ① یَقُولُ، یَبِیعُ اور یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ اور یَخْوَفُ تھے۔ ان میں "و ، ي" متحرک اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے تو "و ، ي" کی حرکت ماقبل کو دی، یَقُولُ، یَبِیعُ ہوا اور یَخَافُ میں فتحہ واوٗ سے نقل کر کے اسے الف سے بدل دیا۔

② یَقُلْنَ ،یَبِعْنَ اور یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور یَبْیِعْنَ اور یَخْوَفْنَ تھے۔ "و ، ي" کی حرکت ماقبل کو دی، یَقُلْنَ میں "و" دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گر گیا، اسی طرح یَبِعْنَ میں بھی "ي" دو ساکن جمع ہونے سے گر گئی تو یَقُلْنَ، یَبِعْنَ ہوا۔ اور یَخْوَفْنَ میں حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد واوٗ کو الف سے بدل دیا، پھر دو ساکن جمع ہونے سے الف حذف ہو گیا تو یَخَفْنَ بن گیا۔

③ یُقَالُ، یُبَاعُ اور یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے۔ "و ، ي" متحرک، ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے۔ "و ، ي" کی حرکت ماقبل کو دی، چونکہ "و ، ي" اصل میں متحرک تھے، اس لیے انھیں متحرک کے حکم میں رکھ کر ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا تو یُقَالُ، یُبَاعُ، اور یُخَافُ بن گئے۔

④ یُقَلْنَ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ، یُبْیَعْنَ اور یُخْوَفْنَ تھے۔ "و ، ي" متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت ماقبل کو دی اور "و ، ي" کو الف سے بدل دیا، پھر دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا تو یُقَلْنَ، یُبَعْنَ اور یُخَفْنَ بن گئے۔

5| **قاعدۂ قُولَنَّ:** حرفِ علت حالتِ جزم اور وقف میں دو ساکن جمع ہونے سے حذف ہو جاتا ہے۔ لیکن جب لامِ کلمہ، ضمیر یا نون تاکید کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو جائے تو حذف شدہ حرف علت اپنی جگہ واپس آجاتا ہے، جیسے: لَمْ یَقُولَا کا صیغۂ واحد لَمْ یَقُلْ اور قُولَنَّ نون تاکید کے بغیر قُلْ تھا۔ لَمْ یَقُولَا میں ضمیر اور قُولَنَّ میں نونِ تاکید کے ملنے سے لامِ کلمہ متحرک ہو گیا تو حذف شدہ حرف علت واپس آ گیا۔

گردان فعل نفی تاکید بَلَنْ اور نفی جحد بَلَمْ معروف

نفی تاکید بَلَنْ معروف		
لَنْ یَّقُولَ	لَنْ یَّبِیعَ	لَنْ یَّخَافَ
لَنْ یَّقُولَا	لَنْ یَّبِیعَا	لَنْ یَّخَافَا

نفی جحد بَلَمْ معروف		
لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَبِعْ	لَمْ یَخَفْ
لَمْ یَقُولَا	لَمْ یَبِیعَا	لَمْ یَخَافَا

لَنْ يَّقُولُوا	لَنْ يَّبِيعُوا	لَنْ يَّخَافُوا
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ يَّقُلْنَ	لَنْ يَّبِعْنَ	لَنْ يَّخَفْنَ
لَنْ تَقُولَ	لَنْ تَبِيعَ	لَنْ تَخَافَ
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُولُوا	لَنْ تَبِيعُوا	لَنْ تَخَافُوا
لَنْ تَقُولِي	لَنْ تَبِيعِي	لَنْ تَخَافِي
لَنْ تَقُولَا	لَنْ تَبِيعَا	لَنْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ
لَنْ أَقُولَ	لَنْ أَبِيعَ	لَنْ أَخَافَ
لَنْ نَّقُولَ	لَنْ نَّبِيعَ	لَنْ نَّخَافَ

لَمْ يَقُولُوا	لَمْ يَبِيعُوا	لَمْ يَخَافُوا
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تَبِيعُوا	لَمْ تَخَافُوا
لَمْ تَقُولِي	لَمْ تَبِيعِي	لَمْ تَخَافِي
لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَبِيعَا	لَمْ تَخَافَا
لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَمْ أَقُلْ	لَمْ أَبِعْ	لَمْ أَخَفْ
لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

نوع	امر معروف			نہی معروف		
حاضر	قُلْ	بِعْ	خَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
	قُولُوا	بِيعُوا	خَافُوا	لَاتَقُولُوا	لَاتَبِيعُوا	لَاتَخَافُوا
	قُولِي	بِيعِي	خَافِي	لَاتَقُولِي	لَاتَبِيعِي	لَاتَخَافِي
	قُولَا	بِيعَا	خَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا

//	قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَخَفْنَ
غائب	لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَايَقُلْ	لَايَبِعْ	لَايَخَفْ
	لِيَقُولَا	لِيَبِيعَا	لِيَخَافَا	لَايَقُولَا	لَايَبِيعَا	لَايَخَافَا
	لِيَقُولُوا	لِيَبِيعُوا	لِيَخَافُوا	لَايَقُولُوا	لَايَبِيعُوا	لَايَخَافُوا
	لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَاتَقُلْ	لَاتَبِعْ	لَاتَخَفْ
	لِتَقُولَا	لِتَبِيعَا	لِتَخَافَا	لَاتَقُولَا	لَاتَبِيعَا	لَاتَخَافَا
	لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَايَقُلْنَ	لَايَبِعْنَ	لَايَخَفْنَ
متکلم	لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	لَاأَقُلْ	لَاأَبِعْ	لَاأَخَفْ
	لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَانَقُلْ	لَانَبِعْ	لَانَخَفْ

تعلیلات: ① قُلْ، بِعْ اور خَفْ اصل میں اُقْوُلْ، اِبْيِعْ اور اِخْوَفْ تھے۔ قاعدۂ يَقُولُ کے مطابق ''و ، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی، پھر ''و ، ي'' کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرا دیا، فائے کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی تو اسے بھی گرا دیا تو قُلْ، بِعْ اور خَفْ بن گئے۔

② قُولَا، بِيعَا اور خَافَا اصل میں اُقْوُلَا، اِبْيِعَا اور اِخْوَفَا تھے۔ قاعدۂ ''يَقُولُ'' کے مطابق ''و ، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی، ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی، اتصالِ ضمیر کی وجہ سے حذف شدہ حرفِ علت واپس آ گیا تو قُولَا، بِيعَا اور خَافَا بن گئے۔ (دیکھیے: قاعدۂ قُولَنَّ)

6| قاعدۂ قَائِلٌ: جو ''و ، ي'' وزنِ فَاعِلٌ کے عین کلمہ میں واقع ہو تو وہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو، جیسے: قَائِلٌ، بَائِعٌ، سَائِفٌ ''تلوار والا'' اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور سَايِفٌ تھے۔ پہلے دو کلمات کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے اور سَائِفٌ کا فعل مستعمل نہیں ہے۔ چنانچہ عَيِنَ اور عَوِرَ کا اسم فاعل عَايِنٌ اور عَاوِرٌ ہی آئے گا کیونکہ ان دونوں کے افعال میں تعلیل نہیں ہوئی۔

گردان اسم فاعل

صیغہ	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
واوی	قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُونَ	قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ
یائی	بَائِعٌ	بَائِعَانِ	بَائِعُونَ	بَائِعَةٌ	بَائِعَتَانِ	بَائِعَاتٌ
واوی	خَائِفٌ	خَائِفَانِ	خَائِفُونَ	خَائِفَةٌ	خَائِفَتَانِ	خَائِفَاتٌ

تعلیلات: قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور خَاوِفٌ تھے۔ ''و، ي'' وزن فَاعِلٌ کے عینِ کلمہ میں واقع ہو کر ہمزہ سے بدل گئے تو قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ ہو گئے۔ (دیکھیے: قاعدۂ قَائِلٌ)

گردان اسم مفعول

صیغہ	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
واوی	مَقُولٌ	مَقُولَانِ	مَقُولُونَ	مَقُولَةٌ	مَقُولَتَانِ	مَقُولَاتٌ
یائی	مَبِيعٌ	مَبِيعَانِ	مَبِيعُونَ	مَبِيعَةٌ	مَبِيعَتَانِ	مَبِيعَاتٌ
واوی	مَخُوفٌ	مَخُوفَانِ	مَخُوفُونَ	مَخِيفَةٌ	مَخِيفَتَانِ	مَخِيفَاتٌ

تعلیلات: مَقُولٌ، مَبِيعٌ، اور مَخُوفٌ اصل میں مَقْوُولٌ، مَبْيُوعٌ اور مَخْوُوفٌ تھے۔ ''و، ي'' متحرک اور اُن سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے ''و، ي'' کی حرکت ماقبل کو دی۔ (قاعدۂ يَقُولُ) مَقُوولٌ، مَبُيوعٌ اور مَخُووفٌ ہوئے، پھر ''و، ي'' دو ساکن جمع ہونے سے گر گئے تو مَقُولٌ، مَبُوعٌ، مَخُوفٌ ہوئے۔ مَبُوعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے تو مَبِوْعٌ ہوا، پھر واوَ ساکن ماقبل مکسور تھا واوَ کو ''ي'' سے بدلا تو مَبِيعٌ ہوا۔ (قاعدۂ مِيزَانٌ)

تنبیہ اجوف یائی کے اسم مفعول میں تعلیل کرنا اور تصحیح، یعنی بغیر تعلیل کے صحیح کے اسم مفعول کی طرح چھوڑ دینا دونوں طریقے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَدْیُونٌ، مَدِینٌ (مقروض) مَعْیُوبٌ، مَعِیبٌ (عیب والا) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم استعمال ہوتی ہے، جیسے: مَصُونٌ (محفوظ کیا ہوا)۔

اجوف واوی و یائی مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے:

اجوف کے ابواب ثلاثی مجرد

باب	فعل واوی	معنی	فعل یائی	معنی	مزید مثالیں
ضَرَبَ یَضْرِبُ	x	x	بَاعَ یَبِیعُ بَیْعًا	فروخت کرنا	اَلْمَیْلُ، اَلْحَیْدُ
نَصَرَ یَنْصُرُ	قَالَ یَقُولُ قَوْلًا	بات کرنا	x	x	اَلذَّوْقُ، اَلطَّولُ
سَمِعَ یَسْمَعُ	خَافَ یَخَافُ خَوْفًا	ڈرنا	نَالَ یَنَالُ نَیْلًا	پالینا	اَلنَّوْمُ، اَلْعَوَرُ، اَلْحَیْرَۃُ

نوٹ ان ابواب میں سَمِعَ یَسْمَعُ سے اجوف کا استعمال سب سے زیادہ، ضَرَبَ یَضْرِبُ اس سے کم اور نَصَرَ یَنْصُرُ سب سے کم ہوتا ہے۔

اجوف کے ابوابِ ثلاثی مزید فیہ

اجوف واوی کے ابواب			
	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِقَامَۃُ، اَلْإِرَادَۃُ	الإفعال	کھڑا کرنا، ارادہ کرنا
2	اَلتَّجْوِیزُ، اَلتَّحْوِیلُ	التفعیل	روا رکھنا، پھیرنا
3	اَلْمُعَاوَنَۃُ، اَلْمُسَاوَمَۃُ	المفاعلۃ	مدد کرنا، سامان کا نرخ کرنا
4	اَلتَّقَوُّلُ، اَلتَّفَوُّقُ	التفعّل	جھوٹ گھڑنا، فوقیت لے جانا
5	اَلتَّنَاوُلُ، اَلتَّرَاوُضُ	التفاعل	استعمال کرنا/لینا، خرید وفروخت میں جھگڑنا

6	اَلاِجْتِیَابُ، اَلاِسْتِیَاكُ	الافتعال	پھاڑنا/طے کرنا، مسواک کرنا
7	اَلاِنْقِیَادُ، اَلاِنْحِیَازُ	الانفعال	فرماں بردار ہونا، یکجا ہونا
8	اَلاِسْوِدَادُ، اَلاِحْوِرَارُ	الافعلال	بہت سیاہ ہونا، آنکھ کے سفید و سیاہ حصوں کا انتہائی سفید و سیاہ ہونا
9	اَلاِسْوِیدَادُ	الافعیلال	بہت سیاہ ہونا
10	اَلاِسْتِعَانَةُ	الاستفعال	مدد مانگنا/مدد چاہنا

اجوف یائی کے ابواب

1	اَلْإِطَارَةُ، اَلْإِبَاعَةُ	الإفعال	اڑانا، فروخت کے لیے پیش کرنا
2	اَلتَّمْیِیزُ، اَلتَّسْیِیبُ	التفعیل	جدا کرنا، آزاد چھوڑنا (سَیِّبہ بنانا)
3	اَلْمُعَایَنَةُ، اَلْمُطَایَرَةُ	المفاعلة	آنکھ سے دیکھنا، اڑنے میں مقابلہ کرنا
4	اَلتَّبَیُّنُ، اَلتَّغَیُّبُ	التفعّل	واضح ہونا، غائب ہونا
5	اَلتَّدَایُنُ، اَلتَّفَایُدُ	التفاعل	ادھار خرید و فروخت کرنا، ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا
6	اَلاِخْتِیَارُ، اَلاِکْتِیَالُ	الافتعال	چننا، ماپنا (اپنے لیے)
7	اَلاِنْقِیَاضُ، اَلاِنْشِیَامُ	الانفعال	گرنا (دیوار وغیرہ کا)، داخل ہونا/منظورِ نظر ہونا
8	اَلاِبْیِضَاضُ، اَلاِصْیِدَادُ	الافعلال	بہت سفید ہونا، ٹیڑھی گردن والا ہونا
9	اَلاِبْیِیضَاضُ	الافعیلال	بہت سفید ہونا
10	اَلاِسْتِمَالَةُ، اَلاِسْتِبَانَةُ	الاستفعال	مائل ہونا/مائل کرنا، ظاہر ہونا

اجوف واوی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْقَوْلُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	قَالَ	يَقُولُ	قَوْلًا	قَائِلٌ	قِيلَ	يُقَالُ	قَوْلًا	مَقُولٌ	قُلْ	لَا تَقُلْ	مَقَالٌ	مِقْوَلٌ	أَقْوَلُ
اَلْخَوْفُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	خَافَ	يَخَافُ	خَوْفًا	خَائِفٌ	خِيفَ	يُخَافُ	خَوْفًا	مَخُوفٌ	خَفْ	لَا تَخَفْ	مَخَافٌ	مِخْوَفٌ	أَخْوَفُ

اجوف یائی ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْبَيْعُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	بَاعَ	يَبِيعُ	بَيْعًا	بَائِعٌ	بِيعَ	يُبَاعُ	بَيْعًا	مَبِيعٌ	بِعْ	لَا تَبِعْ	مَبَاعٌ	مِبْيَعٌ	أَبْيَعُ
اَلنَّيْلُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	نَالَ	يَنَالُ	نَيْلًا	نَائِلٌ	نِيلَ	يُنَالُ	نَيْلًا	مَنِيلٌ	نَلْ	لَا تَنَلْ	مَنَالٌ	مِنْوَلٌ	أَنْوَلُ

اجوف واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِقَامَةُ	إفعال	أَقَامَ	يُقِيمُ	إِقَامَةً	مُقِيمٌ	أُقِيمَ	يُقَامُ	إِقَامَةً	مُقَامٌ	أَقِمْ	لَا تُقِمْ	مُقَامٌ
اَلتَّجْوِيزُ	تفعيل	جَوَّزَ	يُجَوِّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوِّزٌ	جُوِّزَ	يُجَوَّزُ	تَجْوِيزًا	مُجَوَّزٌ	جَوِّزْ	لَا تُجَوِّزْ	مُجَوَّزٌ
اَلْمُعَاوَنَةُ	مفاعلة	عَاوَنَ	يُعَاوِنُ	مُعَاوَنَةً	مُعَاوِنٌ	عُووِنَ	يُعَاوَنُ	مُعَاوَنَةً	مُعَاوَنٌ	عَاوِنْ	لَا تُعَاوِنْ	مُعَاوَنٌ
اَلتَّقَوُّلُ	تفعّل	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	تَقَوُّلًا	مُتَقَوِّلٌ	تُقُوِّلَ	يُتَقَوَّلُ	تَقَوُّلًا	مُتَقَوَّلٌ	تَقَوَّلْ	لَا تَتَقَوَّلْ	مُتَقَوَّلٌ

اَلتَّنَاوُلُ	تفاعل	تَنَاوَلَ	يَتَنَاوَلُ	تَنَاوُلًا	مُتَنَاوِلٌ	تُنُووِلَ	يُتَنَاوَلُ	تَنَاوُلًا	مُتَنَاوَلٌ	تَنَاوَلْ	لَا تَتَنَاوَلْ	مُتَنَاوَلٌ
اَلْاِجْتِيَابُ	افتعال	اِجْتَابَ	يَجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اُجْتِيبَ	يُجْتَابُ	اِجْتِيَابًا	مُجْتَابٌ	اِجْتَبْ	لَا تَجْتَبْ	مُجْتَابٌ
اَلْاِنْقِيَادُ	انفعال	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقِيَادًا	مُنْقَادٌ	x	x	x	x	اِنْقَدْ	لَا تَنْقَدْ	مُنْقَادٌ
اَلْاِسْتِعَانَةُ	استفعال	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعِينٌ	اُسْتُعِينَ	يُسْتَعَانُ	اِسْتِعَانَةً	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	لَا تَسْتَعِنْ	مُسْتَعَانٌ

اجوف یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

اَلْإِطَارَةُ	إفعال	أَطَارَ	يُطِيرُ	إِطَارَةً	مُطِيرٌ	أُطِيرَ	يُطَارُ	إِطَارَةً	مُطَارٌ	أَطِرْ	لَا تُطِرْ	مُطَارٌ
اَلتَّمْيِيزُ	تفعيل	مَيَّزَ	يُمَيِّزُ	تَمْيِيزًا	مُمَيِّزٌ	مُيِّزَ	يُمَيَّزُ	تَمْيِيزًا	مُمَيَّزٌ	مَيِّزْ	لَا تُمَيِّزْ	مُمَيَّزٌ
اَلْمُعَايَنَةُ	مفاعلة	عَايَنَ	يُعَايِنُ	مُعَايَنَةً	مُعَايِنٌ	عُويِنَ	يُعَايَنُ	مُعَايَنَةً	مُعَايَنٌ	عَايِنْ	لَا تُعَايِنْ	مُعَايَنٌ
اَلتَّبَيُّنُ	تفعّل	تَبَيَّنَ	يَتَبَيَّنُ	تَبَيُّنًا	مُتَبَيِّنٌ	x	x	x	x	تَبَيَّنْ	لَا تَتَبَيَّنْ	مُتَبَيَّنٌ
اَلتَّدَايُنُ	تفاعل	تَدَايَنَ	يَتَدَايَنُ	تَدَايُنًا	مُتَدَايِنٌ	تُدُويِنَ	يُتَدَايَنُ	تَدَايُنًا	مُتَدَايَنٌ	تَدَايَنْ	لَا تَتَدَايَنْ	مُتَدَايَنٌ
اَلْاِنْقِيَاضُ	انفعال	اِنْقَاضَ	يَنْقَاضُ	اِنْقِيَاضًا	مُنْقَاضٌ	x	x	x	x	اِنْقَضْ	لَا تَنْقَضْ	مُنْقَاضٌ
اَلْاِخْتِيَارُ	افتعال	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اُخْتِيرَ	يُخْتَارُ	اِخْتِيَارًا	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	لَا تَخْتَرْ	مُخْتَارٌ
اَلْاِسْتِمَالَةُ	استفعال	اِسْتَمَالَ	يَسْتَمِيلُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمِيلٌ	اُسْتُمِيلَ	يُسْتَمَالُ	اِسْتِمَالَةً	مُسْتَمَالٌ	اِسْتَمِلْ	لَا تَسْتَمِلْ	مُسْتَمَالٌ

اجوف کے ابواب ثلاثی مزید فیہ کی تعلیلات

① باب افعال اور استفعال کی ماضی معروف ، مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل یُقَالُ اور یُبَاعُ کی مانند ہے، جیسے: أَقَامَ، یُقَامُ اور مُقَامٌ اصل میں أَقْوَمَ، یُقْوَمُ اور مُقْوَمٌ تھے۔

ماضی مجہول ، مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل اس طرح ہے کہ کسرہ "و،ي" پر ثقیل تھا، وہ ماقبل کو دیا، پھر "و" بقاعدۂ مِیزَانٌ "ي" ہو گیا، جیسے: أُقِیمَ، یُقِیمُ اور مُقِیمٌ اصل میں أُقْوِمَ، یُقْوِمُ اور مُقْوِمٌ تھے۔

② باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کی ماضی معروف ، مضارع معروف و مجہول ،اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل قَالَ اور خَافَ کی مانند ہے، جیسے: اِجْتَابَ، یَجْتَابُ ، یہ اصل میں اِجْتَوَبَ، یَجْتَوِبُ تھے۔ اور ماضی مجہول کی تعلیل قِیلَ اور بِیعَ کی مانند ہے۔

|7| **قاعدۂ إِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ:** جو "و، ي" باب افعال اور استفعال کے مصدر کے عینِ کلمہ میں واقع ہو اور اس کی ماضی میں تعلیل ہو چکی ہو تو فعل ماضی کی موافقت کرتے ہوئے اسے "الف" سے بدل دیا جاتا ہے، پھر الف کو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے حذف کر کے اس کے آخر میں "ة" بڑھا دی جاتی ہے، جیسے إِقْوَامٌ سے إِقَامَةٌ، اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ.

|8| **قاعدۂ قِیَامٌ:** جو "و" مصدر کے عینِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو اسے "ي" سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قِیَامٌ، اجْتِیَابٌ اصل میں قِوَامٌ اور اِجْتِوَابٌ تھے۔ "و" مصدر کے عینِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہے اور ان کے فعل میں بھی تعلیل ہو چکی ہے اس لیے "و" کو "ي" سے بدل دیا، مگر قَاوَمَ کے مصدر قِوَامٌ میں یہ واؤ سلامت رہے گا کیونکہ اس کے فعل ماضی قَاوَمَ میں یہ واؤ سلامت ہے، تعلیل نہیں ہوئی۔

ملاحظہ یاد رہے کہ باب افتعال اور انفعال کے ان دونوں بابوں میں تعلیل کے بعد اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف صورتِ حروف میں باہم مشابہ ہو جاتے ہیں لیکن اسم فاعل اصل میں مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں۔

تمرینات

1. اجوف کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بتائیں۔
2. تصرفاتِ لفظی کا کون سا قاعدہ اجوف میں زیادہ جاری ہوتا ہے؟
3. قِیلَ، قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ کی تعلیل بیان کریں۔
4. یَقُولُ، یَقُلْنَ اور یُقَالُ کی تعلیل کریں۔
5. اعلال و ابدال میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔
6. قاعدہ یَقُولُ کی شرائط بیان کریں۔
7. بِیعَا (تثنیہ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی؟
8. مَصُونٌ، مَنِیلٌ کی تعلیل کریں اور بتائیں کہ مَعْیُوبٌ بلاتعلیل کیوں بولا جاسکتا ہے؟
9. ذَاقَ سے باب افعال نفی جحد بلم کی گردان کریں۔
10. قَالَ سے باب مفاعلہ کے امر حاضر معروف کی گردان کریں، نیز بتلائیں کہ اس باب میں "و" کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟
11. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل ماضی قَاوَمَ "مقابلہ کرنا" کے صیغے میں مناسب تبدیلی کر کے پُر کریں:

اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ ...... هَوَاهُ، اَلْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ ...... هَوَاهَا، اَلْمُؤْمِنُونَ ...... هَوَاهُمْ، اَلْمُؤْمِنَاتُ ...... هَوَاهُنَّ.

12. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع یُقَاوِمُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

اَلْمُسْلِمُ .... وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ، .... اَلْمُسْلِمَةُ وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ، اَلْمُؤْمِنُونَ .... الاِسْتِعْمَارَ الْغَرْبِيَّ، اَلْمُؤْمِنَاتُ .... الاِسْتِعْمَارَ الْغَرْبِيَّ.

13. مندرجہ ذیل آیات میں فعل اجوف اور اسم اجوف کی نشاندہی کریں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾، ﴿زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ﴾، ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾
﴿إِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾، ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾، ﴿وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ﴾

14 مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

أَعُوذُ ...... يُقِيمُونَ ...... لَمْ يَكُنْ ...... اِكْتَالُوا ...... يُطَافُ ...... مَسَاقٌ

أَطِيعُوا ...... تَفُورُ ...... يُعِيدُ ...... تَقَوَّلَ ...... يَخُوضُوا ...... أَكِيدُ.

هُوَ مَا كَانَتْ لَا مُهٗ حَرْفَ عِلَّةٍ. ''ناقص وہ کلمہ ہے کہ جس کے لامِ کلمہ میں حرفِ علت ہو۔''، جیسے: دَعَا، رَمٰی. اگر حرف علت واؤ ہوتو ناقص واوی اور اگر یاء ہوتو ناقص یائی کہتے ہیں۔

1 **قاعدۂ رَضِيَ:** جو واؤ کسرہ کے بعد کلمے کے آخر، یعنی لامِ کلمہ میں واقع ہو وہ ''ي'' ہو جاتا ہے، مثلاً: رَضِيَ، دُعِيَ اصل میں رَضِوَ اور دُعِوَ تھے۔

2 **قاعدۂ رَضُوا:** جب لامِ کلمہ میں حرف علت مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہواور اس کے بعد''و'' ساکن ہوتو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور اجتماع ساکنین سے حرف علت گر جاتا ہے، مثلاً: رَضِيُوا سے رَضُوا.

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَيَ تھے۔ و، ي متحرک اور ان کا ماقبل مفتوح ہے تو ہر ایک کو الف سے بدل دیا۔ (قاعدۂ قَالَ)
دَعَوَا	رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ واؤ کے بعد تثنیہ کا الف ہے جو تعلیل سے مانع ہے۔
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوا، رَمَيُوا تھے۔ و، ي متحرک اور ماقبل مفتوح ہے انھیں الف سے بدل دیا اور الف دو ساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَيَتْ تھے۔ و، ي متحرک کو الف سے بدلا اور دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔

دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَيَتَا تھے۔"و، ي" الف ہوئے۔تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے، اس لیے الف دو ساکن جمع ہونے سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	بروزن نَصَرْنَ، ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔اسی طرح باقی سب صیغے بھی اپنی اصل پر ہیں۔

واوی	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
یائی	رَمَيْتَ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا

گردان فعل ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ ناقص واوی

گردان	تعلیلات
رَضِيَ	اصل میں رَضِوَ تھا۔ واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ي ہو گیا۔ (قاعدۂ رَضِيَ)
رَضِيَا	اصل میں رَضِوَا تھا۔تعلیل مثل رَضِيَ کے ہوئی۔
رَضُوا	اصل میں رَضِوُوا تھا۔ واؤ کو بمطابق قاعدۂ رَضِيَ ي سے بدلا تو رَضِيُوا ہو گیا۔اور پھر بمطابق قاعدہ رَضُوا لام کلمہ کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے ي گرا دی۔
رَضِيَتْ	اصل میں رَضِوَتْ ہے۔ رَضِيَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
رَضِيَتَا	باقی تمام صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوئی۔

رَضِينَ	رَضِيتَ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُمْ	رَضِيتِ	رَضِيتُمَا	رَضِيتُنَّ	رَضِيتُ	رَضِينَا

گردان فعل ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیلات
دُعِيَ	رُمِيَ	رُضِيَ	دُعِيَ، رُضِيَ اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے۔ واؤ کلمے کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو کر ي سے بدل گیا۔ (قاعدۂ رَضِيَ) جبکہ رُمِيَ اپنی اصل پر ہے۔
دُعِيَا	رُمِيَا	رُضِيَا	دُعِيَا اصل میں دُعِوَا اور رُضِيَا اصل میں رُضِوَا تھا۔قاعدۂ رَضِيَ کی وجہ سے واؤ

			کو ي سے بدل دیا جبکہ رُمِیَا اپنی اصل پر ہے۔
دُعُوا	رُمُوا	رُضُوا	اصل میں دُعِوُوا، رُمِیُوا اور رُضِوُوا تھے۔قاعدۂ رَضِيَ سے دُعِيُوا اور رُضِيُوا ہوئے، پھر قاعدۂ رَضُوا سے "يِ" کی حرکت ماقبل کو دے کر دو ساکنوں کے جمع ہونے سے "ي" حذف کر دی۔
دُعِيَتْ	رُمِيَتْ	رُضِيَتْ	دُعِيَتْ، رُضِيَتْ اور باقی تمام صیغوں میں قاعدۂ رَضِيَ جاری ہوا جبکہ رُمِيَتْ اور اس کے باقی صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

واوی									
دُعِيَتَا	دُعِينَ	دُعِيتَ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُمْ	دُعِيتِ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُنَّ	دُعِيتُ	دُعِينَا
یائی									
رُمِيَتَا	رُمِينَ	رُمِيتَ	رُمِيتُمَا	رُمِيتُمْ	رُمِيتِ	رُمِيتُمَا	رُمِيتُنَّ	رُمِيتُ	رُمِينَا
واوی									
رُضِيَتَا	رُضِينَ	رُضِيتَ	رُضِيتُمَا	رُضِيتُمْ	رُضِيتِ	رُضِيتُمَا	رُضِيتُنَّ	رُضِيتُ	رُضِينَا

3 **قاعدۂ يَدْعُو، يَرْمِي:** مضارع ناقص مکسور العین یا مضموم العین ہو اور لامِ کلمہ کی جگہ "و، ي" ہو تو ان کو ساکن کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ ان کے بعد واوِ جمع یا یائے مخاطبہ نہ ہو، جیسے: يَدْعُو اصل میں يَدْعُوُ اور يَرْمِي اصل میں يَرْمِيُ تھا۔

4 **قاعدۂ تَدْعِينَ:** جب لامِ کلمہ میں واوِ مکسور اور اس کا ماقبل مضموم ہو، اس کے بعد یائے مخاطبہ ہو تو اس واوَ کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں، واوَ کسرہ کے بعد واقع ہونے سے یاء ہو جاتا ہے اور یاء اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے، جیسے: تَدْعِينَ، تَسْرِينَ اصل میں تَدْعُوِينَ اور تَسْرُوِينَ تھے۔

5 **قاعدۂ تَرْمِينَ:** جب لامِ کلمہ میں ي مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو، اس کے بعد یائے مخاطبہ ہو تو اس یاء کے کسرہ کو حذف کر دیتے ہیں اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے، جیسے: تَرْمِينَ، تُخْفِينَ اصل میں تَرْمِيِينَ اور تُخْفِيِينَ تھے۔

گردان فعل مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
يَدْعُو	يَرْمِي	اصل میں يَدْعُوُ، يَرْمِيُ تھے۔ قاعدۂ يَدْعُو کے مطابق حرف علت کو ساکن کیا۔
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
يَدْعُونَ	يَرْمُونَ	اصل میں يَدْعُوُونَ، يَرْمِيُونَ تھے۔ قاعدۂ يَدْعُونَ کے تحت "و" ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا تو يَدْعُونَ ہو گیا۔ اور قاعدۂ رَضُوا کے مطابق يَرْمِيُونَ کی یاء کی حرکت ماقبل کو دی، پھر دو ساکن جمع ہونے سے ي کو گرا دیا۔
تَدْعُو	تَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
يَدْعُونَ	يَرْمِينَ	بروزن يَنْصُرْنَ اور يَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُو	تَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُونَ	تَرْمُونَ	يَدْعُونَ، يَرْمُونَ کی مانند ہیں۔
تَدْعِينَ	تَرْمِينَ	اصل میں تَدْعُوِينَ اور تَرْمِيِينَ تھے۔ تَدْعُوِينَ میں قاعدۂ تَدْعِينَ اور تَرْمِيِينَ میں قاعدۂ تَرْمِينَ کے مطابق عمل ہوا۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
تَدْعُونَ	تَرْمِينَ	بروزن تَنْصُرْنَ، تَضْرِبْنَ. اپنی اصل پر ہیں۔
أَدْعُو	أَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔
نَدْعُو	نَرْمِي	يَدْعُو، يَرْمِي کی مانند ہیں۔

6| **قاعدۂ یَرْضٰی:** جو ''و'' کلمے میں تیسری جگہ ہو اور حروف کے اضافے سے چوتھی جگہ یا اس سے بھی آگے ہوجائے اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو وہ واؤ ''ي'' ہوجاتا ہے، جیسے: یَرْضَوُ، یُدْعَوُ، أَعْلَوَ، اِسْتَعْلَوَ سے یَرْضَيُ، یُدْعَيُ، أَعْلَيَ، اِسْتَعْلَيَ، پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل کر، یَرْضٰی، یُدْعٰی أَعْلٰی، اِسْتَعْلٰی ہوا۔

گردان فعل مضارع معروف (ناقص واوی)

واوی	تعلیلات
یَرْضٰی	اصل میں یَرْضَوُ تھا ''و'' تیسری جگہ تھا، بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ ہوگیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہے تو اسے ي سے بدلا۔ (قاعدۂ یَرْضٰی) اور ي بعد فتحہ کے الف ہوگئی۔ (قاعدۂ قَالَ)
یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا۔ قاعدۂ یَرْضٰی کے تحت ''و'' کو یاء سے بدلا۔
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضَوُوْنَ تھا۔ قاعدۂ یَرْضٰی سے یَرْضَیُوْنَ ہوا، یاء متحرک ماقبل فتحہ، چنانچہ الف ہوکر دو ساکن جمع ہونے سے الف گر گیا۔
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا۔ یَرْضٰی کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا۔ یَرْضَیَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا۔ واؤ ي سے بدل گیا۔ (قاعدۂ یَرْضٰی)
تَرْضٰی	یَرْضٰی کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا۔ یَرْضَوْنَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا۔ واؤ کو ي سے بدلا۔ (قاعدۂ یَرْضٰی) سے تَرْضَیِیْنَ ہوا۔ یاء متحرک فتحہ کے بعد الف ہوکر دو ساکن جمع ہونے سے گر گئی۔
تَرْضَیَانِ	یَرْضَیَانِ کی مانند تعلیل ہوئی۔

تَرْضَيْنَ	يَرْضَيْنَ کی مانند تعلیل ہوئی۔
أَرْضٰى	يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔
نَرْضٰى	يَرْضٰى کی مانند تعلیل ہوئی۔

گردان فعل مضارع مجہول

ناقص واوی						
يُدْعٰى	يُدْعَيَانِ	يُدْعَوْنَ	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	يُدْعَيْنَ	تُدْعٰى
تُدْعَيَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَيْنَ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيْنَ	أُدْعٰى	نُدْعٰى
ناقص یائی						
يُرْمٰى	يُرْمَيَانِ	يُرْمَوْنَ	تُرْمٰى	تُرْمَيَانِ	يُرْمَيْنَ	تُرْمٰى
تُرْمَيَانِ	تُرْمَوْنَ	تُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَيْنَ	أُرْمٰى	نُرْمٰى
ناقص واوی						
يُرْضٰى	يُرْضَيَانِ	يُرْضَوْنَ	تُرْضٰى	تُرْضَيَانِ	يُرْضَيْنَ	تُرْضٰى
تُرْضَيَانِ	تُرْضَوْنَ	تُرْضَيْنَ	تُرْضَيَانِ	تُرْضَيْنَ	أُرْضٰى	نُرْضٰى

مضارع مجہول کی تعلیلات: ① يُدْعٰى، يُرْمٰى، يُرْضٰى اصل میں يُدْعَوُ، يُرْمَيُ، يُرْضَوُ تھے۔ تعلیل سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

② يُدْعَيَانِ، يُرْضَيَانِ اصل میں يُدْعَوَانِ، يُرْضَوَانِ تھے۔ قاعدہ يَرْضٰى سے یہ بنے۔

③ يُدْعَوْنَ، يُرْمَوْنَ، يُرْضَوْنَ اصل میں يُدْعَوُوْنَ، يُرْمَيُوْنَ، يُرْضَوُوْنَ تھے۔ تعلیل سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

باقی تمام صیغے مذکورہ صیغوں کی طرح ہیں۔

گردان مؤکد بلن ونفی جحد بلم معروف

صیغہ	نفی تاکید بلَنْ معروف			نفی جحد بلَمْ معروف		
مذکر غائب	لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَرْضَ
	لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
مؤنث غائب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَرْضَيْنَ
مذکر مخاطب	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
مؤنث مخاطب	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَرْضَيْنَ
مذکر ومؤنث متکلم	لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَرْضٰى	لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَرْضَ
	لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَنْ نَّرْضٰى	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

گردان امر و نہی معروف

صیغہ	امر معروف			نہی معروف		
مذکر حاضر	اُدْعُ [1]	إِرْمِ [2]	إِرْضَ [3]	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	اُدْعُوَا	إِرْمِيَا	إِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُوْا	إِرْمُوْا	إِرْضَوْا	لَاتَدْعُوْا	لَاتَرْمُوْا	لَاتَرْضَوْا
مؤنث حاضر	اُدْعِيْ	إِرْمِيْ	إِرْضَيْ	لَاتَدْعِيْ	لَاتَرْمِيْ	لَاتَرْضَيْ
	اُدْعُوَا	إِرْمِيَا	إِرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	اُدْعُوْنَ	إِرْمِيْنَ	إِرْضَيْنَ	لَاتَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَاتَرْضَيْنَ
مذکر غائب	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَايَدْعُ	لَايَرْمِ	لَايَرْضَ
	لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَايَدْعُوَا	لَايَرْمِيَا	لَايَرْضَيَا
	لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَايَدْعُوْا	لَايَرْمُوْا	لَايَرْضَوْا
مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
	لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا	لَاتَرْضَيَا
	لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَايَدْعُوْنَ	لَايَرْمِيْنَ	لَايَرْضَيْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	لِأَدْعُ	لِأَرْمِ	لِأَرْضَ	لَاأَدْعُ	لَاأَرْمِ	لَاأَرْضَ
	لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

[1] **ثقیلہ:** اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُوْنَانِّ.
خفیفہ: اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ.

[2] **ثقیلہ:** إِرْمِيَنَّ، إِرْمِيَانِّ، إِرْمُنَّ، إِرْمِنَّ، إِرْمِيَانِّ، إِرْمِيْنَانِّ.
خفیفہ: إِرْمِيَنْ، إِرْمُنْ، إِرْمِنْ.

[3] **ثقیلہ:** إِرْضَيَنَّ، إِرْضَيَانِّ، إِرْضَوُنَّ، إِرْضَيِنَّ، إِرْضَيَانِّ، إِرْضَيْنَانِّ.
خفیفہ: إِرْضَيَنْ، إِرْضَوُنْ، إِرْضَيِنْ.

7 **قاعدۂ دَاعٍ:** جب اسم فاعل کے لامِ کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں، پھر یاء پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے اسے حذف کر دیتے ہیں۔ اگر وہ کلمہ مُنَوَّن (تنوین والا) ہو تو یاء اور نون تنوین دو ساکنوں کے اجتماع سے یاء گر جاتی ہے، جیسے: دَاعٍ، رَامٍ، مُقْتَضٍ، مُسْتَدْعٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِيٌ، مُقْتَضِيٌ، مُسْتَدْعِوٌ تھے۔ اور اگر وہ کلمہ معرّف باللّام، مضاف یا منصوب ہو تو یاء قائم رہتی ہے، جیسے: اَلدَّاعِي، اَلرَّامِي، دَاعِي الْقَوْمِ، مُقْتَضِي الدَّرَاهِمِ، إِنَّ دَاعِيًا، رَامِيًا.

	مذکر			مؤنث		
واوی	دَاعٍ	دَاعِيَانِ	دَاعُونَ	دَاعِيَةٌ	دَاعِيَتَانِ	دَاعِيَاتٌ
یائی	رَامٍ	رَامِيَانِ	رَامُونَ	رَامِيَةٌ	رَامِيَتَانِ	رَامِيَاتٌ
واوی	رَاضٍ	رَاضِيَانِ	رَاضُونَ	رَاضِيَةٌ	رَاضِيَتَانِ	رَاضِيَاتٌ

تعلیلات: (1) دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِيٌ، رَاضِوٌ تھے۔ دَاعِوٌ، رَاضِوٌ میں واؤ کو قاعدہ دَاعٍ کے تحت "ي" سے بدلا تو دَاعِيٌ، رَاضِيٌ ہوا، پھر "ي" پر سے ضمہ گرایا۔ اب "ي" اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ دو ساکن جمع ہونے سے "ي" گر گئی تو دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ ہوا۔

(2) دَاعُونَ، رَامُونَ، رَاضُونَ اصل میں دَاعِوُونَ، رَامِيُونَ، رَاضِوُونَ تھے۔ تعلیل کے قواعد جاری ہونے سے مذکورہ صورتیں بنیں۔

8 **قاعدۂ مَدْعُوٌّ:** جب دو واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُووٌ تھا۔

9 **قاعدۂ مَرْمِيٌّ:** جب "و، ي" ایک کلمے میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو، خواہ وہ واؤ ہو یا یاء تو "و" ہی کو "ي" سے بدل کر "ي" میں ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو یاء کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: مَرْمِيٌّ، مَرْضِيٌّ، عَلِيٌّ، سَيِّدٌ، مَيِّتٌ اصل میں مَرْمُويٌ، مَرْضُويٌ

عَلِيوٌ، سَيوِدٌ اور مَيْوِتٌ تھے۔

گردان اسم مفعول

	مذکر			مؤنث		
واوی	مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّونَ	مَدْعُوَّةٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ
یائی	مَرْمِيٌّ	مَرْمِيَّانِ	مَرْمِيُّونَ	مَرْمِيَّةٌ	مَرْمِيَّتَانِ	مَرْمِيَّاتٌ
واوی	مَرْضِيٌّ	مَرْضِيَّانِ	مَرْضِيُّونَ	مَرْضِيَّةٌ	مَرْضِيَّتَانِ	مَرْضِيَّاتٌ

تعلیلات: مَدْعُوٌّ، مَرْمِيٌّ، مَرْضِيٌّ اصل میں مَدْعُووٌ، مَرْمُويٌ، مَرْضُووٌ تھے۔ مَدْعُووٌ میں دو واؤ جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تو مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُووٌ میں ماضی، مضارع اور اسم فاعل کی موافقت سے واؤ کو ي کیا، پھر مَرْمُويٌ اور مَرْضُويٌ میں واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے۔ پہلا ساکن تھا ''و'' کو ''ي'' سے بدلا اور ''ي'' کو ''ي'' میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو ''ي'' کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا۔ مَرْمِيٌّ اور مَرْضِيٌّ ہوا۔ (قاعدۂ مَرْمِيٌّ)

10 **قاعدۂ فَتْوٰی:** جب کوئی اسم (ذات) فَعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لام کلمہ ''ي'' ہو تو وہ ''ي'' واؤ بن جاتی ہے، جیسے: تَقْوٰی، فَتْوٰی کہ اصل میں یہ فَتْيَا، تَقْيَا تھے۔ لیکن اگر کوئی اسم صفت فَعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لام کلمہ ي ہو تو اس ي کو قائم رکھتے ہیں، جیسے: صَدْيَا ''پیاسی عورت''، خَزْيَا ''شرمندہ/حیا کرنے والی''۔

11 **قاعدۂ دُنْيَا:** جب کوئی اسم (ذات) فُعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لام کلمہ واؤ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اَلْعُلْيَا ''بلندی'' اَلدُّنْيَا ''دنیا'' اَلْقُصْيَاءُ (ایک جگہ کا نام) کہ اصل میں یہ اَلْعُلْوٰی، اَلدُّنْوٰی اور اَلْقُصْوٰی تھے۔ لیکن اگر کوئی اسم صفت فُعْلٰی کے وزن پر ہو جس کا لام کلمہ واؤ ہو تو اس واؤ کو باقی رکھتے ہیں، جیسے: اَلْحُلْوٰی (حُلْوٌ ''میٹھا'' سے اسم تفضیل)۔ اگر کوئی کہے کہ اَلْعُلْيَا، اَلدُّنْيَا، اَلْقُصْيَا تو اسمائے صفت ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ عرب کے ہاں یہ اسمائے ذات کی طرح استعمال ہوئے ہیں، لہٰذا

ان کے ساتھ اسماء والا معاملہ کیا گیا۔

فائدہ یاء متحرک ماقبل مضموم لامِ کلمہ میں ہو تو اسے واؤ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: نَهُوَ، يَكْنُوُ اصل میں نَهُيَ اور يَكْنُيُ تھے، پھر يَكْنُوُ میں يَدْعُو کا قاعدہ جاری ہو کر يَكْنُو ہوا۔

فائدہ جَثَا يَجْثِي اصل میں جَثَوَ يَجْثِوُ تھے۔ پہلے میں واؤ الف سے اور دوسرے میں واؤ آخر کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہونے سے یاء ہو گیا۔

12| قاعدۂ دُعَاءٌ: جو ''و، ي'' اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں وہ ہمزہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ اس کے آخر میں ''ة'' تانیث لازمہ نہ ہو، جیسے: دُعَاءٌ، بِنَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ، بِنَايٌ تھے، البتہ عَدَاوَةٌ، هِدَايَةٌ اپنی اصل پر رہیں گے کیونکہ ان کے آخر میں ''ة'' تانیث لازمہ ہے۔

13| قاعدۂ أَدْلٍ: جو ''و، ي'' اسم معرب کے آخر میں ضمۂ اصلی کے بعد ہو، اس ضمہ کو کسرہ سے اور ''و'' کو ''ي'' سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: أَدْلٍ، تَقَلْسٍ اصل میں أَدْلُوٌ [1] تَقَلْسُيٌ تھے۔

ناقصِ واوی ثلاثی مجرد کے ابواب			
	مصدر	باب	معنی
1	اَلدَّعْوَةُ/ اَلْجَفَاءُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	بلانا، بدسلوکی کرنا/اعراض کرنا
2	اَلْجُثُوُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	گھٹنوں کے بل بیٹھنا
3	اَلرِّضَا/ اَلرِّضْوَانُ، اَلسَّخَا	سَمِعَ يَسْمَعُ	خوش ہونا، سخی ہونا
4	اَلْمَحْوُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مٹانا
5	اَلرَّخَاءُ، اَلسَّهَاوَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	نرم ہونا، نرم ہونا
ناقصِ یائی ثلاثی مجرد کے ابواب			
1	اَلْكِنَايَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	خفیہ بات کرنا/کنایہ کرنا

[1] قاعدۂ أَدْلٍ کے مطابق أَدْلِيٌ بنا جسے نون تنوین کے ساتھ أَدْلِيُنْ پڑھا جائے گا۔ پھر قاعدۂ رَاضٍ کے مطابق یاء کا ضمہ حذف ہوا اور دو ساکن جمع ہونے سے یاء ساقط ہو گئی۔

2	اَلرَّمْيُ، اَلْمَشْيُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	پھینکنا، چلنا
3	اَلرَّقْيُ، اَللِّقَاءُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	چڑھنا/ترقی کرنا، ملاقات کرنا
4	اَلسَّعْيُ، اَلطَّغْيُ/ اَلطُّغْيَانُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	کوشش کرنا، حد سے تجاوز کرنا
5	اَلنَّهَاوَةُ [1]	كَرُمَ يَكْرُمُ	کمال عقل کو پہنچنا

ناقصِ واوی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِعْلَاءُ، اَلْإِدْنَاءُ	الإفعال	بلند کرنا، قریب کرنا/لٹکانا
2	اَلتَّسْمِيَةُ	التفعيل	نام رکھنا/بسم اللہ پڑھنا
3	اَلْمُعَادَاةُ، اَلْمُدَاعَاةُ	المفاعلة	جھگڑا کرنا، دشمن ہونا
4	اَلتَّعَدِّي، اَلتَّنَحِّي	التفعّل	حد سے بڑھنا، جدا ہونا
5	اَلتَّلَافِي، اَلتَّنَادِي	التفاعل	تلافی کرنا، ایک دوسرے کو پکارنا
6	اَلِاجْتِبَاءُ، اَلِابْتِلَاءُ	الافتعال	پسند کرنا/چن لینا، آزمانا
7	اَلِانْمِحَاءُ، اَلِانْحِنَاءُ	الانفعال	محو ہونا، جھکنا
8	اَلِاسْتِعْلَاءُ، اَلِاسْتِنْجَاءُ	الاستفعال	بلند ہونا، استنجا کرنا

ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

	مصدر	باب	معنی
1	اَلْإِغْنَاءُ، اَلْإِرْمَاءُ	الإفعال	غنی کر دینا، پھینکنا
2	اَلتَّبْكِيَةُ، اَلتَّنْقِيَةُ	التفعيل	رُلانا، پاک کرنا
3	اَلْمُلَاقَاةُ، اَلْمُرَامَاةُ	المفاعلة	باہم ملنا، ایک دوسرے پر تیر پھینکنا
4	اَلتَّمَنِّي، اَلتَّلَقِّي	التفعّل	آرزو کرنا، ملنا

[1] واؤ کی اصل یاء ہے۔

5	اَلتَّرَامِي، اَلتَّبَارِي	التفاعل	ایک دوسرے کی طرف تیر پھینکنا، مقابلے میں آنا
6	اَلِالْتِقَاءُ، اَلِارْتِقَاءُ	الافتعال	ملنا، چڑھنا
7	اَلِانْقِضَاءُ، اَلِانْبِرَاءُ	الانفعال	ختم ہونا، تراشنا
8	اَلِاسْتِغْنَاءُ، اَلِاسْتِسْقَاءُ	الاستفعال	غنی ہونا، پانی طلب کرنا

ناقص واوی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلدَّعْوَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	دَعَا	يَدْعُو	دَعْوَةً	دَاعٍ	دُعِيَ	يُدْعٰى	دَعْوَةً	مَدْعُوٌّ	اُدْعُ	لَا تَدْعُ	مَدْعًى	مِدْعًى	أَدْعٰى
اَلْجُثُوُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	جَثَا	يَجْثِي	جُثُوًّا	جَاثٍ	جُثِيَ	يُجْثٰى	جُثُوًّا	مَجْثِيٌّ	اِجْثِ	لَا تَجْثِ	مَجْثًى	مِجْثًى	أَجْثٰى
اَلرِّضْوَانُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَضِيَ	يَرْضٰى	رِضْوَانًا	رَاضٍ	رُضِيَ	يُرْضٰى	رِضْوَانًا	مَرْضِيٌّ	اِرْضَ	لَا تَرْضَ	مَرْضًى	مِرْضًى	أَرْضٰى
اَلْمَحْوُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	مَحَا	يَمْحٰى	مَحْوًا	مَاحٍ	مُحِيَ	يُمْحٰى	مَحْوًا	مَحْوِيٌّ	اِمْحَ	لَا تَمْحَ	مَحْوًى	مِحْوًى	أَمْحٰى
اَلرَّخَاءُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	رَخُوَ	يَرْخُو	رَخَاءً	رَاخٍ	x	x	x	x	اُرْخُ	لَا تَرْخُ	مَرْخًى	مِرْخًى	أَرْخٰى

ناقص یائی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْكِنَايَةُ	نَصَرَ يَنْصُرُ	كَنٰى	يَكْنُو	كِنَايَةً	كَانٍ	كُنِيَ	يُكْنٰى	كِنَايَةً	مَكْنِيٌّ	اُكْنُ	لَاتَكْنُ	مَكْنًى	مِكْنًى	أَكْنٰى
اَلرَّمْيُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	رَمٰى	يَرْمِي	رَمْيًا	رَامٍ	رُمِيَ	يُرْمٰى	رَمْيًا	مَرْمِيٌّ	اِرْمِ	لَا تَرْمِ	مَرْمًى	مِرْمًى	أَرْمٰى
اَلرَّقْيُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	رَقِيَ	يَرْقٰى	رَقْيًا	رَاقٍ	رُقِيَ	يُرْقٰى	رَقْيًا	مَرْقِيٌّ	اِرْقَ	لَا تَرْقَ	مَرْقًى	مِرْقًى	أَرْقٰى
اَلسَّعْيُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	سَعٰى	يَسْعٰى	سَعْيًا	سَاعٍ	x	x	x	x	اِسْعَ	لَا تَسْعَ	مَسْعًى	مِسْعًى	أَسْعٰى
اَلنَّهَاوَةُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	نَهُوَ	يَنْهُو	نَهَاوَةً	نَاهٍ	x	x	x	x	اُنْهُ	لَاتَنْهُ	مَنْهًى	مِنْهًى	أَنْهٰى

ناقص واوی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معلوم	مضارع معلوم	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِعْلَاءُ	إفعال	أَعْلٰی	يُعْلِي	إِعْلَاءً	مُعْلٍ	أُعْلِيَ	يُعْلٰی	إِعْلَاءً	مُعْلًی	أَعْلِ	لَا تُعْلِ	مُعْلًی
اَلتَّسْمِيَةُ	تفعیل	سَمّٰی	يُسَمِّي	تَسْمِيَةً	مُسَمٍّ	سُمِّيَ	يُسَمّٰی	تَسْمِيَةً	مُسَمًّی	سَمِّ	لَا تُسَمِّ	مُسَمًّی
اَلْمُعَادَاةُ	مفاعلہ	عَادٰی	يُعَادِي	مُعَادَاةً	مُعَادٍ	عُودِيَ	يُعَادٰی	مُعَادَاةً	مُعَادًی	عَادِ	لَا تُعَادِ	مُعَادًی
اَلتَّعَدِّي	تفعّل	تَعَدّٰی	يَتَعَدّٰی	تَعَدِّيًا	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّيَ	يُتَعَدّٰی	تَعَدِّيًا	مُتَعَدًّی	تَعَدَّ	لَا تَتَعَدَّ	مُتَعَدًّی
اَلتَّلَاقِي	تفاعل	تَلَاقٰی	يَتَلَاقٰی	تَلَاقِيًا	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِيَ	يُتَلَاقٰی	تَلَاقِيًا	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	لَا تَتَلَاقَ	مُتَلَاقًی

ناقص یائی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معلوم	مضارع معلوم	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِغْنَاءُ	إفعال	أَغْنٰی	يُغْنِي	إِغْنَاءً	مُغْنٍ	أُغْنِيَ	يُغْنٰی	إِغْنَاءً	مُغْنًی	أَغْنِ	لَاتُغْنِ	مُغْنًی
اَلتَّبْكِيَةُ	تفعیل	بَكّٰی	يُبَكِّي	تَبْكِيَةً	مُبَكٍّ	بُكِّيَ	يُبَكّٰی	تَبْكِيَةً	مُبَكًّی	بَكِّ	لَا تُبَكِّ	مُبَكًّی
اَلْمُلَاقَاةُ	مفاعلہ	لَاقٰی	يُلَاقِي	مُلَاقَاةً	مُلَاقٍ	لُوقِيَ	يُلَاقٰی	مُلَاقَاةً	مُلَاقًی	لَاقِ	لَا تُلَاقِ	مُلَاقًی
اَلتَّمَنِّي	تفعّل	تَمَنّٰی	يَتَمَنّٰی	تَمَنِّيًا	مُتَمَنٍّ	تُمُنِّيَ	يُتَمَنّٰی	تَمَنِّيًا	مُتَمَنًّی	تَمَنَّ	لَا تَتَمَنَّ	مُتَمَنًّی

ناقص کے ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

1| إِعْلَاءٌ، إِغْنَاءٌ اصل میں إِعْلَاوٌ، إِغْنَايٌ تھے۔ ''و، ي'' طرفِ کلمہ میں بعد الف زائدہ کے واقع ہوکر ہمزہ بنے۔

2| تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ اصل میں تَسْمِيوٌ، تَقْوِيوٌ تھے۔ بمطابق قاعدۂ مَرْمِيٌّ اسے تَسْمِيٌّ، تَقْوِيٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک ''ي'' کو تخفیفاً حذف کر دیا اور اس کے عوض آخر میں ''ة'' بڑھادی اور دوسری کو فتحہ دے دیا تو تَسْمِيَةٌ، تَقْوِيَةٌ ہوا۔

3| مُعَادَاةٌ، مُلَاقَاةٌ اصل میں مُعَادَوَةٌ، مُلَاقَيَةٌ تھے۔ ''و، ي'' بقاعدۂ قَالَ الف سے بدل گئے۔

4| تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا اصل میں تَعَدُّوًا، تَمَنُّيًا تھے۔ ''و، ي'' متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے، ضمہ کو کسرہ سے اور ''و'' ماقبل کسرہ کی وجہ سے ''ي'' سے بدلا۔ تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا ہوا۔ (قاعدۂ أَدْلٍ)

5| تَلَاقِيًا، تَوَالِيًا اصل میں تَلَاقُوًا، تَوَالُيًا تھے، ان کی تعلیل تَعَدِّيًا، تَمَنِّيًا کی مانند ہے۔

تمرینات

1. ناقص کسے کہتے ہیں؟
2. يَرْضٰی میں ''و'' کس قاعدے سے ''ي'' ہوا؟
3. تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟
4. مَشْیٌ سے باب تَفَعُّل اور عَلَا سے باب تَفَاعُل کا مصدر اور اسم فاعل کیا آئے گا، ان کی تعلیل کریں؟
5. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

بَنَيْنَا ...... أَعْطَيْنَا ...... صَلِّ ...... يَتْلُوا ...... يَتَزَكّٰى ...... يَصْلَوْنَ

عَصَوْا ...... تَجْرِي ...... تَلَظّٰى ...... لَمْ أَدْرِ ...... يَمْشِي ...... أَشْقٰى.

6. درج ذیل آیات میں افعال ناقصہ کی نشاندہی کریں:

﴿وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾، ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ﴾، ﴿مَا

تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ﴾ ، ﴿وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی﴾ ، ﴿اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ﴾ ، ﴿اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَةً﴾ ، ﴿قَالَ اَلۡقِهَا یٰمُوۡسٰی ○ فَاَلۡقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی﴾ ، ﴿فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقۡضِیۡ هٰذِهِ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا﴾

لفیف کا بیان

هُوَ مَا كَانَ فِيهِ حَرْفَانِ أَصْلِيَّانِ مِنْ حُرُوفِ الْعِلَّةِ. "یہ وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔"، جیسے: وَلِيَ، يَوْمٌ. لفیف کی دو قسمیں ہیں:

1. مقرون: جس کے دونوں حرف علت متصل ہوں، جیسے طَوٰى، قَوِيَ، يَوْمٌ.
2. مفروق: جس کے دونوں حرف علت منفصل ہوں، جیسے: وَلِيَ، وَقٰى، وَحْيٌ.

قواعد لفیف

لفیف مفروق ہو یا مقرون، دونوں کے لام کلمہ کی تعلیل رَمٰى يَرْمِي اور رَضِيَ يَرْضٰى کی طرح ہوتی ہے۔ اگر لفیف مفروق کے فائے کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو اس کا حال وَعَدَ يَعِدُ جیسا ہوتا ہے، جبکہ لفیف مقرون کے عین کلمہ میں تعلیل بالکل نہیں ہوتی۔

لفیف کی گردانیں

گردان ماضی	وَقٰى	وَقَيَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَيْنَ الخ
گردان مضارع	يَقِي	يَقِيَانِ	يَقُونَ	تَقِي	تَقِيَانِ	يَقِينَ الخ
گردان امر	قِ	قِيَا	قُوا	قِي	قِيَا	قِينَ
ثقیلہ	قِيَنَّ	قِيَانِّ	قُنَّ	قِنَّ	قِيَانِّ	قِينَانِّ
خفیفہ	قِيَنْ	x	قُنْ	قِنْ	x	x

لفیف کے ابواب

لفیف مفروق، ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے اور لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	مصدر	باب	معنی
لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے ابواب			
1	اَلْوِقَايَةُ، اَلْوَفَاءُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	بچانا، پورا کرنا/ پورا ہونا
2	اَلْوَجٰی، اَلْوَرْيُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	پاؤں یا سم کا گھسنا، چقماق کا آگ نکالنا
3	اَلْوَلْيُ، اَلْوَمْيُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	نزدیک ہونا، اشارہ کرنا
لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے ابواب			
1	اَلطَّيُّ، اَلنِّيَّةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	لپیٹنا، ارادہ کرنا
2	اَلْقُوَّةُ، اَلْهَوٰی	سَمِعَ يَسْمَعُ	مضبوط ہونا، چاہنا

لفیف مفروق، ثلاثی مزید فیہ کے سات ابواب سے اور لفیف مقرون آٹھ ابواب سے آتا ہے۔

	مصدر	بروزن	معنی
لفیف مفروق مزید فیہ کے ابواب			
1	اَلْإِيصَاءُ، اَلْإِيحَاءُ	الإفعال	وصیت کرنا، وحی کرنا
2	اَلتَّوْفِيَةُ، اَلتَّوْرِيَةُ	التفعيل	پورا کرنا، پوشیدہ کرنا/توریہ کرنا
3	اَلْمُوَالَاةُ، اَلْمُوَاكَاةُ	المفاعلة	باہم دوستی کرنا، دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا
4	اَلتَّوَلِّي، اَلتَّوَفِّي	التفعّل	ذمہ داری لینا/ پھرنا، پورا کرنا/ پورا لینا
5	اَلتَّوَالِي، اَلتَّوَارِي	التفاعل	لگاتار ہونا، چھپنا

6	اَلِاتِّقَاءُ	الافتعال	پرہیز کرنا، بچنا
7	اَلِاسْتِيفَاءُ، اَلِاسْتِيلَاءُ	الاستفعال	پورا لینا، غالب ہونا

لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

1	اَلْإِحْيَاءُ، اَلْإِغْوَاءُ	الإفعال	زندہ کرنا، ورغلانا
2	اَلتَّسْوِيَةُ، اَلتَّكْوِيَةُ	التفعيل	برابر کرنا، روشن دان بنانا
3	اَلْمُدَاوَاةُ، اَلْمُسَاوَاةُ	المفاعلة	علاج کرنا، برابر کرنا
4	اَلتَّقَوِّي، اَلتَّطَوِّي	التفعّل	قوت حاصل کرنا، شکن پڑنا
5	اَلتَّسَاوِي، اَلتَّدَاوِي	التفاعل	برابر ہونا، دوا لینا
6	اَلِاسْتِوَاءُ، اَلِالْتِوَاءُ	الافتعال	برابر ہونا، مڑنا
7	اَلِاسْتِحْيَاءُ	الاستفعال	شرم کرنا، حیا کرنا
8	اَلِانْزِوَاءُ، اَلِانْعِوَاءُ	الانفعال	گوشہ نشین ہونا، مڑنا، جھکنا

لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلْوِقَايَةُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	وَقٰى	يَقِي	وِقَايَةً	وَاقٍ	وُقِيَ	يُوقٰى	وِقَايَةً	مَوْقِيٌّ	قِ	لَاتَقِ	مَوْقًى	مِيقًى	أَوْقٰى
اَلْوَجٰى	سَمِعَ يَسْمَعُ	وَجِيَ	يَوْجٰى	وَجًا	وَاجٍ	وُجِيَ	يُوجٰى	وَجًا	مَوْجِيٌّ	اِيجَ	لَا تَوْجَ	مَوْجًى	مِيجًى	أَوْجٰى
اَلْوَلْيُ	حَسِبَ يَحْسِبُ	وَلِيَ	يَلِي	وَلْيًا	وَالٍ	وُلِيَ	يُولٰى	وَلْيًا	مَوْلِيٌّ	لِ	لَاتَلِ	مَوْلًى	مِيلًى	أَوْلٰى

لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف	آلہ	تفضیل
اَلطَّيُّ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	طَوٰى	يَطْوِي	طَيًّا	طَاوٍ	طُوِيَ	يُطْوٰى	طَيًّا	مَطْوِيٌّ	اِطْوِ	لَا تَطْوِ	مَطْوًى	مِطْوًى	أَطْوٰى
اَلْقُوَّةُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	قَوِيَ	يَقْوٰى	قُوَّةً	قَاوٍ	قُوِيَ	يُقْوٰى	قُوَّةً	مَقْوِيٌّ	اِقْوَ	لَاتَقْوَ	مَقْوًى	مِقْوًى	أَقْوٰى

لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِيصَاءُ	أَوْصٰى	يُوصِي	إِيصَاءً	مُوصٍ	أُوصِيَ	يُوصٰى	إِيصَاءً	مُوصًى	أَوْصِ	لَا تُوصِ	مُوصًى
اَلتَّوْفِيَةُ	وَفّٰى	يُوَفِّي	تَوْفِيَةً	مُوَفٍّ	وُفِّيَ	يُوَفّٰى	تَوْفِيَةً	مُوَفًّى	وَفِّ	لَا تُوَفِّ	مُوَفًّى
اَلْمُوَالَاةُ	وَالٰى	يُوَالِي	مُوَالَاةً	مُوَالٍ	وُولِيَ	يُوَالٰى	مُوَالَاةً	مُوَالًى	وَالِ	لَا تُوَالِ	مُوَالًى
اَلتَّوَلِّي	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلِّيًا	مُتَوَلٍّ	تُوُلِّيَ	يُتَوَلّٰى	تَوَلِّيًا	مُتَوَلًّى	تَوَلَّ	لَا تَتَوَلَّ	مُتَوَلًّى
اَلتَّوَالِي	تَوَالٰى	يَتَوَالٰى	تَوَالِيًا	مُتَوَالٍ	تُوُولِيَ	يُتَوَالٰى	تَوَالِيًا	مُتَوَالًى	تَوَالَ	لَا تَتَوَالَ	مُتَوَالًى

لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی صرف صغیر

مصادر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر حاضر	نہی	ظرف
اَلْإِحْيَاءُ	أَحْيَا	يُحْيِي	إِحْيَاءً	مُوحٍ	أُوحِيَ	يُوحٰى	إِحْيَاءً	مُحْيًا	أَحْيِ	لَا تُحْيِ	مُحْيًا
اَلتَّسْوِيَةُ	سَوّٰى	يُسَوِّي	تَسْوِيَةً	مُسَوٍّ	سُوِّيَ	يُسَوّٰى	تَسْوِيَةً	مُسَوًّى	سَوِّ	لَا تُسَوِّ	مُسَوًّى
اَلْمُدَاوَاةُ	دَاوٰى	يُدَاوِي	مُدَاوَاةً	مُدَاوٍ	دُووِيَ	يُدَاوٰى	مُدَاوَاةً	مُدَاوًى	دَاوِ	لَا تُدَاوِ	مُدَاوًى
اَلتَّقَوِّي	تَقَوّٰى	يَتَقَوّٰى	تَقَوِّيًا	مُتَقَوٍّ	تُقُوِّيَ	يُتَقَوّٰى	تَقَوِّيًا	مُتَقَوًّى	تَقَوَّ	لَاتَتَقَوَّ	مُتَقَوًّى

تمرینات

1. ناقص اور لفیف میں کیسے تمیز کی جا سکتی ہے؟
2. ناقص اور لفیف میں تصرفاتِ لفظی کا کون کون سا قاعدہ استعمال میں آتا ہے؟
3. قَوِيَ، رَمٰی میں عمل مختلف ہونے کی وجہ بیان کریں۔
4. مَرْمِيٌّ اور مَوْقِيٌّ کی اصل کیا ہے اور تعلیل کیسے ہوئی؟
5. تَرْمِينَ اور تَقِينَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟
6. دَعَا اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف کی گردان کریں۔
7. مندرجہ ذیل آیات میں ناقص اور لفیف کلمات کی تعلیل کریں:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ، ﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ ، ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ، ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ، ﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ ، ﴿نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ﴾ ، ﴿اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ ، ﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ ، ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ﴾ ، ﴿وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾

8. مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل نہی لَا تَدْعُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

يَا إِخْوَانِي ...... مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا، يَا أُخْتِي ...... غَيْرَ اللّٰهِ، يَا أَخَوَاتِي ...... عَلٰى أَوْلَادِكُنَّ.

9. درج ذیل آیاتِ قرآنی میں خط کشیدہ الفاظ کے صیغے بتائیں؟

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ، ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ﴾ ، ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ ، ﴿وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ ، ﴿وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا﴾

10. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

يَسْتَوْفُونَ ...... يُوعُونَ ...... وَاهِيَةٌ ...... تُوُوِي ...... مُتَّقُونَ ...... اِتَّقُوا ...... تَوَارَتْ ...... وَلَّوْا.

سبق:36

ابوابِ مخلوط

فنِ صرف میں عموماً تیرہ قسم کے ابواب پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں، وہ تیرہ قسمیں درج ذیل ہیں:

1 مہموز الفاء 2 مہموز العین 3 مہموز اللام 4 مضاعف ثلاثی 5 مضاعف رباعی 6 مثال واوی 7 مثال یائی 8 اجوف واوی 9 اجوف یائی 10 ناقص واوی 11 ناقص یائی 12 لفیف مفروق 13 لفیف مقرون

بعض ابواب دیگر مختلف اقسام سے مل کر بنتے ہیں جو ابواب مختلف قسموں سے مل کر بنے ہوں ان کو ''مخلوط'' کہتے ہیں۔

مذکورہ اقسام میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے بہت سی اقسام بنتی ہیں جن میں سے کثیر الاستعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1 **مہموز الفاء و اجوف واوی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں حرف علت واؤ ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے اٰبَ، یَئُوبُ، أَوْبًا ''رجوع کرنا، لوٹنا'' بروزن قَالَ، یَقُولُ، قَوْلًا.

2 **مہموز الفاء و اجوف یائی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں حرف علت ''ي'' ہو، مثلاً: ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اٰدَ یَئِیدُ، أَیْدًا ''قوی ہونا'' بروزن بَاعَ، یَبِیعُ، بَیْعًا.

ملحوظہ ہمزہ میں قواعد مہموز اور واؤ میں قواعد معتل جاری ہوں گے اور جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض واقع ہو وہاں معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، مثلاً: یَأْوُبُ میں قاعدۂ رَأْسٌ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدلنا چاہیے اور قاعدۂ یَقُولُ کے مطابق واؤ کی حرکت ماقبل کو دینی چاہیے تو قاعدہ معتل کو ترجیح دیتے ہوئے یَئُوبُ کہا جائے گا۔

3 **مہموز الفاء و ناقص واوی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں واؤ ہو، مثلاً: نَصَرَ یَنْصُرُ سے أَلَا، یَأْلُو، أَلْوًا ''کوتاہی کرنا'' بروزن دَعَا، یَدْعُو.

4| **مهموز الفاء وناقص یائی:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں "ي" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے أَتٰی، يَأْتِي، إِتْيَانًا "آنا" بروزن رَمٰی، يَرْمِي اور فَتَحَ يَفْتَحُ سے أَبٰی، يَأْبٰی، إِبَاءً "انکار کرنا"۔

5| **مهموز الفاء ولفيف مقرون:** جس کی فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین ولام کے مقابلے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے أَوٰی، يَأْوِي، أُوِيًّا "پناہ لینا" بروزن طَوٰی، يَطْوِي.

6| **مهموز العين و مثال واوی:** جس کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور فاء کے مقابلے میں حرف علت "و" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَأَدَ، يَئِدُ، وَأْدًا "زندہ درگور کرنا" بروزن وَعَدَ، يَعِدُ.

7| **مهموز العين وناقص یائی:** جس کلمے کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور لام کے مقابلے میں "ي" ہو، مثلاً: فَتَحَ يَفْتَحُ سے رَاٰی، يَرٰی، رُؤْيَةً "دیکھنا/جاننا"۔ اس کے فعل مضارع میں قاعدۂ يَسَلُ (خلاف قیاس) وجوبًا جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول (مَرْئِيٌّ)، اسم ظرف (مَرْأًى) اور اسم آلہ (مِرْآةٌ) میں قاعدۂ يَسَلُ جوازاً جاری ہوگا۔

8| **مهموز العين ولفيف مفروق:** جس کے عین کے مقابلے میں ہمزہ اور فاء ولام کے مقابلے میں حرف علت ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے وَأٰی، يَئِي، وَأْيًا "وعدہ کرنا" بروزن وَقٰی، يَقِي.

9| **مهموز اللام واجوف یائی:** جس کے لام کے مقابلے میں ہمزہ اور عین کے مقابلے میں "ي" ہو، مثلاً: ضَرَبَ يَضْرِبُ سے جَاءَ، يَجِيءُ، مَجِيئًا "آنا" بروزن بَاعَ، يَبِيعُ اور فَتَحَ يَفْتَحُ سے شَاءَ، يَشَاءُ، مَشِيئَةً "ارادہ کرنا"۔

10| **مهموز الفاء ومضاعف:** جس کلمے کے فاء کے مقابلے میں ہمزہ اور عین ولام دونوں ایک جنس کے ہوں، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ سے أَمَّ، يَؤُمُّ، إِمَامَةً "امامت کرنا" بروزن مَدَّ، يَمُدُّ.

ملحوظہ جب کسی کلمے میں ادغام اور تخفیفِ ہمزہ دونوں کے قاعدوں میں تعارض واقع ہوجائے تو ادغام کے قاعدے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس بنا پر مذکورہ باب میں مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے، چنانچہ أَءَمُّ (اسم تفضیل) میں قاعدۂ يَمُدُّ جاری ہوگا، قاعدۂ آمَنَ جاری نہیں ہوگا، البتہ ادغام کے بعد دوہمزے متحرک جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے ہمزے کو واوٗ سے بدل دیں گے، جیسے: أَوَمُّ.

11| **مثال واوی ومضاعف:** جس کلمے کی فاء کے مقابلے میں واوٗ اور عین ولام ہم جنس ہوں، جیسے: سَمِعَ،

یَسْمَعُ سے وَدَّ، یَوَدُّ، وُدًّا ''دوست رکھنا، محبت کرنا''۔

تمرینات

1. ابواب مخلوط سے کیا مراد ہے؟ دو مختلف جنسوں کو ملا کر دس باب مع امثلہ بتائیں۔
2. جس لفظ میں معتل اور مہموز دونوں کے قاعدے جاری ہو سکتے ہوں تو کس کے قواعد کو ترجیح دی جائے گی؟
3. اَلْأَیْدُ، اَلرُّؤْیَۃُ اور اَلْمَجِيءُ سے ماضی، امر اور اسم فاعل کی گردان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیات میں خط کشیدہ صیغے حل کریں:

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ﴾، ﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾، ﴿فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا﴾، ﴿اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ﴾، ﴿وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ﴾، ﴿ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ﴾، ﴿فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ﴾، ﴿اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ﴾، ﴿يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾.

خاصیّاتِ ابواب

اہل صرف کی اصطلاح میں خاصیات سے مراد ایسے معانی ہیں جو باب کے لغوی معنی سے زائد ہوں لیکن اس باب کے لیے لازم ہوں۔ یہ معنی کبھی باب کی اس خاص وضع اور شکل کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: کَرُمَ یَکْرُمُ کا خاصہ دائمی اوصاف ہیں، جیسے: حَسُنَ، وَسُمَ، شَرُفَ وغیرہ اور سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ عوارض نفسانی ہیں، جیسے: خوشی، غم، رنگ اور عیب وغیرہ اور کبھی مادہ مُجرد کو مزید فیہ میں منتقل کر دینے سے مادے کے معنی سے زائد معنی حاصل ہوتے ہیں، مثلاً: خَرَجَ (نکلا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لا کر أَخْرَجَ (نکالا) بنائیں تو متعدی ہو جائے گا، اس میں تعدیت کے زائد معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

سبق: 37

ثلاثی مجرد کی خاصیّات

1 نَصَرَ یَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی غالب آنے کے ہیں۔ علم صرف کی اصطلاح میں مغالبہ کا مطلب یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے صیغہ کے بعد کسی فعل کو اس لیے ذکر کیا جائے کہ اس سے دو فریق میں سے ایک کے غالب آنے کو ظاہر کیا جائے۔ اس اظہار غلبہ کے لیے جس فعل کو مفاعلہ کے بعد ذکر کریں گے وہ باب نَصَرَ سے ہوگا، سوائے مثال واوی و یائی، اجوف یائی، اور ناقص یائی افعال کے۔ چاہے وہ فعل اپنی وضع کے اعتبار سے کسی اور باب سے آتا ہو، جیسے: یُضَارِبُنِي زَیْدٌ فَأَضْرُبُهٗ ''میں اور زید ایک دوسرے کو مارتے ہیں، پس میں مار پیٹ میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔''

اس باب میں لانے سے فعل متعدی بن جائے گا، اگرچہ اس طرح آنے سے پہلے لازم ہی ہو۔

اس باب سے اجوف واوی اور ناقص واوی افعال کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: قَالَ یَقُوْلُ، قَامَ یَقُوْمُ، دَعَا یَدْعُو، غَزَا یَغْزُو. اسی طرح مضاعف متعدی افعال بھی اس باب سے کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: مَدَّ یَمُدُّ، قَدَّ یَقُدُّ، جَزَّ یَجُزُّ، رَدَّ یَرُدُّ. ایسے ہی اس باب سے سالم افعال بھی آتے ہیں اگرچہ کثرت کے ساتھ نہیں، جیسے: نَصَرَ یَنْصُرُ اور مہموز الفاء افعال بھی، جیسے: أَمَرَ یَأْمُرُ، أَخَذَ یَأْخُذُ.

2 ضَرَبَ یَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ وہ افعال جو مثال (واوی و یائی)، اجوف یائی یا ناقص یائی ہوں اور مفاعلہ کے بعد انھیں ذکر کیا جائے تو مغالبہ کا مفہوم پیدا ہوجائے گا، مثلاً: یُبَایِعُنِي زَیْدٌ فَأَبِیْعُهٗ ''زید اور میں باہم خرید وفروخت کرتے ہیں، پس میں خرید وفروخت میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔''

اس باب سے کثرت کے ساتھ وہ مثال واوی افعال آتے ہیں جن کا لامِ کلمہ حرف حلقی نہ ہو، جیسے: وَعَدَ یَعِدُ اور وَثَبَ یَثِبُ.

اگر لامِ کلمہ حرف حلقی ہو تو پھر عموماً وہ افعال دیگر ابواب سے آتے ہیں، جیسے: وَضَعَ یَضَعُ، وَقَعَ یَقَعُ،

وَسِعَ يَسَعُ، وَطِئَ يَطَأُ. اس باب سے اجوف یائی افعال بھی کثرت کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: شَابَ يَشِيبُ، بَاعَ يَبِيعُ. اسی طرح وہ ناقص یائی افعال بھی جن کا عینِ کلمہ حرف حلقی نہ ہو، جیسے: قَضٰى يَقْضِي، رَمٰى يَرْمِي. اور جن کا عین کلمہ حرف حلقی ہو وہ اس باب سے نہیں آتے، جیسے: سَعٰى، يَسْعٰى، نَعَا يَنْعٰى، طَغٰى يَطْغٰى. اور مضاعف کے لازم افعال بھی عموماً اس باب ہی سے آتے ہیں، جیسے: فَرَّ يَفِرُّ، قَلَّ يَقِلُّ، خَفَّ يَخِفُّ، خَرَّ يَخِرُّ.

3 سَمِعَ يَسْمَعُ: یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور جسمانی حلیے (ظاہری اوصاف) پر دلالت کرنے والے افعال اکثر اسی سے آتے ہیں، مثلاً: حَزِنَ "غمگین ہوا"، فَرِحَ "خوش ہوا"، سَقِمَ، مَرِضَ "بیمار ہوا"، كَدِرَ "گدلا ہوا"، عَوِرَ "کانا ہوا"، بَلِجَ "کشادہ ابرو ہوا"۔ اسی طرح وہ افعال جو خالی ہوجانے اور بھر جانے، یعنی خُلُوّ اور اِمْتِلَاء پر دلالت کرتے ہوں وہ بھی اس باب سے آتے ہیں، جیسے: عَطِشَ، شَبِعَ.

4 فَتَحَ يَفْتَحُ: اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کے مقابلے میں حرف حلقی [1] ہو، مثلاً: ذَهَبَ "وہ گیا"، وَضَعَ "اس نے رکھا"، مَنَعَ "اس نے منع کیا"، سَأَلَ، جَعَلَ، شَغَلَ مگر رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبٰى يَأْبٰى خلاف قانون اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ جس فعل کے عینِ کلمہ یا لامِ کلمہ کے مقابلے میں حرف حلقی ہو اس کا باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہونا لازم نہیں ہے، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ، البتہ جو باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے ہو اس کا عین یا لام کلمہ لازماً حرف حلقی ہوگا۔ جس کا عین ولام ایک جنس کے ہوں وہ اس باب سے نہیں آتا۔

فائدہ اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ فعل صحیح یا اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اسے ہر صورت میں باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے لایا جائے، خواہ اصل وضع میں اس باب سے مستعمل نہ ہو، مثلاً: يُضَارِبُنِي زَيْدٌ فَأَضْرُبُهٗ. "میں اور زید ایک دوسرے کو مارتے ہیں تو میں مارنے میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔" اگر وہ فعل مثال یا اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو تو وہ فعل عموماً باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے لایا جاتا ہے، مثلاً: يُنَاهِينِي زَيْدٌ فَأَنْهِيهِ. "میرا اور زید کا آپس میں زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔" مذکورہ دونوں مثالوں میں أَضْرِبُ کو أَضْرُبُ اور أَنْهُو کو أَنْهِي پڑھا جائے گا۔

[1] حروف حلقی چھ ہیں: ہمزہ، ہ، ح، خ، ع، غ.

اگر چہ اصل میں پہلا مکسور الراء اور دوسرا مضموم الہاء ہے۔

5 **كَرُمَ يَكْرُمُ**: یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جو پختہ عادات اور طبعی اوصاف پر دلالت کریں، مثلاً: حَسُنَ "خوبصورت ہوا"، شَجُعَ "بہادر ہوا"، كَبُرَ "بڑا ہوا"، عَذُبَ الْمَاءُ، شَرُفَ، جَمُلَ، قَبُحَ، لَؤُمَ وغیرہ۔ اور جو اوصاف کثرت تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی طرح ہو گئے ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں، مثلاً: فَقُهَ "سمجھ دار ہوا"، أَدُبَ "باادب ہوا"، خَطُبَ "خطیب ہوا"

6 **حَسِبَ يَحْسِبُ**: اس باب کی خاصیت بھی لفظی ہی ہے، اس باب سے صحیح کے چند فعل حَسِبَ، نَعِمَ، بَئِسَ، يَئِسَ آتے ہیں اگر چہ یہ چار افعال باب سَمِعَ سے بھی مستعمل ہیں۔ ان کے علاوہ اس باب سے مثال واوی کے چند مادے آئے ہیں، مثلاً: وَرِمَ "سوج گیا"، وَرِثَ "وارث بنا"، وَبِقَ "ہلاک ہوا"، وَمِقَ "دوستی لگائی"، وَفِقَ "موافقت کی"، وَثِقَ "بھروسا کیا"، وَرِعَ "پرہیز گار رہا"، وَلِيَ، "قریب ہوا، تصرف کیا، دوستی کی"، وَغِرَ "غصے سے بھر گیا"، وَحِرَ "زہر آلودہ کھانا کھایا"، وَهِلَ "خیال آیا"، وَعِمَ "خوش باش کہا، دعائے نعمت کی"، وَطِيَ "روند ڈالا"، يَئِسَ "ناامید ہوا"، يَبِسَ "خشک ہوا"، بَلِيَ "بوسیدہ ہوا"۔

ان میں سے سالم اور مہموز کے مادوں کو عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر استعمال کرنا ہی فصیح اور مشہور ہے۔

غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیات

1 **اِبتِدَاء:** کسی فعل کا ابتداءً (اس باب سے) اس معنی میں آنا، کہ اس کا مجرد اس معنی میں نہ آیا ہو، جیسے: كَلَّمْتُهٗ "میں نے اس سے کلام کیا۔" اس کا مجرد كَلَمَ، يَكْلِمُ، كَلْمًا "زخمی کرنا" ہے۔

2 **اِتِّخَاذ:** کسی چیز کو مأخذ میں لینا، یا مأخذ بنانا، جیسے: تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِيًّا. "عمرو نے بچہ بغل میں لیا۔" ماخذ إِبْطٌ ہے، تَوَسَّدَ الْحَجَرَ. "اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔" مأخذ وِسَادَةٌ ہے۔

3 **اِشتراک (مشارکت، تشارک):** دو شخصوں کا مل کر ایک کام کرنا، اس طرح کہ دونوں کا فعل ایک دوسرے پر واقع ہو، جیسے: اِخْتَصَمَ سَعِيدٌ وَ زَيْدٌ. "زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا۔" خَاصَمَ، تَخَاصَمَ.

4 **بلوغ/ دُخول:** مأخذ میں آنا یا مأخذ میں داخل ہونا، جیسے: خَيَّمَ بَكْرٌ "بکر خیمے میں آیا۔" اس کا مأخذ خَيْمَةٌ ہے اور عَمَّقَ زَيْدٌ "زید عمق (گہرائی) تک پہنچا۔" مأخذ عُمْقٌ ہے۔

5 **تَجَنُّب:** مأخذ سے بچنا، یعنی مأخذ کو ترک کر دینا، جیسے: تَحَوَّبَ عَمْرٌو "عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ چھوڑا۔" مأخذ حُوبٌ ہے۔

6 **تخییل:** اپنے اندر مأخذ کا حصول ظاہر کرنا جبکہ حقیقت میں حاصل نہیں ہے، جیسے: تَمَارَضَ زَيْدٌ "زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔" حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔ مأخذ مَرَضٌ ہے۔

7 **تَدَرُّج:** کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا یا فاعل کا تدریجًا واقع ہونا، جیسے: تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ. "اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا۔" مأخذ حِفْظٌ ہے، تَزَايَدَ الْمَطَرُ "بارش تدریجًا بڑھی۔" مأخذ زِيَادَةٌ ہے۔

8 **تعدیه:** فعل لازم کو متعدی بنانا اور متعدی میں ایک اور مفعول بہ کا اضافہ کرنا، یعنی مجرد میں لازم ہو تو یہاں متعدی ہو جائے اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہو تو یہاں متعدی بہ دو مفعول ہو جائے اور اگر وہاں متعدی بہ دو مفعول ہو تو یہاں متعدی بہ سہ مفعول ہو جائے، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ "زید نکلا۔" سے أَخْرَجَ بَكْرٌ زَيْدًا "بکر نے زید کو نکالا"، أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا "میں نے زید کو بتایا کہ بکر فاضل ہے۔"

9| **تکلُّف**: کسی صفت (مأخذ) کو خود میں اجتہاد اور کوشش سے پیدا کرنا، یہ صفت اچھی ہی ہوتی ہے، جیسے: تَشَجَّعَ عَمْرٌو "عمرو نے بہادر بننے کی محنت کی۔" مأخذ شَجَاعَةٌ ہے۔

10| **تحوُّل**: کسی چیز کا مأخذ کی طرح یا عینِ مأخذ ہونا، جیسے: تَبَحَّرَ بَكْرٌ "بکر (علم میں) سمندر کی مانند ہوگیا۔" مَأخذ بَحْرٌ ہے۔

11| **سلب**: کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا، جیسے: قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ (أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا)، یعنی میں نے پھل کا چھلکا اُتار دیا۔ مَأخذ قِشْرٌ ہے۔

12| **صیرورت**: کسی چیز کا صاحبِ مأخذ ہونا یا مثل مأخذ ہونا، جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ "درخت شگوفہ دار ہوگیا۔" مأخذ نَوْرٌ ہے۔

13| **طلب**: مأخذ طلب کرنا، جیسے: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ "میں نے اللہ سے مغفرت طلب کی۔" مأخذ مَغْفِرَةٌ ہے۔

14| **علاج**: یہ باب انفعال کی خاصیت ہے۔ اس باب سے آنے والے تمام افعال ایسے ہوں گے کہ جن کے معنی کا ادراک حواس ظاہرہ سے ہوگا، یعنی یہ افعال کسی حسی حرکت و اثر پر دلالت کریں گے، جیسے: اِنْفَطَرَ "وہ پھٹا"، اِنْكَسَرَ "وہ ٹوٹا"

15| **قصر**: اختصار کے لیے مرکب سے ایک کلمہ بنالینا، جیسے: اِسْتَرْجَعَ "اس نے إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔" یہ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مرکب سے مختصر ہے۔ اور هَلَّلَ "اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا۔" یہ لا إله إلا اللہ مرکب سے مختصر کیا گیا ہے۔

16| **لزوم**: لازم ہونا خواہ اس کا مجرد لازم ہو یا متعدی، اول کی مثال، جیسے: اِنْفَرَحَ "وہ خوش ہوا۔" اس کا مجرد فَرِحَ "وہ خوش ہوا۔" لازم ہے۔ ثانی کی مثال، جیسے: اِنْصَرَفَ "وہ لوٹا۔" اس کا مجرد صَرَفَ "اس نے پھیرا۔" متعدی ہے۔

17| **مطاوعت**: فعل متعدی کے بعد اسی مادہ سے فعل لازم کا یہ بتانے کے لیے لانا کہ مفعول بہ نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے، جیسے: كَسَّرْتُهُ فَانْكَسَرَ "میں نے اُسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔"

18| **موافقت**: فعل کا کسی دوسرے باب کے فعل کے ساتھ معنی میں موافق ہونے کو موافقت کہتے ہیں، جیسے: سَافَرَ، سَفَرَ "اس نے سفر کیا۔" کے معنی میں ہے۔

19 **مبالغہ:** فعل، فاعل یا مفعول بہ کی کیفیت یا مقدار میں کثرت و زیادت کا ہونا، جیسے: صَرَّحَ الْأَمْرُ "معاملہ خوب ظاہر ہوگیا۔"

20 **نسبت بہ مأخذ:** کسی چیز کی مأخذ کی طرف نسبت کرنا، جیسے: أَكْفَرْتُهٗ "میں نے اُسے کفر کی طرف منسوب کیا۔" مأخذ کُفْرٌ ہے۔

21 **إلباس مأخذ:** کسی چیز کو مأخذ پہنانا، جیسے: جَلَّلْتُ الْفَرَسَ "میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔" مأخذ جُلٌّ ہے۔

22 **استحقاق:** فاعل کا مأخد (معنی مصدری) کا مستحق ہوجانا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ "کھیتی کٹنے کے قابل ہوئی۔"

23 **تحویل:** کسی چیز کو پھیر کر عینِ مأخذ یا مثلِ مأخذ بنانا، جیسے: نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا "زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنادیا۔"

24 **تخییر:** فاعل کا فعل کو اپنے لیے کرنا، جیسے: اِكْتَالَ الشَّعِيرَ "اس نے اپنے لیے جو ماپے۔"

25 **تعریض:** فاعل کا مفعول بہ کو مأخذ کے لیے پیش کرنا، جیسے: أَبَاعَ الْمَتَاعَ "اس نے سامان کو فروخت کے لیے پیش کیا۔"

26 **تعمُّل:** مأخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَتَرَّسَ عَمْرٌو "عمرو ڈھال کو کام میں لایا۔"

27 **تَصْيِير:** کسی چیز کو صاحب مأخذ، یعنی مأخذ والا بنانا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ "میں نے جوتی کو تسمے والا بنایا۔"

28 **قبول مأخذ:** فاعل کا مأخذ کو قبول کرلینا، جیسے: شَفَّعْتُ زَيْدًا "میں نے زید کی شفاعت قبول کی۔"

29 **لیاقت:** کسی چیز کا مأخذ کے لائق ہونا، جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ "کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا۔"

30 **وجدان:** فاعل کا مفعول بہ کو مأخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے: أَبْخَلْتُ حَامِدًا "میں نے حامد کو بخل کے ساتھ متصف پایا۔"

31 **اقتضاب:** مقتضب ایسی بنا کو کہتے ہیں جس کی اصل یا مثل اصل نہ ہو اور حروف الحاق اور حرف زائد سے (جو کسی معنی کے لیے ہو) خالی ہو، جیسے: اِجْلَوَّذَ "وہ تیز رفتاری سے چلا۔"

32 **اظہار:** مأخذ ظاہر کرنا، جیسے: اِعْتَذَرَ "اس نے عذر ظاہر کیا۔"

33 **تصرف (اجتہاد):** مفعول بہ کے حصول کے لیے کوشش و اجتہاد کرنا، جیسے: اِكْتَسَبَ الْمَالَ "اس نے کوشش سے مال کمایا۔"

خاصیات ابواب ثلاثی مزید فیہ

خاصیاتِ بابِ إفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَعْدِیَة	خَرَجَ زَیْدٌ ''زید نکلا'' سے أَخْرَجَ بَکْرٌ زَیْدًا ''بکر نے زید کو نکالا۔'' فَهِمَ زَیْدٌ الدَّرْسَ ''زید نے سبق سمجھ لیا۔'' سے أَفْهَمَ بَکْرٌ زَیْدًا الدَّرْسَ. ''بکر نے زید کو سبق سمجھایا۔'' عَلِمَ زَیْدٌ بَکْرًا قَائِمًا. سے أَعْلَمْتُ زَیْدًا بَکْرًا قَائِمًا.	خُرُوجٌ فَهْمٌ عِلْمٌ
2	تَصْیِیر	أَشْرَکْتُ النَّعْلَ ''میں نے جوتی کو شراک، یعنی تسمے والا بنایا۔''	شِرَاكٌ
3	سَلْب	أَشْکَیْتُ زَیْدًا ''میں نے زید کی شکایت دور کر دی۔''	شِکَایَةٌ
4	بُلُوغ یا دخول	أَعْرَقَ الرَّجُلُ ''آدمی عراق میں داخل ہوا۔'' أَصْبَحَ الرَّجُلُ ''آدمی صبح میں داخل ہوا۔'' أَصْحَرَ ''وہ صحرا میں داخل ہوا۔'' أَبْحَرَ ''وہ دریا میں داخل ہوا۔''	عِرَاقٌ صَبَاحٌ صَحْرَاءُ بَحْرٌ
5	صَیْرُورَت	أَثْمَرَ الشَّجَرُ ''درخت پھلدار ہوا۔'' أَلْبَنَ الرَّجُلُ ''آدمی دودھ والا ہو گیا۔'' أَتْمَرَ ''وہ کھجور والا ہو گیا۔''	ثَمَرٌ لَبَنٌ تَمْرٌ

6	نِسْبَت بہ مَأْخَذ	أَكْفَرْتُهُ "میں نے اسے کفر کی طرف منسوب کیا۔"	كُفْرٌ
7	تَعْرِیض	أَبَاعَ الْمَتَاعَ "اس نے سامان کو فروخت کے لیے پیش کیا۔" أَرْهَنْتُ الْبَيْتَ "میں نے گھر کو رہن (گروی) کے لیے پیش کیا۔"	بَيْعٌ رَهْنٌ
8	استحقاق	أَحْصَدَ الزَّرْعُ "کھیتی کٹنے کے قابل ہوئی۔" أَزْوَجَتِ الْفَتَاةُ "لڑکی شادی کے قابل ہوئی۔"	حَصَادٌ زَوْجٌ
9	مُطَاوَعَتِ فَعَلَ وَ فَعَّلَ	كَبَبْتُهُ، فَأَكَبَّ "میں نے اسے اوندھا کیا تو وہ اوندھا ہو گیا۔" بَشَّرْتُ خَالِدًا فَأَبْشَرَ "میں نے خالد کو خوشخبری دی تو وہ خوش ہو گیا۔" فَطَّرْتُهُ فَأَفْطَرَ "میں نے اسے افطار کرایا تو اس نے افطار کیا۔"	كَبٌّ بِشَارَةٌ فِطْرٌ
10	وِجْدَان	أَبْخَلْتُ حَامِدًا "میں نے حامد کو بخل کے ساتھ متصف پایا، یعنی بخیل پایا۔" أَجْبَنْتُ حَامِدًا "میں نے حامد کو جبان (بزدل) پایا۔"	بُخْلٌ جُبْنٌ

خاصیات باب تفعیل

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَعْدِيَة	فَرِحَ زَيْدٌ "زید خوش ہوا" سے فَرَّحَ زَيْدًا "اس نے زید کو خوش کیا۔" فَهِمَ زَيْدٌ الدَّرْسَ. سے فَهَّمْتُ زَيْدًا الدَّرْسَ.	فَرَحٌ فَهْمٌ
2	تَصْيِير	نَصَّلْتُ السَّهْمَ "میں نے تیر کو پیکان والا بنا دیا، یعنی اس میں پیکان لگا دیا۔"	نَصْلٌ
3	سَلْب	قَشَّرْتُ الْفَاكِهَةَ أَيْ أَزَلْتُ قِشْرَهَا. "میں نے پھل کا چھلکا اتار دیا۔" جَرَّبْتُ الْبَعِيرَ "میں نے اونٹ کی خارش ختم کر دی۔" قَرَّدْتُ الْإِبِلَ "میں نے اونٹ سے چیچڑی دور کر دی۔"	قِشْرٌ جَرَبٌ قُرَادٌ
4	بُلُوغ	عَمَّقَ زَيْدٌ "زید عمق تک پہنچا۔"	عُمْقٌ

	یادُخول	خَیَّمَ بَکْرٌ ''بکر خیمے میں آیا۔''	خَیْمَةٌ
5	تکثیر و مُبالَغة	مبالغہ فعل میں: صَرَّحَ الْأَمْرُ ''معاملہ خوب ظاہر ہوا۔'' جَوَّلَ خَالِدٌ ''خالد خوب گھوما۔'' طَوَّفَ زَیْدٌ ''زید بہت گھوما۔'' مبالغہ فاعل میں: مَوَّتَتِ الْإِبِلُ ''بہت اونٹ مرے۔'' مبالغہ مفعول بہ میں: قَطَّعْتُ الثِّیَابَ ''میں نے بہت کپڑے کاٹے۔'' غَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ ''اس نے بہت سے دروازے بند کیے۔'' یہ مثال فعل میں مبالغے کی بھی ہو سکتی ہے، یعنی اس نے دروازے خوب بند کر دیے۔	صَرَاحَةٌ جَوَلَانٌ طَوَفَانٌ مَوْتٌ قَطْعٌ غَلْقٌ
6	صَیْرُورَت	نَوَّرَ الشَّجَرُ ''درخت شگوفہ دار ہو گیا۔'' قَوَّسَ زَیْدٌ ''زید کمان کی طرح ہو گیا۔'' حَجَّرَ الطِّینُ ''گارا پتھر بن گیا۔''	نَوْرٌ قَوْسٌ حَجَرٌ
7	نِسْبَت بہ مَأْخَذ	فَسَّقْتُهُ ''میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا۔'' کَذَّبْتُهُ ''میں نے اسے جھوٹ کی طرف منسوب کیا۔'' کَفَّرْتُهُ ''میں نے اسے کفر کی طرف منسوب کیا۔''	فِسْقٌ کَذِبٌ کُفْرٌ
8	اِبْتِدَاء	کَلَّمْتُهُ ''میں نے اس سے کلام کیا۔''	کَلْمٌ
9	اِلْبَاسِ مأخذ	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ ''میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔'' جُلٌّ وہ کپڑا جو جانور کو سردی وغیرہ سے بچانے کے لیے اس پر ڈالا جاتا ہے۔	جُلٌّ
10	تَحْوِیل	نَصَّرَ زَیْدٌ یَهُودِیًّا ''زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنا دیا۔'' خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ ''میں نے چادر کو خیمہ کی طرح بنایا۔''	نَصْرَانِیٌّ خَیْمَةٌ
11	قَصْر	هَلَّلَ ''اس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا۔''	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

		سَبَّحَ ''اس نے سبحان اللہ کہا۔''	سُبْحَانَ اللّٰهِ
12	قبول مأخذ	شَفَّعْتُ زَيْدًا ''میں نے زید کی شفاعت قبول کی۔''	شَفَاعَةٌ

خاصیات باب مُفَاعَلَة

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	مشارکت	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا ''زید اور عمرو باہم لڑے۔''	قِتَالٌ
2	موافقت مجرد	سَافَرَ بمعنی سَفَرَ ''اس نے سفر کیا۔''	سَفَرٌ
3	موافقت أَفْعَلَ	بَاعَدَ بمعنی أَبْعَدَ ''اس نے دور کیا۔''	بُعْدٌ
4	موافقت فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ ''اس نے دوگنا کیا۔''	ضِعْفٌ
5	تَصْيِير	عَافَاكَ اللّٰهُ ''اللہ تجھے عافیت والا بنائے، یعنی تجھے عافیت دے۔''	عَافِيَةٌ

خاصیات باب تفعُّل

	خاصیات	مثالیں	ماخذ/مادہ
1	تَكَلُّف	تَشَجَّعَ عَمْرٌو ''عمرو نے بہادر بننے کی کوشش کی۔''	شَجَاعَةٌ
		تَصَبَّرَ سَعِيدٌ ''سعید نے صبر کرنے کی کوشش کی۔''	صَبْرٌ
2	تَجَنُّب	تَحَوَّبَ عَمْرٌو ''عمرو گناہ سے بچا، یعنی عمرو نے گناہ کو چھوڑا۔''	حُوبٌ
		تَأَثَّمَ عَلِيٌّ ''علی گناہ سے بچا۔''	إِثْمٌ
		تَحَرَّجَ ''اس نے حرج کو چھوڑا اور وہ حرج سے بچا۔''	حَرَجٌ
3	تَعَمُّل	تَتَرَّسَ عَمْرٌو ''عمرو ڈھال کو کام میں لایا۔''	تُرْسٌ

		تَخَتَّمَ زَیْدٌ ''زید نے انگوٹھی پہنی۔''	خَاتَمٌ
4	اِتّخاذ	تَأَبَّطَ عَمْرٌو صَبِیًّا ''عمرو نے بچہ بغل میں لیا۔''	إِبْطٌ
		تَوَسَّدَ الْحَجَرَ ''اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔''	وِسَادَةٌ
5	تَدَرُّج	تَحَفَّظَ الْقُرْاٰنَ ''اس نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا۔''	حِفْظٌ
		تَجَرَّعَ زَیْدٌ ''زید نے گھونٹ گھونٹ پیا۔''	جُرْعَةٌ
6	تَحَوُّل	تَبَحَّرَ بَكْرٌ ''بکر (علم میں) سمندر کے مانند ہو گیا۔''	بَحْرٌ
		تَنَصَّرَ یَهُودِيٌّ ''ایک یہودی نصرانی ہو گیا۔''	نَصْرَانِيٌّ
7	صَیْرُورَت	تَمَوَّلَ زَیْدٌ ''زید مال دار ہو گیا۔''	مَالٌ
8	اِبْتِدَاء	تَكَلَّمَ زَیْدٌ ''زید نے کلام کیا''، اس کا مجرد کَلِمَ ''زخمی کیا۔'' ہے۔	كَلْمٌ
9	مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ ''میں نے اسے سکھایا تو وہ سیکھ گیا۔''	عِلْمٌ
10	موافقت مجرّد	تَقَبَّلَ بمعنی قَبِلَ ''اس نے قبول کیا۔''	قَبُولٌ

خاصیات باب تفاعل

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تشارُك [1]	تَلَاطَمَ حَامِدٌ وَ نَاصِرٌ ''حامد اور ناصر نے ایک دوسرے کو تھپڑ مارے۔''	لَطْمٌ
2	تَخْیِیل [2]	تَمَارَضَ زَیْدٌ ''زید نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا (حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے)۔''	مَرَضٌ
	یا تظاہر	تَعَامٰی ''اس نے اپنے آپ کو اندھا ظاہر کیا۔''	عَمًی

[1] باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے لیے آتے ہیں۔ دونوں میں صرف لفظی فرق ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول بہ آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل ہوتے ہیں۔ دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے۔ [2] تکلّف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلّف میں فعل (وصف) مرغوب ہوتا ہے اور تخییل میں مرغوب نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بنیادی فرق یہ ہے کہ تکلّف میں ماخذِ فعل کے حصول میں حقیقتاً کوشش کی جاتی ہے جبکہ تخییل میں صرف اظہار ہوتا ہے۔

		تَنَاوَمَ "اس نے اپنے آپ کو سویا ہوا ظاہر کیا۔"	نَوْمٌ
3	اِبْتِدَاء	تَبَارَكَ اللّٰهُ "اللہ نہایت برکت والا ہے۔"، اس کا مجرد بَرَكَ "اونٹ بیٹھا۔"	بَرَكَ
4	تَدَرُّج	تَزَايَدَ الْمَطَرُ "آہستہ آہستہ بارش زیادہ ہوگئی۔"	زِيَادَةٌ
		تَوَارَدَتِ الْأَخْبَارُ "یکے بعد دیگرے خبریں آئیں۔"	وُرُوْدٌ
5	موافقت	تَعَالٰى بمعنی عَلَا "وہ بلند ہوا۔"	عُلُوٌّ
	مجرد و أفعل	تَيَامَنَ بمعنی أَيْمَنَ "وہ دائیں جانب گیا۔"	يُمْنٌ
6	مطاوعت	نَاوَلْتُهٗ كِتَابًا فَتَنَاوَلَ "میں نے اسے کتاب دی تو اس نے لے لی۔"	نَوْلٌ
	فاعل	بَاعَدْتُهٗ فَتَبَاعَدَ	بُعْدٌ

خاصیات باب افتعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	اتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ "چوہے نے بل بنایا۔"	جُحْرٌ
		اِخْتَتَمَ زَيْدٌ "زید نے خاتم بنایا۔"	خَاتَمٌ
		اِخْتَدَمَ "اس نے خادم بنایا۔"	خَادِمٌ
2	تصرف (اجتہاد)	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ "اس نے کوشش سے علم حاصل کیا۔"	كَسْبٌ
3	تَخْيِير	اِكْتَالَ الشَّعِيرَ "اس نے اپنے لیے جو ماپے۔"	كَيْلٌ
4	اشتراك	اِخْتَصَمَ سَعِيدٌ وَّ زَيْدٌ "زید اور سعید نے آپس میں جھگڑا کیا۔"	خُصُومَةٌ
		اِخْتَلَفَ وَاقْتَتَلَ حَارِثٌ وَ فَيْصَلٌ	اِخْتِلَافٌ و قِتَالٌ
5	إظهار	اِعْتَذَرَ "اس نے عذر ظاہر کیا۔"	عُذْرٌ
		اِعْتَظَمَ "اس نے عظمت کو ظاہر کیا۔"	عَظَمَةٌ
6	مطاوعت فعّل	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ "میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا۔"	حَمْلٌ

7	موافقت مجرد	اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ "وہ روشن ہوا/واضح ہوا۔"	بُلُوجٌ

خاصیّات باب استفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	طلب	اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ "زید نے مغفرت طلب کی۔"	مَغْفِرَةٌ
		اِسْتَفْهَمَ "اس نے فہم طلب کیا۔"	فَهْمٌ
2	اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنَ بَاكِسْتَانَ "اس نے پاکستان کو وطن بنایا۔"	وَطَنٌ
3	لیاقت	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ "کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا۔"	رَقْعٌ
4	وِجدان	اِسْتَكْرَمْتُهُ "میں نے اسے کریم پایا۔"	كَرَمٌ
		اِسْتَعْظَمْتُهُ "میں نے اسے عظیم پایا۔"	عَظَمَةٌ
5	حِسْبَان	اِسْتَحْسَنْتُهُ "میں نے اسے اچھا سمجھا۔"	حُسْنٌ
6	تَحَوُّل	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ "مٹی پتھر ہوگئی۔"	حَجَرٌ
		اِسْتَأْسَدَ فُلَانٌ "فلاں شیر بن گیا۔"	أَسَدٌ
7	قصر/ اختصار الحكاية	اِسْتَرْجَعَ "اس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔"	إنا لله و إنا اليه راجعون
8	موافقت مجرد	اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ "وہ ٹھہر گیا۔"	قَرٌّ
		اِسْتَهْزَأَ بمعنی هَزَأَ "اس نے استہزا کیا۔"	هَزَأٌ
9	موافقت تفعل	اِسْتَعْظَمَ بمعنی تَعَظَّمَ	عَظَمَةٌ
		اِسْتَكْبَرَ بمعنی تَكَبَّرَ	كِبْرٌ
10	موافقت إفعال	اِسْتَجَابَ بمعنی أَجَابَ	جَوَابٌ
		اِسْتَيْقَنَ بمعنی أَيْقَنَ	يَقِينٌ

خاصیات باب انفعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم (لازم ہونا) خواہ اس کی اصل لازم ہو یا متعدی	اول کی مثال: اِنْفَرَحَ "وہ خوش ہوا۔" اس کا مجرد فَرِحَ "وہ خوش ہوا۔" ہے یہ بھی لازم ہے، ثانی کی مثال: اِنْصَرَفَ "وہ لوٹا، پھرا۔" یہ لازم ہے اور اس کا مجرد صَرَفَ "اس نے پھیرا۔" متعدی ہے	فَرِحَ صَرَفَ
2	علاج	فَطَرَ سے اِنْفِطَرَ "وہ پھٹا۔" کَسَرَ سے اِنْکَسَرَ "وہ ٹوٹا۔"	فَطْرٌ کَسْرٌ
3	ثلاثی مجرد کی مطاوعت	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ "میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا۔" کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ "میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔"	قَطْعٌ کَسْرٌ
4	مطاوعت فَعَّلَ	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ "میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔"	کَسْرٌ
5	مطاوعت أَفْعَلَ	أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ "میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔" أَطْلَقْتُہٗ فَانْطَلَقَ "میں نے اسے کھولا تو وہ کھل گیا۔"	غَلْقٌ طَلْقٌ

نوٹ لزوم وعلاج بابِ انفعال کے ساتھ لازم ہے، اس باب کا کوئی فعل ان دو صفات سے خالی نہ ہوگا۔

نوٹ باب انفعال کے فاء کے مقابلے میں ل، م، ن، ر اور حروف علت و، ي (حروف یرملون) بوجہ ثقل کے نہیں آتے۔ ان حروف میں مذکورہ خاصہ باب انفعال کے بجائے افتعال سے آتا ہے، مثلاً: رَفَعَ سے انفعال کے بجائے باب افتعال سے اِرْتَفَعَ آئے گا، مثلاً: رَفَعْتُہٗ فَارْتَفَعَ، لَوَيْتُہٗ فَالْتَوٰی، وَصَلْتُہٗ فَاتَّصَلَ، نَقَلْتُہٗ فَانْتَقَلَ، مَلَأْتُہٗ فَامْتَلَأَ وغیرہ۔

خاصیات باب افعلال وافعیلال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ "وہ بہت سرخ ہوا۔" اِخْضَرَّ، اِخْضَارَّ	حَمِرَ

2	مبالغۃ	اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ "وہ بہت سرخ ہوا"، اِسْوَدَّ، اِسْوَادَّ	حَمِرَ
3	لون	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ "وہ بہت سرخ ہوا"، اِبْیَضَّ، اِبْیَاضَّ	حَمِرَ
4	[illegible]	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ "وہ بہت بھینگا ہوا"	حَوِلَ

خاصیات باب افعیعال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	لزوم	اِحْدَوْدَبَ "وہ بہت کبڑا ہوا"	حَدِبَ
		اِعْشَوْشَبَ الْمَكَانُ "جگہ تازہ گھاس والی ہوگی"	عُشْب
		اِغْدَوْدَنَ النَّبَاتُ "نبات سرسبز وشاداب ہوگیا"	غَدَنٌ
2	تعدیہ	اِحْلَوْلَيْتُ الشَّيْءَ "میں نے چیز کو میٹھا پایا"	حُلْوٌ
		اِعْرَوْرَيْتُ الْفَرَسَ "میں گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوا"	عُرْيٌ
3	مطاوعت مجرد	ثَنَيْتُهٗ فَاثْنَوْنٰى "میں نے اسے لپیٹا، پس وہ لپٹ گیا"	ثَنْيٌ
4	موافقت استفعال	اِحْلَوْلَيْتُهٗ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُهٗ "میں نے اسے شیریں سمجھا"	حُلْوٌ

خاصیات باب افعوّال

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	اقتضاب/ مقتضب	اِجْلَوَّذَ "وہ تیز رفتاری سے چلا"	
2	لزوم و مبالغہ	اِجْلَوَّذَ "وہ تیز رفتاری سے چلا" (یہ لازم ہے)	
	قلت کے ساتھ تعدیہ	اِعْلَوَّطَ الْفَرَسَ "گھوڑے کی گردن سے لٹک کر اس پر سوار ہوا" (یہ متعدی ہے)	

نوٹ اس باب کی بنا مقتضب ہے، مقتضب کے معنی ہیں کٹا ہوا (بریدہ) اصطلاح میں مقتضب ایسی بنا کو کہتے ہیں جس کی اصل یا مثلِ اصل نہ ہو اور حروف الحاق اور حرف زائد سے (جو کسی معنی کے لیے ہو) خالی ہو،

اسے مرتجل بھی کہتے ہیں۔

اقتضاب اور ابتدا میں فرق یہ ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بطور فعل عموماً استعمال نہیں ہوتا جبکہ ابتدا کا مادہ تو استعمال ہوتا ہے لیکن جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے، مثلاً: کَلَمَ (مجرد) کے معنی زخمی کرنے اور تَکَلَّمَ (مزید فیہ) کے معنی بات کرنے کے ہیں۔

خاصیات ابواب رباعی

خاصیات باب فَعْلَلَةٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ
1	قصر	حَمْدَلَ "اس نے الحمد للہ کہا۔" بَسْمَلَ "اس نے بسم اللہ پڑھی۔" حَوْقَلَ "اس نے لاحول ولاقوۃ پڑھی۔"	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بسم اللّٰه الرحمن الرحيم لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
2	إلباسِ مأخذ	بَرْقَعْتُهٗ "میں نے اسے برقع پہنایا۔"	بُرْقُعٌ
3	تعمُّل	زَعْفَرَ الثَّوْبَ "اس نے کپڑے کو زعفران سے رنگا۔"	زَعْفَرَانٌ
4	اتخاذ	قَنْطَرَ الْبِنَاءَ "اس نے کمان نما پل جیسی عمارت بنائی۔"	قَنْطَرٌ

نوٹ یہ باب عام طور پر صحیح (سالم) اور مضاعف سے آتا ہے، جبکہ مہموز سے بہت کم آتا ہے۔

خاصیات باب تَفَعْلُلٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ/مادہ
1	تَلَبُّس	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ "زینب نے برقع پہنا۔"	بُرْقُعٌ
2	تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ "وہ بے دین ہوگیا۔"	زَنْدَقَةٌ
3	مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ "میں نے اسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔"	دَحْرَجَ

خاصیات باب اِفْعِنْلَالٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ / مادہ
1	لزوم	اِحْرَنْجَمَ الْقَوْمُ "قوم جمع ہوئی۔"	حَرْجَمَ
2	مطاوعت فَعْلَلَ	ثَعْجَرْتُ الْمَاءَ فَاثْعَنْجَرَ "میں نے پانی گرایا تو وہ خوب گرا۔"	ثَعْجَرَ
3	اقتضاب	اِعْرَنْفَطَ "وہ منقبض ہوا۔"	X
4	مبالغہ	اِسْحَنْفَرَ "نہایت جلدی کرنا۔"	سَحْفَرَ

خاصیات باب اِفْعِلَّالٌ

	خاصیات	مثالیں	مأخذ / مادہ
1	لزوم	اِقْشَعَرَّ "اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔"	قَشْعَرَ
2	مطاوعت فَعْلَلَ	طَمْأَنْتُهٗ فَاطْمَأَنَّ "میں نے اُسے اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔"	طَمْأَنَ
3	اقتضاب	اِشْرَأَبَّ "نہایت چوکنا ہوا۔"	X

تمرینات

1. پڑھے گئے قواعد کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں۔
   1. خوشی، غمی، رنگ اور جسمانی حلیے پر دلالت کرنے والے اکثر افعال باب .... سے آتے ہیں۔
   2. باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے وہ افعال آتے ہیں جو .... اور .... پر دلالت کریں۔
   3. ثلاثی مجرد کے ابواب .... اور .... کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔
   4. باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کا .... کلمہ .... ہو۔
2. اشتراک، اقتضاب، صیرورت اور مطاوعت کی تعریف مع مثال بیان کریں۔

3 باب تفعیل اور استفعال کی خاصیات بیان کریں۔

4 تکلف اور تخییل میں فرق بیان کریں۔

5 باب تفاعل اور افعنلال میں کون کونسی خاصیات پائی جاتی ہیں؟

6 مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ افعال میں کون سی خاصیت پائی جاتی ہے؟

1 نَوَّرَ الشَّجَرُ.

2 اِخْتَلَفَ حَارِثٌ وَ فَيْصَلٌ.

3 نَاوَلْتُهُ كِتَابًا فَتَنَاوَلَ.

4 إِذَا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ فَاسْتَرْجِعُوا.

5 اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ.

6 عَلَيْكُمْ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ.

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم کی دو قسمیں ہیں: جامد اور مشتق۔ اسی طرح اعراب اور بنا کے لحاظ سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں: اسم معرب (متمکن) اور اسم مبنی (غیر متمکن)۔

اسمائے مشتقہ معرب ہی ہوتے ہیں جبکہ اسمائے جامدہ میں معرب اور مبنی دونوں ہوتے ہیں، اسمائے معرب اور افعال متصرفہ صرف کا موضوع ہیں۔ اور جو اسماء مبنی ہوتے ہیں ان میں صرف کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

فعل کی طرح اسم معرب میں سے کوئی بھی کلمہ ایسا نہیں جو حقیقتاً تین حروف سے کم پر مشتمل ہو، یعنی اسم میں کم از کم تین حروف اصلی ہوتے ہیں۔ بعض اسمائے معرب جو بظاہر تین حروف سے کم پر مشتمل ہوتے ہیں وہ اصل میں ایسے نہیں ہوتے، بلکہ وہاں کوئی حرف محذوف ہوتا ہے، جیسے: أَبٌ اصل میں أَبَوٌ تھا، أَخٌ اصل میں أَخَوٌ تھا۔

اسمِ عربی میں اصلی حروف پانچ تک ہوتے ہیں اور زائد حروف مل کر سات تک ہو سکتے ہیں، جیسے: اِسْتِغْفَارٌ.

تعداد حروف کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

تعداد حروف کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی، خماسی، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو، دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔

اس طرح سے اسم کی چھ قسمیں ہوئیں:

1. **ثلاثی مجرد:** جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو، جیسے: فَلْسٌ، فَرَسٌ، زَمَنٌ.
2. **ثلاثی مزید فیہ:** جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: زَمَانٌ (الف زائد ہے)۔
3. **رباعی مجرد:** جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: جَعْفَرٌ، دِرْهَمٌ.

4 **رباعی مزید فیہ:** جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد بھی ہو، جیسے: قِنْدِيلٌ. اس میں ''ي'' زائد ہے۔

5 **خماسی مجرد:** جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: سَفَرْجَلٌ ''بہی''۔

6 **خماسی مزید فیہ:** جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: عَضْرَفُوطٌ (سفید رنگ کا ایک کیڑا [یامنی]) اس میں ''و'' زائد ہے۔

اسم کے اوزان (ابنیہ)

ہر اسمِ معرب کے لیے چاہے وہ جامد ہو یا مشتق ایک میزان ہوتی ہے جس کے ذریعے سے اس کا وزن کیا جاتا ہے، یعنی اسے پرکھا جاتا ہے۔ چنانچہ جب کسی اسم معرب کا وزن نکالنا ہو تو ف، ع، ل (فَعَلٌ) اس اسم کی حرکات اور سکنات کے مطابق لے آئیں، مثلاً: فَرَسٌ کا وزن فَعَلٌ ہے، پس اگر تین حروف کے بعد ایک حرف اصلی باقی ہے تو فَعَلٌ کے لام کو مکرر لائیں، جیسے: دِرْهَمٌ فِعْلَلٌ کے وزن پر ہے اور اگر تین حرف کے بعد دو حرف اصلی باقی ہیں تو ایک اور لام کا اضافہ کردیں، مثلاً: سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلْلَلٌ (فَعَلَّلٌ) ہے۔ اور اگر اسم میں کوئی حرف زائد ہے تو وزن میں اسی زائد حرف کا اضافہ کردیں، مثلاً: اِسْتِغْفَارٌ کا وزن اِسْتِفْعَالٌ ہے اِنْطِلَاقٌ کا وزن اِنْفِعَالٌ ہے۔ اور اگر زائد حرف، حروف اصلیہ کی جنس سے ہو تو وزن میں اسی حرف اصلی کو مکرر لائیں، مثلاً: مُعَظَّمٌ کا وزن مُفَعَّلٌ ہے، اور مُغْرَوْرِقٌ کا وزن مُفْعَوْعِلٌ، یعنی دونوں مثالوں میں عینِ کلمہ کو مکرر لایا گیا، اِسْوِدَادٌ کا وزن اِفْعِلَالٌ ہے، یعنی لامِ کلمہ کو مکرر ذکر کیا گیا۔

اسمائے ثلاثی مجرد کے اوزان

ثلاثی مجرد کی کی فائے کلمہ کو فتحہ، کسرہ اور ضمہ (فَِعُلٌ) تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عینِ کلمہ کو ان تینوں کے علاوہ چوتھا سکون (فَِعُْلٌ) بھی آسکتا ہے، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ ممکنہ صورتیں بنتی ہیں لیکن اہلِ زبان اسم میں کسرہ کے بعد ضمہ (فِعُلٌ) اور ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ) کو ثقیل سمجھتے ہوئے استعمال نہیں کرتے، اس طرح سے اسم جامد ثلاثی مجرد کے دس مستعمل وزن باقی رہتے ہیں۔

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعْلٌ	شَمْسٌ، صَقْرٌ، فَهْدٌ	سورج، شکرا، چیتا	سَهْلٌ، ضَخْمٌ، صَعْبٌ	آسان، موٹا، مشکل

فُعْلٌ	بُرْدٌ، قُرْطٌ، قُفْلٌ	دھاری دار کپڑا، بالی، تالا	مُرٌّ، حُلْوٌ، عُبْرٌ	کڑوا، میٹھا، ہر کام کے لیے مناسب/تیز بادل
فِعْلٌ	عِکْمٌ، عِدْلٌ، جِذْعٌ	گٹھڑی، بوری، کھجور کا تنا	نِکْسٌ، نِقْضٌ، حِبْرٌ	منکوس، منقوض، دانا
فَعَلٌ	فَرَسٌ، جَمَلٌ، جَبَلٌ	گھوڑا، اونٹ، پہاڑ	بَطَلٌ، حَسَنٌ، حَدَثٌ	بہادر، خوبصورت، اچھی باتوں والا
فَعِلٌ	کَبِدٌ، کَتِفٌ	جگر، کندھا	حَذِرٌ، وَجِعٌ	بہت محتاط، بہت درد والا
فَعُلٌ	رَجُلٌ، سَبُعٌ، عَضُدٌ	مرد، درندہ، بازو	حَدُثٌ، یَقُظٌ، خَلُطٌ	اچھی باتوں والا، بیدار، ماہر/تجربہ کار
فُعَلٌ	صُرَدٌ، نُغَرٌ	پرندوں کے نام ہیں	حُطَمٌ، لُبَدٌ	بے رحم چرواہا، مقیم
فُعُلٌ	طُنُبٌ، عُنُقٌ	خیمہ کی رسی، گردن	جُنُبٌ	دور/جنبی
فِعَلٌ	ضِلَعٌ، عِوَضٌ، عِنَبٌ	پسلی، بدلہ، انگور	عِدًی (عِدَيٌ)، زِيَمٌ	دشمن/مسافر، متفرق
فِعِلٌ	إِبِلٌ	اونٹ	إِبِدٌ	وحشی جانور

فائدہ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں، مثلاً: اگر کوئی کلمہ فَعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا دوسرا کلمہ حرف حلقی ہو تو اسے چار طرح سے پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ.

اگر دوسرا حرف حلقی نہ ہو تو اسے تین طرح سے پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: کَتِفٌ سے کَتْفٌ، کِتْفٌ.

فِعِلٌ، فَعُلٌ، فُعُلٌ کے اوزان میں دوسرے حرف کو ساکن بھی پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: إِبِلٌ سے إِبْلٌ، عَضُدٌ سے عَضْدٌ، عُنُقٌ سے عُنْقٌ.

رباعی مجرد اسماء کے اوزان (بنائیں)

رباعی مجرد اسماء کے مشہور اوزان پانچ ہیں:

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ، عَنْبَرٌ	عَلَم، ایک قسم کی مچھلی	شَهْرَبٌ، شَجْعَمٌ، سَلْهَبٌ	بوڑھا آدمی، موٹا لمبا، لمبا

فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ، زِئْبِرٌ	زیور، سلائی کی جگہ	زِهْلِقٌ، عِنْفِصٌ، خِرْمِسٌ	ہلکا تیز آدمی، بداخلاق، تاریک
فُعْلُلٌ	فُلْفُلٌ، بُرْثُنٌ	مرچ، پنجہ	جُرْشُعٌ، كُنْدُرٌ	بڑا اونٹ، چھوٹے قد والا نہایت سخت شخص
فِعْلَلٌ	دِرْهَمٌ، قِلْعَمٌ	درہم، (علم ہے)	هِجْرَعٌ، هِبْلَعٌ	احمق، وسیع حلق والا
فِعَلٌّ	فِطَحْلٌ، قِمَطْرٌ	زمانہ قدیم کا نام، کتب محفوظ کرنے کا صندوق	هِزَبْرٌ، سِبَطْرٌ	جری/موٹا، تیز چالاک

خماسی مجرد اسماء کے اوزان

خماسی مجرد اسماء کے چار اوزان ہیں:

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ	بہی/بہی کا درخت	شَمَرْدَلٌ	لمبا
	فَرَزْدَقٌ	عَلم ہے	هَمَرْجَلٌ	تیز
فَعْلَلِلٌ	x	x	جَحْمَرِشٌ، قَهْبَلِسٌ	بوڑھی عورت، خاکی مائل سفید
فُعَلِّلٌ	خُزَعْبِلٌ	باطل	قُذَعْمِلَةٌ	سخت اونٹنی/پست قد خسیس عورت
فِعْلَلٌّ	قِرْطَعْبٌ	کپڑے کا ٹکڑا	جِرْدَحْلٌ	موٹا اونٹ

مزید فیہ اسماء کے اوزان

مزید فیہ اسماء کے اوزان بہت زیادہ ہیں، ان کے لیے کوئی ضابطہ یا قاعدہ نہیں ہے۔ جب حروف زیادت سَأَلْتُمُونِيهَا میں سے کوئی حرف کسی اسم میں ہوتو وہ اسم مزید فیہ کہلائے گا۔

یہ بھی یادرہے کہ کسی حرف کو ہم تب ہی زائد کہیں گے جب اس کے علاوہ تین حروف اصلی ہوں۔ حرف اصلی وہ ہے جو کلمہ کی تمام تصاریف میں موجود ہو۔ اور جو بعض تصریفات میں موجود ہو اور بعض میں نہ ہو وہ زائد ہوتا

ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ حروف اصلی اور زائد ہونے کا تعلق اسمائے عربیہ معربہ کے ساتھ ہے۔ رہے مبنی اور عجمی اسماء تو ان میں کسی حرف پر زائد ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

ثلاثی مزید فیہ کے اوزان

اس کے بہت سے اوزان ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فِعَالٌ	حِصَانٌ	گھوڑا	فَعُولٌ	عَمُودٌ	ستون
فِعِّيلٌ	بِطِّيخٌ	تربوز	فَاعُولٌ	جَاسُوسٌ	جاسوس

رباعی مزید فیہ کے اوزان

ثلاثی مزید فیہ کی طرح اس کے بھی بہت سے اوزان ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَوْعَلِلٌ	دَوْدَمِسٌ	نہایت زہریلا سانپ	فُعَالِلُ	جُخَاذِبُ	جگنو کی ایک قسم
فَعَوْلَلٌ	فَدَوْكَسٌ	شیر	فِعْلِيلٌ	قِنْدِيلٌ	چراغ، فانوس
فُعْلُولٌ	زُنْبُورٌ	بھڑ	فَنْعَلِيلٌ	مَنْجَنِيقٌ	قدیم جنگی توپ
فَعْلَلُوتٌ	عَنْكَبُوتٌ	مکڑی			

خماسی مزید فیہ کے اوزان

اس کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلَلُولٌ	عَضْرَفُوطٌ	سفید رنگ کا ایک کیڑا (بامنی)	فُعَلْلِيلٌ	خُزَعْبِيلٌ	باطل

فِعْلَلُولٌ	قِرْطَبُوسٌ	تیز رفتار بڑی اونٹنی
فَعْلَلٰی	قَبَعْثَرٰی	موٹا اونٹ

فَعْلَلِيلٌ	خَنْدَرِيسٌ	شراب

تمرینات

1. تعدادِ حروف کے لحاظ سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع مثال لکھیں۔
2. ثلاثی مجرد اسم جامد کے پانچ اوزان مع مثال بیان کریں۔
3. اسم جامد کے رباعی اور خماسی مجرد کے لیے کون کون سے وزن آتے ہیں؟
4. اسم جامد ثلاثی، رباعی اور خماسی مزید فیہ کی تین تین مثالیں مع وزن بیان کریں۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1 مذکر 2 مؤنث

1 **مذکر:** هُوَ مَايَصِحُّ أَنْ تُشِيرَ إِلَيْهِ بِقَوْلِكَ "هٰذَا". "یہ وہ اسم ہے جس کی طرف "هٰذَا" لفظ کے ساتھ اشارہ کرنا صحیح ہو"، جیسے: هٰذَا رَجُلٌ، هٰذَا بَابٌ. بالفاظ دیگر یہ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ پائی جائے، جیسے: رَجُلٌ، كِتَابٌ.

2 **مؤنث:** هُوَ مَا يَصِحُّ أَنْ تُشِيرَ إِلَيْهِ بِقَوْلِكَ "هٰذِهِ". "یہ وہ اسم ہے جس کی طرف "هٰذِهِ" لفظ کے ساتھ اشارہ کرنا درست ہو"، جیسے: هٰذِهِ نَاقَةٌ، هٰذِهِ شَمْسٌ. بالفاظ دیگر یہ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، مثلاً: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علامات تانیث تین ہیں:

① **تائے تانیث مدورۃ:** جس اسم کے آخر میں تائے تانیث مدورہ (ۃ) ہو وہ اسم مؤنث ہوتا ہے، خواہ اس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، مثلاً: طَلْحَةُ، یہ علامت اسمائے جامد اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے۔ اور قیاساً ہر صفت، یعنی اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم مفعول وغیرہ کے آخر میں لگا کر اسے مؤنث بنا دیا جاتا ہے، جیسے: ضَارِبٌ "مارنے والا" سے ضَارِبَةٌ "مارنے والی"، جَمِيلٌ سے جَمِيلَةٌ اور مَقْتُولٌ سے مَقْتُولَةٌ.

② **الف مقصورہ:** جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ برائے تانیث ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حُبْلٰى، صُغْرٰى. اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَحْسَنُ سے حُسْنٰى.

③ **الف ممدودہ:** جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ. أَفْعَلُ جو صفت مشبہ کا صیغہ ہو، اسم تفضیل نہ ہو تو اس کی مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے:

أَبْیَضُ سے بَیْضَاءُ.

مؤنث کی اقسام: مؤنث کی کئی قسمیں ہیں:

1 **مؤنث حقیقی:** یہ وہ ہے جو انسانوں اور حیوانات کی مؤنث پر دلالت کرے، جیسے: اِمْرَأَةٌ، نَاقَةٌ، عُصْفُورَةٌ. اس مؤنث میں توالد اور تناسل کی صلاحیت ہوتی ہے۔

2 **مؤنث غیر حقیقی یا مجازی:** یہ وہ مؤنث ہے جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں:

(ا) مؤنث مجازی لفظی، یہ وہ مؤنث مجازی ہے جس میں تانیث کی ظاہری علامت موجود ہو، جیسے: وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ وغیرہ۔

(ب) مؤنث مجازی تقدیری، یہ وہ مؤنث مجازی ہے جس میں تانیث کی علامت ظاہری نہ ہو بلکہ تقدیری (ملحوظ) ہو، جیسے دَارٌ، شَمْسٌ وغیرہ، اسے مؤنث سماعی بھی کہتے ہیں۔

3 **مؤنث لفظی:** یہ وہ اسم ہے جو تانیث کی ظاہری علامت پر مشتمل ہو، چاہے اس کا مدلول مذکر ہو، جیسے: حَمْزَةُ، أُسَامَةُ، زَكَرِيَّاءُ (مردوں کے نام) یا اس کا مدلول مؤنث ہو، جیسے فَاطِمَةُ، ضَارِبَةٌ، مَنْصُورَةٌ.

4 **مؤنث معنوی:** یہ وہ اسم ہے جس کا مدلول مؤنث حقیقی یا مجازی ہو اور علامت تانیث ظاہری سے خالی ہو، چنانچہ یہ اس مؤنث حقیقی کو بھی شامل ہے جو علامت تانیث سے خالی ہو، جیسے: زَيْنَبُ، سُعَادُ وغیرہ، اور اس مؤنث مجازی کو بھی جو علامت تانیث سے خالی ہو، جیسے عَيْنٌ، رِجْلٌ مؤنث اعلام وغیرہ۔

5 **مؤنث لفظی و معنوی:** یہ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی ظاہری علامت بھی ہو اور اس کا مدلول بھی مؤنث ہو، جیسے: فَاطِمَةُ، عَائِشَةُ، سُعْدٰی، حَسْنَاءُ، نَحْلَةُ، حَيْفَاءُ مؤنث اعلام وغیرہ۔

مؤنث کی مذکورہ پانچ قسموں میں کبھی دو یا دو سے زیادہ انواع جمع ہو جاتی ہیں، پھر اسے وہ نام دیا جاتا ہے جو دونوں انواع کو شامل ہو، جیسے:

مؤنث حقیقی لفظی: یہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں اس کی جنس میں سے مذکر ہو اور اس میں علامت تانیث بھی ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ، فَاطِمَةُ، سُعْدٰی وغیرہ۔

مؤنث حقیقی معنوی: وہ مؤنث جس کے مقابلے میں اس کی جنس میں سے مذکر ہو اور اس میں تانیث کی ظاہری علامت نہ ہو، جیسے: زَيْنَبُ، هِنْدٌ (عورت کا نام) أُمٌّ وغیرہ۔

مؤنث مجازی لفظی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی جبکہ اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہوتی ہے، جیسے: طَاوِلَةٌ، وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ وغیرہ۔

مؤنث مجازی معنوی: جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اور اس میں تانیث کی ظاہری علامت بھی نہیں ہوتی، جیسے: أَرْضٌ، رِجْلٌ، عَيْنٌ، دَارٌ، شَمْسٌ.

مؤنث سماعی کی شناخت

مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہیں ہے، اس کا تعلق عرب سے سماع پر ہے اور اس کا پتہ کتب لغت سے لگتا ہے۔ البتہ بعض ایسے ضوابط اور اصول ہیں جن کے ذریعے سے اس کے بارے میں کچھ علم حاصل ہوجاتا ہے، وہ اصول درج ذیل ہیں۔

وہ الفاظ جو عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

1. جسم کے جفت اعضاء مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: أُذُنٌ "کان"، عَيْنٌ "آنکھ"، ذِرَاعٌ "ہاتھ (کہنی تک)"، البتہ صُدْغٌ "کنپٹی"، خَدٌّ "گال"، عَاتِقٌ "کاندھا"، حَاجِبٌ "ابرو" مذکر ہیں۔
2. شراب کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: خَمْرٌ، خُرْطُومٌ، طِلَاءٌ.
3. ہوا کے نام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: رِيحٌ، صَرْصَرٌ.
4. دوزخ کے نام جَحِيمٌ کے سوا باقی تمام مؤنث استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: جَهَنَّمُ، سَقَرُ. جبکہ جَحِيمٌ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔
5. جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمعیں، مثلاً: رِجَالٌ "آدمی"، كُتُبٌ "کتابیں"، مُسْلِمَاتٌ "مسلمان عورتیں"۔
6. بعض حیوانوں کے نام، مثلاً: أَرْنَبٌ "خرگوش" عُقَابٌ "باز"۔

بعض ایسے اسماء بھی ہیں جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1. جگہوں، ملکوں اور شہروں کے نام مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور بُقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔
2. حروف تہجی (ا، ب، ت، ث ...... تا آخر) اور حروف عاملہ۔
3. اسم جمع، مثلاً: رَهْطٌ.

درج ذیل اسماء بھی مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں:

اَلدَّلْوُ ''ڈول''، اَلْأَضْحٰی ''عید''، اَلسِّکِّینُ ''چھری''، اَلسَّبِیلُ ''راستہ''، اَلطَّرِیقُ ''راستہ''، اَلسُّوقُ ''بازار''، اَللِّسَانُ ''زبان''، اَلْعَسَلُ ''شہد''، اَلذِّرَاعُ ''ہاتھ''، اَلْمَتْنُ ''کمر/پیٹھ''، اَلْکُرَاعُ ''پنڈلی کی ہڈی''، اَلْحَالُ ''حالت''، اَلسِّلَاحُ ''اسلحہ''، اَلصَّاعُ ''غلہ ماپنے کا پیمانہ/ٹوپا''، اَلْإِزَارُ ''تہبند''، اَلسَّرَاوِیلُ ''شلوار''، اَلْعُرْسُ ''شادی''، اَلْعُنُقُ ''گردن''، اَلسِّلْمُ ''صلح/امن''، اَلْخَمْرُ ''شراب''، اَلْفَرَسُ ''گھوڑا/گھوڑی''۔

تمرینات

1. جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں۔
2. مؤنث کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔
3. مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے دو ضابطے لکھیں۔
4. مؤنث حقیقی اور لفظی میں فرق بیان کریں۔
5. درج ذیل کلمات میں تانیث کی کون سی علامت پائی جاتی ہے؟

   صَحْرَاءُ ...... غُرْفَةٌ ...... بَيْضَاءُ ...... حُسْنٰی.

6. مندرجہ ذیل کلمات میں تانیث کی قسم بتائیں:

   عُصْفُورَةٌ ...... عَيْنٌ ...... طَلْحَةُ ...... أَرْضٌ ...... خَدِيجَةُ

7. دس ایسے اسماء بیان کریں جو مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: 1 مفرد 2 تثنیہ 3 جمع

1 مفرد: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى وَاحِدٍ. ''یہ وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ ''ایک مرد''، اِمْرَأَةٌ ''ایک عورت''۔

2 تثنیہ: اِسْمٌ يَدُلُّ عَلَى اثْنَيْنِ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''یہ وہ اسم ہے جو مفرد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے''، جیسے: رَجُلَانِ ''دو مرد''، اِمْرَأَتَانِ ''دو عورتیں''۔

بنانے کا طریقہ: حالت رفعی میں واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَانِ) اور حالت نصبی و جری میں اس کے آخر میں یا ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَيْنِ) لگانے سے تثنیہ بنتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ یا ممدودہ ہو تو تثنیہ بناتے وقت مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

(ل) الف مقصورہ: اگر اسم سہ حرفی ہو اور الف مقصورہ ''و'' یا ''ي'' سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ بناتے وقت ''و، ي'' اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں، مثلاً: عَصًا سے عَصَوَانِ، فَتًى سے فَتَيَانِ، سُمًا (شہرت) سے سُمَاوَانِ اور هُدًى سے هُدَيَانِ اور اگر اسم تین حرفی نہ ہو بلکہ اس سے زائد ہو تو ''و، ي'' دونوں کو عموماً ''ي'' سے بدل دیا جاتا ہے، مثلاً: مُرْتَضٰى سے مُرْتَضَيَانِ (مادہ رَضْوٌ) اور مُجْتَبٰى سے مُجْتَبَيَانِ (مادہ جَبْيٌ) اور حُبْلٰى سے حُبْلَيَانِ (حُبْلٰى میں الف علامت تانیث ہے)۔

(ب) الف ممدودہ: الف ممدودہ کی تین صورتیں ہیں:

1 اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ میں باقی رہتا ہے، مثلاً: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّاءَانِ، وُضَّاءٌ ''پاکیزہ/خوبصورت'' سے وُضَّاءَانِ.

2 اگر اصلی نہ ہو بلکہ تانیث کی علامت کے طور پر ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ.

3 اگر علامت تانیث کے طور پر نہ ہو بلکہ کسی حرف اصلی "و، ي" کا بدل ہو تو "و" سے بدلنا جائز ہوتا ہے، مثلاً: کِسَاءٌ، دُعَاءٌ سے کِسَاوَانِ، کِسَاءَانِ، دُعَاوَانِ، دُعَاءَانِ.

فائدہ اگر مفرد کے آخر سے "و، ي" حذف ہو گئے ہوں تو تثنیہ بناتے وقت واپس آجاتے ہیں، جیسے: قَاضٍ سے قَاضِيَانِ اور أَخٌ سے أَخَوَانِ.

3 **جمع**: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ. "یہ وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔" اس کی دو قسمیں ہیں: 1 جمع سالم 2 جمع مکسر

1 **جمع سالم**: مَا يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. "یہ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد پر اس معین اضافے کی وجہ سے دلالت کرے جو اس کے مفرد کے آخر میں کیا جائے۔" اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ.

اس کی پھر دو قسمیں ہیں: 1 جمع مذکر سالم 2 جمع مؤنث سالم یا الجمع بالألف والتاء الزائدتين.

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ: حالت رفعی میں واحد کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ـُونَ) اور حالت نصبی وجری میں یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـِينَ) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ / مُسْلِمِينَ۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ: جمع مؤنث سالم واحد کے آخر میں (ـَات) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

اگر واحد کے آخر میں الف مقصورہ یا ممدودہ ہو تو جمع بناتے ہوئے مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

(ا) **الف مقصورہ**: اگر مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو تو جمع سالم بناتے ہوئے الف مقصورہ وجوباً حذف ہو جاتا ہے، جیسے: مُرْتَضٰى سے مُرْتَضَوْنَ اور مُصْطَفٰى سے مُصْطَفَوْنَ.

(ب) **الف ممدودہ**: الف ممدودہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

1 اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہے تو جمع میں باقی رہے گا، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّاءُونَ.

2 اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی نہ ہو بلکہ زائدہ ہو تو اسے واؤ سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: حَمْرَاءُ (جب مذکر عاقل کا علم بنایا جائے) سے اَلْحَمْرَاوُونَ.

③ اگر الف ممدودہ کا ہمزہ "و یا ی" کا بدل ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا یا "و" سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: بَهَاءٌ، "رونق"، بَنَّاءٌ "معمار" (جب مذکر عاقل کا علم بنایا جائے) سے اَلْبَهَاءُونَ/ اَلْبَهَاوُونَ، اَلْبَنَّاءُونَ/ اَلْبَنَّاوُونَ.

فائدہ جمع سالم بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے:

❀ اگر مذکر، عاقل کا عَلَمْ یا صفت ہو تو جمع "ـُـوْنَ" سے آتی ہے، مثلاً: زَيْدٌ سے اَلزَّيْدُونَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُونَ. لہٰذا رَجُلٌ کی جمع رَجُلُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عَلَم نہیں اور نَاهِقٌ کی جمع نَاهِقُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔

سَنَةٌ کی جمع سِنُونَ اور أَرْضٌ کی جمع أَرَضُونَ حقیقی جمع نہیں ہے۔

❀ اگر مؤنث، عاقل کا عَلَم یا مؤنث عاقل یا کسی غیر عاقل کی صفت ہو تو جمع "ـَـات" سے آتی ہے، مثلاً: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ "عمدہ گھوڑا" سے صَافِنَاتٌ.

② **جمع مکسر:** هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ تَغَيُّرٍ يَطْرَأُ عَلٰى مُفْرَدِهٖ عِنْدَ الْجَمْعِ. "یہ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے اس تغیر اور تبدیلی کی وجہ سے جو جمع بناتے وقت اس کے مفرد پر طاری ہوتی ہے۔" اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا (شکل وصورت) حقیقتاً یا تقدیراً ٹوٹ جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور فُلْكٌ "کشتی" سے فُلْكٌ "کشتیاں"۔

جمع مکسر کی اقسام: جمع مکسر کی پھر دو قسمیں ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت

جمع قلت: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ مُحَدَّدٍ لَا يَقِلُّ عَنْ ثَلَاثَةٍ وَلَا يَزِيدُ عَلٰى عَشَرَةٍ. "یہ وہ جمع ہے جو ایک متعین عدد پر دلالت کرے جو تین سے کم اور دس سے زیادہ نہ ہو۔" یعنی اس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

جمع کثرت: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ يَزِيدُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ إِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ. "یہ وہ جمع ہے جس کی دلالت تین سے زائد عدد پر ہو، یعنی غیر متناہی پر ہو۔"

تنبیہ 1 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مفرد کے لیے ایک ہی وزن کی جمع تکسیر ہوتی ہے تو قرائن کو دیکھتے ہوئے

اس سے قلت یا کثرت کے معنی مراد لیتے ہیں۔

2 کبھی جمع قلت، کثرت کے معنی میں اور جمع کثرت، قلت کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔

جمع قلت کے اوزان

جمع قلت کے چار وزن ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

وزن جمع	وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع	معانی
أَفْعُلٌ	فَعْلٌ	بَحْرٌ	أَبْحُرٌ	سمندر
أَفْعَالٌ	فَعْلٌ [1]	مَوْتٌ، بَيْتٌ	أَمْوَاتٌ، أَبْيَاتٌ	موت، گھر
//	فُعْلٌ	صُلْبٌ	أَصْلَابٌ	ریڑھ کی ہڈی/سخت
//	فِعْلٌ	جِسْمٌ	أَجْسَامٌ	جسم
//	فَعَلٌ	سَبَبٌ	أَسْبَابٌ	سبب
//	فُعُلٌ	عُنُقٌ	أَعْنَاقٌ	گردن
//	فَعُولٌ	عَدُوٌّ	أَعْدَاءٌ	دشمن
//	فِعَلٌ (اسم)	ضِلَعٌ	أَضْلَاعٌ	پسلی
//	فَعِيلٌ (صفت)	يَتِيمٌ	أَيْتَامٌ	یتیم
فِعْلَةٌ	فَعِيلٌ	صَبِيٌّ	صِبْيَةٌ	بچہ
//	فَعَلٌ	فَتًى	فِتْيَةٌ	نوجوان
//	فُعَالٌ	غُلَامٌ	غِلْمَةٌ	لڑکا
أَفْعِلَةٌ	فَعَالٌ	طَعَامٌ، دَوَاءٌ	أَطْعِمَةٌ، أَدْوِيَةٌ	روٹی، دوا
//	فِعَالٌ	كِسَاءٌ	أَكْسِيَةٌ	لباس

[1] یہ وزن اکثر اجوف سے آتا ہے، خواہ اسم ہو یا صفت۔

ملحوظہ وزن أَفْعِلَةٌ اکثر اسم مذکر چار حرفی کی جمع کے لیے آتا ہے جبکہ اُس کا تیسرا حرف مدّہ ہو، جیسے: طَعَامٌ سے أَطْعِمَةٌ، رَغِيفٌ سے أَرْغِفَةٌ، دَوَاءٌ سے أَدْوِيَةٌ، غِذَاءٌ سے أَغْذِيَةٌ. مضاعف سے صفت بھی اسی وزن پر آتی ہے، مثلاً: حَبِيبٌ سے أَحِبَّةٌ.

جمع کثرت کے اوزان

جمع کثرت کے اوزان بے شمار ہیں اور سماع پر منحصر ہیں۔ ان میں سے مشہور اوزان اپنی شرائط کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

	وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرائط	مثالِ مفرد	مثالِ جمع	معانی
1	فُعْلٌ	أَفْعَلُ، فَعْلَاءُ	صفت مشبہ ہو	أَبْكَمُ، بَكْمَاءُ	بُكْمٌ	گونگا، گونگی
2	فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	عِمَادٌ	عُمُدٌ	ستون
				كِتَابٌ	كُتُبٌ	کتاب
	//	فَعِيلٌ	اسم ہو	رَغِيفٌ	رُغُفٌ	روٹی
				بَرِيدٌ	بُرُدٌ	محدود مسافت (12 میل)/ڈاک
			یا صفت بمعنی فاعل ہو	نَذِيرٌ	نُذُرٌ	ڈرانے والا
	//	فَعُولٌ	اسم ہو	عَمُودٌ	عُمُدٌ	ستون
				قَلُوصٌ	قُلُصٌ	نوجوان قوی اونٹنی
			یا صفت بمعنی فاعل ہو	صَبُورٌ	صُبُرٌ	صابر
3	فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ	نُوَبٌ	باری
	فُعَلٌ	فُعْلَةٌ	اسم ہو	غُرْفَةٌ	غُرَفٌ	کمرہ/ بالاخانہ
				حُجَّةٌ	حُجَجٌ	دلیل
	//	فُعْلَى	مؤنث اسم تفضیل ہو	نُصْرَى	نُصَرٌ	زیادہ مدد کرنے والی

نمبر	وزن جمع	وزن مفرد	شرط	مفرد	جمع	معنی
	//	فُعْلَةٌ	اسم ہو	جُمْعَةٌ	جُمَعٌ	جمعہ
4	فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بَدْرَةٌ، فِرْقَةٌ	بِدَرٌ، فِرَقٌ	تھیلی، گروہ
				بِدْعَةٌ	بِدَعٌ	بدعت
5	فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل مذکر اور صحیح اللام ہو۔	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	طلب کرنے والا
				كَامِلٌ	كَمَلَةٌ	کامل
				كَاتِبٌ	كَتَبَةٌ	لکھنے والا
6	فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل مذکر اور ناقص ہو	قَاضٍ	قُضَاةٌ	قاضی
				دَاعٍ	دُعَاةٌ	دعوت دینے والا
				رَامٍ	رُمَاةٌ	پھینکنے والا
7	فِعَلَةٌ	فُعْلٌ	اسم صحیح اللام ہو، اس وزن پر یہ اسم بہت کم ہی جمع کیا جاتا ہے	قُرْطٌ	قِرَطَةٌ	بالی
				كُوزٌ	كِوَزَةٌ	کوزہ
		فِعْلٌ		قِرْدٌ	قِرَدَةٌ	بندر
8	فُعَّلٌ	فَاعِلٌ	صفت ہو، صحیح اللام ہو	نَائِمٌ/نَائِمَةٌ	نُوَّمٌ	سونے والا
		فَاعِلَةٌ		قَاعِدٌ/ قَاعِدَةٌ	قُعَّدٌ	بیٹھنے والا
9	فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل مذکر اور غیر ناقص ہو	جَاهِلٌ	جُهَّالٌ	جاہل
				قَارِئٌ	قُرَّاءٌ	قاری/ پڑھنے والا
10	فِعَالٌ	فَعْلٌ	مثال یائی اور اجوف یائی نہ ہو	زَنْدٌ	زِنَادٌ	ہاتھ کا گٹ
				كَعْبٌ	كِعَابٌ	ٹخنہ
				صَعْبٌ	صِعَابٌ	مشکل

نمبر	جمع کا وزن	مفرد کا وزن	شرط	مفرد	جمع	معنی
	//	فَعَلٌ	اسم ہو یا صفت ہو لیکن مضاعف اور ناقص نہ ہو	جَبَلٌ جَمَلٌ حَسَنٌ	جِبَالٌ جِمَالٌ حِسَانٌ	پہاڑ اونٹ اچھا/خوبصورت
	//	فَعَلَةٌ	اسم ہو، مضاعف اور ناقص نہ ہو	قَصَعَةٌ رَقَبَةٌ	قِصَاعٌ رِقَابٌ	پیالہ گردن
	//	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	صفت بمعنی فاعل ہو اور غیر ناقص ہو	كَرِيمٌ كَرِيمَةٌ	كِرَامٌ	معزز
	//	فَعْلٰى	فَعْلَانُ کی مؤنث ہو	عَطْشٰى	عِطَاشٌ	پیاسی عورت
11	فُعُولٌ	فَعْلٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ، حِمْلٌ عِلْمٌ، عَيْنٌ قُرْءٌ	فُلُوسٌ، حُمُولٌ عُلُومٌ، عُيُونٌ قُرُوءٌ	پیسہ، بوجھ علم، آنکھ حیض
	//	فَعَلٌ	معتل نہ ہو	ذَكَرٌ، أَسَدٌ	ذُكُورٌ، أُسُودٌ	نر، شیر
12	فُعْلَانٌ	فَعْلٌ	اسم ہو	ظَهْرٌ	ظُهْرَانٌ	پشت
	//	فَعَلٌ	اسم ہو	حَمَلٌ، بَلَدٌ	حُمْلَانٌ، بُلْدَانٌ	بکری کا بچہ، ملک/علاقہ
	//	فَعِيلٌ	غیر صفت ہو	رَغِيفٌ	رُغْفَانٌ	روٹی
	//	فَاعِلٌ	صفت ہو	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ	سوار
	//	أَفْعَلُ	صفت ہو	أَحْمَرُ	حُمْرَانٌ	سرخ
	//	فُعَالٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شُجْعَانٌ	بہادر
13	فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ	صفت ہو	سَرِيعٌ	سِرْعَانٌ	تیز/جلد باز
	//	فُعَالٌ	صفت ہو	شُجَاعٌ	شِجْعَانٌ	بہادر

		فُعَلٌ	اسم ہو	صُرَدٌ	صِرْدَانٌ	ایک شکاری پرندہ
	//	فَعَلٌ	اجوف ہو	تَاجٌ (تَوَجٌ)	تِيجَانٌ	تاج
	//	فُعْلٌ	//	عُودٌ	عِيدَانٌ	لکڑی
14	فَعْلٰى	فَعِيلٌ	بمعنی اسم مفعول ہو	قَتِيلٌ جَرِيحٌ	قَتْلٰى جَرْحٰى	مقتول زخمی
	//	فَعِلَانٌ	اسم ہو	ظَرِبَانٌ	ظَرْبٰى	چھوٹا سا جانور
15	فُعَلَاءُ	فَعَالٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو	جَبَانٌ	جُبَنَاءُ	بزدل
	//	فَعِيلٌ	مذکر عاقل کی صفت ہو اور مضاعف اور ناقص نہ ہو	شَرِيفٌ	شُرَفَاءُ	معزز
	//	فَاعِلٌ	صفت ہو	شَاعِرٌ	شُعَرَاءُ	شاعر
16	أَفْعِلَاءُ	فَعِيلٌ	صفت عاقل ہو اور ناقص یا مضاعف ہو	غَنِيٌّ، حَبِيبٌ وَلِيٌّ	أَغْنِيَاءُ أَحِبَّاءُ أَوْلِيَاءُ	دولت مند، محبت کرنے والا، دوست

قِلَّت کے ساتھ صَدِيقٌ أَصْدِقَاءُ غیر مضاعف و ناقص بھی اس وزن پر آتا ہے۔

	وزن جمع	وزن مفرد	شرائط	مثال مفرد	مثال جمع	معانی
17	فُعَالٰى	فَعِيلٌ	صفت ہو	أَسِيرٌ	أُسَارٰى	قیدی
	//	فَعْلَانٌ	صفت ہو	سَكْرَانُ	سُكَارٰى	مدہوش (جو نشے میں ہو)

فائدہ قُضَاةٌ، دُعَاةٌ، رُمَاةٌ اصل میں قُضَيَةٌ، دُعَوَةٌ، رُمَيَةٌ تھے، تعلیل کے بعد اس طرح ہوئے۔

تمرینات

1. جمع قلت کے اوزان مع مثال بیان کریں۔
2. جمع کثرت کے دس اوزان مع مثال لکھیں۔
3. درج ذیل تثنیہ وجمع کا مفرد بتائیں، نیز جمع کی قسم (قلت، کثرت، سالم، مکسر) بھی بتائیں:

أُسَارٰی ...... أَوْلِيَاءُ ...... عُودَانِ ...... أَعْيَادٌ ...... سَاعُونَ ...... فِرَقٌ

بِدَعٌ ...... رَامِيَانِ ...... كَمَلَةٌ ...... قِرْدٌ ...... صَفْرَاوَانِ ...... كُوزٌ.

4. درج ذیل مفرد اسماء سے تثنیہ وجمع بنائیں:

سَكْرَانُ ...... حَبِيبٌ ...... أَسَدٌ ...... فَلْسٌ ...... رَقَبَةٌ ...... حَسَنٌ

كَعْبٌ ...... كَاتِبٌ ...... قَاضٍ ...... عِنَبٌ ...... حُرٌّ ...... حُجَّةٌ

منتهى الجموع یا صیغہ منتهى الجموع. یہ وہ جمع ہے جس کے الف تکسیر کے بعد دو حرف ہوں یا ایسے تین حرف ہوں جن کا درمیان والا حرف ساکن ہو، جیسے: دَرَاهِمُ، دَنَانِيرُ.

اس کے انیس اوزان ہیں جو کہ سارے کے سارے مزید فیہ کے لیے ہیں ان میں سے رباعی اور خماسی کے لیے دو وزن فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ ہیں۔

ذیل میں چند مشہور اوزان لکھے جاتے ہیں:

	وزن جمع	شرائط	مثال	مفرد	معانی
1	فَعَالِلُ	رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، خماسی مجرد، خماسی مزید فیہ	دَرَاهِمُ	دِرْهَمٌ	چاندی کا سکہ
			غَضَافِرُ	غَضَنْفَرٌ	شیر
			سَفَارِجُ	سَفَرْجَلٌ	بہی
			عَنَادِلُ	عَنْدَلِيبٌ	بلبل
			سَنَابِلُ	سُنْبُلٌ	بالی/خوشہ
2	فَعَالِيلُ	اسم رباعی مجرد و مزید و خماسی مجرد و مزید، آخری حرف سے پہلا حرف حرف علت ساکن ہو۔ ثلاثی مزید فیہ جو اس وزن کے مشابہ ہو	قَرَاطِيسُ	قِرْطَاسٌ	کاغذ
			فَرَادِيسُ	فِرْدَوْسُ	جنت/باغ
			قَنَادِيلُ	قِنْدِيلٌ	قندیل/چراغ/فانوس
			دَنَانِيرُ	دِينَارٌ	دینار (سونے کا سکہ)
			سَكَاكِينُ	سِكِّينٌ	چھری

3	أَفَاعِلُ	أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ ہو۔ أَفْعَلُ کے وزن پر صفت کا صیغہ جو وصفیت سے نکل کر اسمیت کے معنی میں ہو چکا ہو۔ وہ اسماء جو چار حرفی ہوں اور شروع میں ہمزہ ہو۔ تائے تانیث کا اعتبار نہیں ہوتا۔	أَفَاضِلُ أَسَاوِدُ أَعَامِشُ أَوَادِمُ أَصَابِعُ أَنَامِلُ	أَفْضَلُ أَسْوَدُ أَعْمَشُ آدَمُ إِصْبَعٌ أُنْمُلَةٌ	زیادہ فضیلت والا سانپ نام مرد آدم (علیہ السلام) انگلی پور
4	أَفَاعِيلُ	أَفَاعِلُ کی شرطوں کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ اس اسم کا آخری سے پہلا حرف مدہ ہو۔	أَسَالِيبُ أَضَابِيرُ	أُسْلُوبٌ إِضْبَارَةٌ	طرز، انداز، کتابوں یا تیروں کا گٹھا
5	تَفَاعِلُ	چار حرفی اسم جس کے شروع میں تاء زائدہ ہو	تَنَابِلُ تَجَارِبُ	تِنْبَلٌ تَجْرِبَةٌ	چھوٹا لقمہ یا پتھر تجربہ
6	تَفَاعِيلُ	تفاعل کی شرط کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ آخری حرف سے پہلا حرف مدّہ ہو۔	تَقَاسِيمُ تَسَابِيحُ تَنَابِيلُ	تَقْسِيمٌ تَسْبِيحَةٌ تِنْبَالٌ	تقسیم کرنا تسبیح چھوٹا لقمہ/چھوٹا پتھر
7	مَفَاعِلُ	ہر وہ اسم جو چار حرفی ہو، شروع میں میم زائد ہو۔	مَسَاجِدُ مَكَانِسُ مَعَايِشُ	مَسْجِدٌ مِكْنَسَةٌ مَعِيشَةٌ	مسجد جھاڑو معیشت (زندگی)
8	مَفَاعِيلُ	مفاعل کی شرط کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ آخری حرف سے پہلا حرف مدہ ہو۔	مَصَابِيحُ مَوَاثِيقُ مَطَامِيرُ	مِصْبَاحٌ مِيثَاقٌ مَطْمُورَةٌ	چراغ (بلب) عہد قید خانہ/زمین کے نیچے گندم وغیرہ چھپانے کی جگہ

نوٹ جمع کے متعلق درج ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔

1. کبھی جمع اور مفرد کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، جیسے: أُمٌّ سے أُمَّهَاتٌ، فَمٌ سے أَفْوَاهٌ اور مَاءٌ سے مِيَاهٌ.
2. کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے اسے ''جمع الجمع'' کہتے ہیں، مثلاً: كَلْبٌ سے أَكْلُبٌ، أَكَالِبُ، حِمَارٌ سے حُمُرٌ، حُمُرَاتٌ، نِعْمَةٌ سے أَنْعُمٌ، أَنَاعِمُ ، بَيْتٌ سے بُيُوتٌ، بُيُوْتَاتٌ، صَاحِبَةٌ سے صَوَاحِبُ، صَوَاحِبَاتٌ .
3. بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ جمع کے معنی پر دلالت کرتے ہیں لیکن ان کا واحد ان کے الفاظ سے نہیں ہوتا، انھیں ''اسم جمع'' کہتے ہیں، مثلاً: قَوْمٌ ، رَهْطٌ ، جَيْشٌ.

1. صیغۂ منتہی الجموع اور جمع الجمع کسے کہتے ہیں؟ بیان کریں۔
2. اسم جمع کی تعریف کریں اور پانچ مثالیں دیں۔
3. درج ذیل اسماء کی جمع بنائیں:

نَفْسٌ ...... خَطِيبٌ ...... قَلْبٌ ...... حَارِسٌ ...... خَبَزٌ ...... مَسْجِدٌ ...... مَعْهَدٌ
أَرِيكَةٌ ...... مَفْسَدَةٌ ...... دِينَارٌ ...... مِصْبَاحٌ ...... سُلْطَانٌ ...... دِرْهَمٌ.

4. درج ذیل منتہی الجموع کے مفرد بتائیں:

أَخَادِيدُ ...... أَسَابِيعُ ...... أَحَادِيثُ ...... أَكَابِرُ ...... سَفَارِجُ
تَلَامِيذُ ...... مَوَاقِعُ ...... فَوَارِسُ ...... أَسَالِيبُ ...... تَسَابِيحُ.

نسبت: هِيَ إِلْحَاقُ آخِرِ الْاِسْمِ يَاءً مُشَدَّدَةً مَكْسُورًا مَا قَبْلَهَا لِلدَّلَالَةِ عَلٰى نِسْبَةِ شَيْءٍ إِلٰى آخَرَ. ''کسی چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت کرنے کے لیے اسم کے آخر میں ''يّ'' مشدد بڑھانے اور اس کے ماقبل کو مکسور کرنے کو ''نسبت'' کہتے ہیں۔'' اور اس نسبت والے اسم کو ''اسم منسوب'' کہتے ہیں۔

اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس چیز کا منسوب الیہ کے ساتھ تعلق ہے، مثلاً: بَاكِسْتَانِيٌّ ''جس کا تعلق پاکستان سے ہو''، مُحَمَّدِيٌّ ''جو محمد ﷺ کے دین کا معتقد ہو''۔

نسبت کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

1. جس لفظ کے آخر میں ''تائے تانیث (ة) ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے، مثلاً: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، كُوفَةُ سے كُوفِيٌّ.

   یائے نسبت کے بعد مؤنث کے لیے ''ة'' بڑھا دی جاتی ہے، مثلاً: مَكِّيَّةٌ، كُوفِيَّةٌ.

2. جو لفظ ناقص فَعِيلٌ، فَعِيلَةٌ اور فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو نسبت کے وقت پہلی ''ي'' کو حذف کر کے دوسری کو واؤ سے بدل کر ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ، غَنِيَّةٌ سے غَنَوِيٌّ اور أُمَيَّةُ سے أُمَوِيٌّ.

3. جو اسم غیر اجوف وغیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر ہو یا غیر مضاعف فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو تو حرف علت اور ''ة'' کا حذف کرنا اور عین کلمے کو فتحہ دینا واجب ہے، مثلاً: مَدِينَةٌ سے مَدَنِيٌّ، كَهُولَةٌ سے كَهَلِيٌّ اور جُهَيْنَةُ سے جُهَنِيٌّ، البتہ طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقَةٌ سے سَلِيقِيٌّ خلاف قاعدہ آتے ہیں۔

4. جو اسم صحیح فَعِيلٌ یا فُعَيْلٌ کے وزن پر ہو اس کی ''ي'' نہیں گرتی، مثلاً: رَبِيعٌ سے رَبِيعِيٌّ اور عُبَيْدٌ سے عُبَيْدِيٌّ، البتہ ثَقِيفٌ سے ثَقَفِيٌّ اور قُرَيْشٌ سے قُرَشِيٌّ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

5. جو الف مقصورہ تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو، وہ واؤ سے بدل جاتا ہے، مثلاً: رِضٰى سے رِضَوِيٌّ اور مَوْلٰى سے مَوْلَوِيٌّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، مثلاً: مُصْطَفٰى سے مُصْطَفِيٌّ، البتہ مُصْطَفَوِيٌّ

بھی خلاف قانون مستعمل ہے۔

6 جس الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو وہ بحال رہتا ہے، مثلاً: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّائِيٌّ. اگر علامت تانیث کے لیے ہو تو ''و'' سے بدل جاتا ہے، مثلاً: بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ. اگر ہمزہ حرف اصلی کے عوض میں ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں، مثلاً: سَمَاءٌ سے سَمَائِيٌّ اور سَمَاوِيٌّ.

7 جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مثلاً: شَافِعِيٌّ ''امام شافعی رحمہ اللہ'' سے شَافِعِيٌّ ''امام شافعی کا پیروکار''۔

8 اگر تیسری جگہ ''ي'' کسرہ کے بعد یا ''ي'' ہی کے بعد واقع ہو تو وہ ''واؤ'' سے بدل جاتی ہے اور ماقبل کو فتحہ دیا جاتا ہے، مثلاً: عَمٍ سے عَمَوِيٌّ اور حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ، شَجٍ ''غمگین'' سے شَجَوِيٌّ، رَضٍ سے رَضَوِيٌّ. اگر ''ي'' چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور واؤ سے ابدال دونوں جائز ہیں، مثلاً: دِهْلِي سے دِهْلَوِيٌّ اور دِهْلِيٌّ اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے، مثلاً: اَلْمُشْتَرِي سے مُشْتَرِيٌّ.

9 اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آ جاتا ہے، مثلاً: أَخٌ سے أَخَوِيٌّ، أَبٌ سے أَبَوِيٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِيٌّ، آخری لفظ میں دَمِيٌّ بھی درست ہے۔

10 بسا اوقات یائے نسبت کے بغیر بھی اسم منسوب استعمال ہوتا ہے، اس کے لیے عام طور پر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے اور یہ وزن اکثر، حرفوں، یعنی پیشوں کی طرف نسبت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: حَدَّادٌ ''جس کا پیشہ لوہاری ہو، یعنی آہن گر'' نَجَّارٌ ''بڑھئی، نجاری کے پیشے والا''، اسی طرح لَبَّانٌ، بَقَّالٌ، عَطَّارٌ، نَحَّاسٌ، جَمَّالٌ، بَزَّازٌ، خَيَّاطٌ وغیرہ۔

11 کبھی فَاعِلٌ کے وزن پر بھی اسم منسوب آتا ہے، جیسے: تَامِرٌ، لَابِنٌ، حَائِكٌ، صَائِغٌ، یعنی صَاحِبُ تَمْرٍ، صَاحِبُ لَبَنٍ، صَاحِبُ حِيَاكَةٍ اور صَاحِبُ صِيَاغَةٍ.

12 بعض اسمائے منسوب ذکر شدہ قواعد کے برخلاف استعمال ہوئے ہیں، چنانچہ انھیں سماعی کہا جائے گا اور ان پر قیاس نہیں کیا جائے گا، مثلاً: نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ، هِنْدٌ سے هِنْدَوَانِيٌّ [1] مَرْوٌ سے مَرْوَزِيٌّ [2] رَيٌّ سے رَازِيٌّ [3] يَمَنٌ سے يَمَانِيٌّ، بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ.

[1] ہندی تلوار۔ [2] علاقہ مرو کا آدمی۔ [3] رے شہر کا رہنے والا۔

تمرینات

1. اسم منسوب کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟
2. اگر کسی اسم کے آخر میں پہلے سے یائے مشدد موجود ہو تو اس سے اسم منسوب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟
3. درج ذیل اسماء سے اسم منسوب بنائیں:

أَدب ...... مصر ...... بُخارٰی ...... دهلي ...... تِجَارَةٌ

دِرَاسَةٌ ...... اَلقَاهِرَةُ ...... أفرِيقَا ...... بيشاور.

4. خالی جگہ مناسب لفظ سے دیے گئے نمونے کے مطابق پر کریں:

حَامِدٌ مِنْ مِصْرَ فَهُوَ مِصْرِيٌّ

نعيمةُ مِنَ الْهِنْدِ فَهِيَ هِنْدِيَّةٌ

1. مَحْمُودٌ مِنَ السُّودَانِ.............
2. زَيْدٌ مِنَ السَّعُودِيَّةِ..................
3. فَاطِمَةُ مِنْ مِصْرَ.....................
4. زَيْنَبُ مِنَ الْعِرَاقِ......................
5. بَكْرٌ مِنْ أَمْرِيكَا......................

اسم میں وہ خاص تبدیلی وتغیر جس سے وہ فُعَيْلٌ ، فُعَيْعِلٌ یا فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر ہوجائے، ''تصغیر'' کہلاتا ہے اور ایسے اسم کو ''اسم مصغر'' کہتے ہیں۔

تصغیر کے مقاصد

کسی اسم کو مصغر بنانے کے مقاصد کئی ہوتے ہیں:

1. اس اسم کی تقلیل پر دلالت کے لیے، جیسے دُرَيْهِمَاتٌ ''چند درہم''۔
2. یا اس کے چھوٹا ہونے پر دلالت کے لیے، جیسے: كُتَيِّبٌ ''چھوٹی سی کتاب''۔
3. یا اس کی تحقیر پر دلالت کے لیے، جیسے: شُوَيْعِرٌ ''معمولی رچھوٹا سا شاعر''۔
4. یا تقریبِ زمان یا مکان پر دلالت کے لیے، جیسے: جِئْتُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ، مَرَّتِ الطَّيَّارَةُ فُوَيْقَنَا.
5. یا پیار پر دلالت کے لیے، جیسے: بُنَيَّ ، أُبَيَّ ، أُخَيَّ.
6. یا کسی شے کی تعظیم اور بڑے ہونے پر دلالت کے لیے، جیسے: قُرَيْشٌ.
7. یا ترحُّم کے لیے، جیسے: هٰذَا الْبَائِسُ مُسَيْكِينٌ.

اوزان

تصغیر کے درج ذیل تین وزن ہیں:

1. تین حرفی اسم سے تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ، عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ، قَلَمٌ سے قُلَيْمٌ اور حَسَنٌ سے حُسَيْنٌ.
2. اور جو چار حرفی اسم ہو اس کی تصغیر فُعَيْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَيْفِرٌ، زَيْنَبُ سے

زُيَيْنِبٌ اور ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ.

3 پانچ حرفی اسم جس کا چوتھا حرف، حرف علت ہو تو اس کی تصغیر فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: مِفْتَاحٌ سے مُفَيْتِيحٌ، عُصْفُورٌ سے عُصَيْفِيرٌ اور قِنْدِيلٌ سے قُنَيْدِيلٌ.

ملحوظہ جو اسم پانچ حروف اصلی پر مشتمل ہو تو پانچواں حرف حذف کر کے فُعَيْعِلٌ کے وزن پر اس کی تصغیر بنائی جائے گی، مثلاً: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ، فَرَزْدَقٌ سے فُرَيْزِدٌ.

اگر پانچ حروف کے علاوہ مزید کوئی حرف زائد بھی ہو تو پانچویں حرف کے ساتھ اسے بھی حذف کیا جائے، جیسے: عَنْدَلِيبٌ سے عُنَيْدِلٌ.

نوٹ 1 اگر اسم ثلاثی، مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں "ۃ" ظاہر کر دی جاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَيْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَيْسَةٌ.

2 تصغیر میں علامت تانیث، تثنیہ، جمع اور نسبت قائم رہتی ہے اسی طرح الف نون زائد تان بھی۔ اوران سے وزن تصغیر پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مثلاً: حُبْلٰی سے حُبَيْلٰی، طَلْحَةُ سے طُلَيْحَةُ، حَمْرَاءُ سے حُمَيْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَيْلَانِ، هِنْدَاتٌ سے هُنَيْدَاتٌ اور بَصْرِيٌّ سے بُصَيْرِيٌّ اور عُثْمَانُ سے عُثَيْمَانُ.

3 جس کلمے سے کچھ حروف حذف کر دیے گئے ہوں تو تصغیر کے وقت وہ حروف اپنی اصل حالت پر آجاتے ہیں، مثلاً: مُذْ (اصل میں مُنْذُ ہے) سے مُنَيْذٌ، عِدَةٌ (وَعْدٌ) سے وُعَيْدَةٌ، أَبٌ، (أَبَوٌ) سے أُبَيٌّ (اصل میں أُبَيْوٌ تھا۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا) اِبْنٌ سے (بَنَوٌ) بُنَيٌّ (اصل میں بُنَيْوٌ تھا۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا)، بُنَيٌّ بن گیا اور بِنْتٌ سے بُنَيَّةٌ.

4 وہ کلمہ جس کا دوسرا حرف ایسا حرف علت ہو جو دوسرے حرف علت کے بدل میں ہو تو تصغیر کے وقت اسے اپنی اصل کی طرف لوٹایا جائے گا: اگر اس کی اصل واؤ ہے تو اسے واؤ کر دیا جائے گا، جیسے: بَابٌ، قِيمَةٌ، مِيزَانٌ، مِيسَمٌ سے بُوَيْبٌ، قُوَيْمَةٌ، مُوَيْزِينٌ، مُوَيْسِمٌ اور اگر اصل یاء ہے تو اسے یاء سے بدل دیا جائے گا، جیسے: نَابٌ، مُوقِنٌ سے نُيَيْبٌ، مُيَيْقِنٌ.

اور اگر کلمے کا یہ حرف، حرف علت زائدہ ہو یا ہمزہ کے بدل میں ہو تو اسے بھی واؤ بنایا جائے گا، جیسے: ضَارِبٌ، شَاعِرٌ، آصَالٌ، آمَالٌ سے ضُوَيْرِبٌ، شُوَيْعِرٌ، أُوَيْصَالٌ، أُوَيْمَالٌ.

5 وہ کلمہ جس کا تیسرا حرف، حرف علت واؤ یا الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیں، پھر یاء کا یائے تصغیر میں ادغام کر دیں اور اگر تیسرا حرف حرف علت یاء ہو تو اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کریں، جیسے: عَصًا، رَحًى، ظَبْيٌ، دَلْوٌ، شِمَالٌ، قَدُومٌ، جَمِيلٌ سے عُصَيَّةٌ، رُحَيَّةٌ، ظُبَيٌّ، دُلَيَّةٌ، شُمَيِّلٌ، قُدَيِّمٌ اور جُمَيِّلٌ۔

6 وہ کلمہ جس کا چوتھا حرف، حرف علت الف یا واؤ ہو تو اسے یاء بنائیں اور اگر یاء ہے تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں، جیسے: مِنْشَارٌ، أُرْجُوحَةٌ "جھولا"، قِنْدِيلٌ کی تصغیر مُنَيْشِيرٌ، أُرَيْجِيحَةٌ، قُنَيْدِيلٌ ہوگی۔

تمرینات

1 درج ذیل اسماء کی تصغیر اور وزن بتائیں:

نَهَرٌ ...... قَمَرٌ ...... بَحْثٌ ...... قَبْلُ ...... مَسْجِدٌ ...... مِضْرَبٌ ...... مِصْبَاحٌ
قِنْدِيلٌ ...... غُرْفَةٌ ...... حُسْنَى ...... سَوْدَاءُ ...... سَلْمَانُ ...... أَصْحَابٌ.

2 خماسی اسم کی تصغیر کس وزن پر آئے گی؟

3 کس صورت میں اسم تصغیر فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر آتی ہے۔

4 کسی اسم کو مصغر بنانے کے کیا مقاصد ہوتے ہیں؟

5 درج ذیل عبارات میں اسم مصغر اور مکبر کی شناخت کریں، اور اسم مصغر کا مُکَبَّر بھی بتائیں۔

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ كَانَ سُلَيْمَانُ (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) عَالِمًا بِلُغَةِ الطَّيْرِ. اِسْمُ أُخْتِي أُمَيْمَةُ. لِي أَخَوَانِ اسْمُهُمَا، سُلَيْمٌ وَسُوَيْلِمٌ. لِي ثَلَاثَةُ أَصْدِقَاءَ، وَهُمْ سُهَيْلٌ وَجُنَيْدٌ وَصُهَيْبٌ.

عربی کتب لغت میں لفظ ڈھونڈنے کا طریقہ

لغت، قاموس، یا معجم (ڈکشنری) اس کتاب کو کہتے ہیں جو کسی زبان کے مفردات پر مشتمل ہوتی ہے۔ مفردات کے معانی اور ان کی بناء کے ضبط اور حرکات بیان کرتی ہے، اس کے علاوہ مفرد کے مشتقات اور جمع بھی ذکر کرتی ہے۔

عربی زبان کی کتب لغت بہت زیادہ ہیں، ان میں سے بعض قدیم اور بعض جدید ہیں۔

قدیم کتب لغت میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

أساس البلاغة، المصباح المنير، مختار الصحاح، القاموس المحيط اور لسان العرب.

جدید معاجم میں المعجم الوسيط، المنجد اور المعجم الوجيز مشہور معاجم ہیں۔ ان میں سے المعجم الوسيط نہایت عمدہ لغت ہے۔ عربی زبان کے ہر طالب علم اور مُدرس کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ جدید کتب لغت میں اردو میں مشہور عربی معاجم مصباح اللغات، المنجد (مترجم) وغیرہ ہیں۔

کتب لغت کی ترتیب

لغت کی ہر کتاب میں زبان کے مفردات اس انداز میں مرتب کیے جاتے ہیں کہ طالب علم اور تلاش کرنے والے کو انھیں تلاش کرنا آسان ہو۔ عام طور پر عربی معاجم کو دو طریقوں سے ترتیب دیا جاتا ہے:

پہلا طریقہ: کلمات سے حروف زائدہ دور کر کے اصلی حروف ہجاء کی ترتیب کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ درج ذیل تفصیل سے مزید وضاحت ہو جائے گی۔

(الف) کلمات کو حروف ہجاء کی گنتی کے مطابق اٹھائیس ابواب پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک باب میں اس حرف سے شروع ہونے والے تمام کلمات ذکر کیے جاتے ہیں۔

(ب) ہر باب میں کلمات کو کلمے کے دوسرے حرف اور پھر تیسرے حرف کی ترتیب کے مطابق رکھا جاتا ہے، مثلاً: اگر أمَرَ کلمہ تلاش کرنا ہوتو اسے همزہ کے باب میں دیکھیں، اور اس کی متعین جگہ ان کلمات کی پٹی میں ہوگی جن کا دوسرا حرف میم اور تیسرا راء ہو۔

درج ذیل کتب لغت اس طریقے کے مطابق چلتی ہیں:

أساس البلاغة، المصباح المنير، مختار الصحاح، المعجم الوسيط، المنجد، المعجم الوجيز، مصباح اللغات۔

دوسرا طریقہ:

اس طریقے میں بھی کلمے کے اصلی حروف ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے لیکن ابتدا کلمے کے آخری حرف سے ہوتی ہے۔ اس طریقے میں بھی کلمات کو اٹھائیس ابواب پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن کلمے کا آخری حرف باب ہوتا ہے۔ ہر باب میں چند فصلیں ہوتی ہیں، اور ہر فصل کلمے کے پہلے حرف کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کی جاتی ہے، مثلاً: اگر أبَرَ کلمے کوتلاش کرنا ہوتو اسے "باب الراء" فصل الهمزة میں دیکھیں، جبکہ اس کی معین جگہ ان کلمات کی پٹی میں ہوگی جن کا دوسرا حرف باء ہو۔ القاموس المحيط اور لسان العرب وغیرہ معاجم اسی طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

فائدہ یہ طریقہ پہلے طریقے کی نسبت مشکل ہے، چنانچہ بعض ادباء اور اصحاب مکتبات نے القاموس المحيط اور لسان العرب کو پہلے طریقے کے مطابق بھی شائع کیا ہے۔

لفظ دیکھنے کا طریقہ

جو ڈکشنریاں پہلے طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں جیسے: مختار الصحاح، المعجم الوسيط وغیرہ، ان میں لفظ تلاش کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

1. اگر وہ جمع ہے تو اس کا مفرد معلوم کریں اور پھر اس مفرد کو ڈکشنری میں تلاش کریں۔
2. اگر وہ لفظ مضارع، امر، مصدر یا دیگر مشتقات میں سے ہے تو اس کے فعل ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کو معلوم کریں اور اسے ڈکشنری میں اس کے حروف کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ جگہ میں ڈھونڈیں۔

3 اس کے بعد لفظ کے پہلے حرف کو دیکھا جاتا ہے تاکہ اسے حروف ہجاء میں سے متعلقہ باب کے اندر تلاش کیا جاسکے، پھر حرف ثانی اور ثالث کو دیکھا جاتا ہے، مثلاً: جب آپ دَرَأَ کلمے کو ڈھونڈنا چاہتے ہیں تو اسے ''دال'' کے باب میں راء اور ہمزہ کی پٹی میں پائیں گے۔

4 اگر مطلوبہ کلمہ مجرد نہیں بلکہ مزید ہے، جیسے: اِبتَهَجَ، تو اس سے حروف زیادت حذف کر کے اسے مجرد بنالیں تو بَهَجَ ہوجائے گا، پھر اسے باء کے باب میں اور ھاء، جیم کی پٹی میں تلاش کریں۔ اسی طرح أَنْشَأَ کلمہ نون کے باب میں ملے گا کیونکہ اس کی اصل نَشَأَ ہے اور، اِسْتَمَعَ کلمہ سین کے باب میں تلاش کیا جائے گا کیونکہ اس کی اصل سَمِعَ ہے۔ اِسْتَخْرَجَ کو باب خاء میں تلاش کیا جائے گا اس لیے کہ اس کی اصل خَرَجَ ہے۔ وعلیٰ هٰذا القیاس۔

5 اگر کلمے کا دوسرا یا تیسرا حرف، الف ہے، جیسے: رَاحَ، سَالَ، دَعَا، رَمٰی، خَافَ تو اس صورت میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس الف کی اصل کیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس لفظ کے مضارع کو دیکھیں، اس کی اصل معلوم ہوجائے گی اور اگر وہاں سے اس کی اصل معلوم نہ ہوسکی تو پھر اس کے مصدر کی طرف رجوع کریں، چنانچہ رَاحَ کا مضارع یَرُوحُ ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ رَاحَ کے الف کی اصل واؤ ہے اور کلمے کا مادہ ''ر، و، ح'' ہے۔ کلمہ سَالَ کا مضارع یَسِیلُ ہے تو معلوم ہوا کہ الف کی اصل یاء ہے لہٰذا مادہ ''س، ي، ل'' ہے۔ اور کلمہ دَعَا کا مضارع یَدْعُو ہے تو اصل کلمہ ''د، ع، و'' ہے۔ رَمٰی کا مضارع یَرْمِي ہے، پس اصل کلمہ ''ر، م، ي'' ہے۔ اسی طرح خَافَ کا مضارع یَخَافُ ہے، اس کے مضارع سے بھی الف کی اصل کا پتہ نہیں چل سکا تو اس کا مصدر معلوم کریں گے، اور مصدر خَوْفٌ ہے تو خَافَ کو خاء کے باب میں واؤ اور فاء کی پٹی میں دیکھیں گے۔

دوسرے طریقے کے مطابق لکھی گئی معاجم میں لفظ تلاش کرنے کا طریقہ

القاموس المحیط، لسان العرب ودیگر معاجم جو دوسرے طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں ان میں لفظ تلاش کرنے کا وہی طریقہ ہے جو پہلے طریقے کی معاجم میں ہوتا ہے، یعنی اگر لفظ جمع ہے تو اسے اس کے مفرد کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور اگر مضارع وغیرہ ہے تو اسے ماضی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور الف کو بھی اس کے اصل کی طرف۔

البتہ کلمہ کا متعین محل تلاش کرتے وقت اس کلمے کے اصل حروف کے آخری حرف کو دیکھا جاتا ہے تاکہ اس کا باب معلوم ہو سکے اور پھر حرف اول کو دیکھا جاتا ہے تاکہ فصل کا پتہ چلے۔ اس کے بعد دوسرے حرف کو دیکھا جاتا ہے، مثلاً: کلمہ دَرَأَ کو تلاش کرتے وقت ہم اسے باب الھمزۃ، فصل الدال (جس کے بعد راء ہو) میں پائیں گے۔ اور اِبْتَھَجَ کلمہ بَھَجَ میں باب الجیم، فصل الباء میں اِسْتَرَاحَ (ر،و،ح) میں باب الحاء، فصل الراء میں۔

کلمے کی بناء کا ضبط

ڈکشنریاں جس طرح مفردات کے معانی بتاتی ہیں، اسی طرح کلمات کے حروف کا ضبط بھی بتاتی ہیں اور اس مقصد کے لیے درج ذیل طریقے استعمال ہوتے ہیں:

1 ثلاثی مجرد کے فعل ماضی ومضارع کے عین کے ضبط، یعنی حرکات واضح کرنے کے دو طریقے ہیں:

(ا) چھ ابواب ذکر کیے جاتے ہیں، جیسے: عَرَفَ (ضَرَبَ) یا عَرَفَ (ض). کَتَبَ (نَصَرَ) یا کَتَبَ (ن).

(ب) ماضی کے عینِ کلمہ پر حرکت ڈال کر مضارع کے عینِ کلمہ کی حرکت واضح کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں: رَقَدَ ـُـ ، عَرَفَ ـِـ ، شَرَحَ ـَـ ، شَرِبَ ـَـ ، اور اس کے بعد مصدر ذکر کر دیتے ہیں۔ فعل کا لازم یا متعدی ہونا بھی واضح کر دیتے ہیں۔

جب واضح ہو جائے کہ فعل باب نَصَرَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مضارع مضموم العین ہوگا اور اگر کہا جائے کہ یہ فعل باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مضارع مکسور العین ہوگا۔

2 اسماء کے ضبط میں یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ انھیں دیگر مشہور اسماء جن کا وزن معروف ہوتا ہے، کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں، مثلاً: اَلنَّمِرُ اَلکَتِفُ کے وزن پر ہے اور نَمِیرٌ سَمِیرٌ کے وزن پر ہے۔ صُرَاخٌ غُرَابٌ کے وزن پر۔

3 بعض اوقات حرف پر واقع حرکت کی نوعیت متعین کی جاتی ہے، مثلاً: سَمَحَ یَسْمَحُ کے بارے میں کہہ دیتے ہیں بِالْفَتْحِ فِیهِمَا، یعنی ماضی اور مضارع دونوں میں عینِ کلمہ مفتوح ہے۔ ھَتَفَ ضَرَبَ کے باب سے ہے یَھتِفُ بِالکسر.

1. عربی کتب لغت میں لفظ ڈھونڈھنے کے کتنے طریقے ہیں؟ ہر طریقے کے مطابق لکھی گئی تین، تین کتابوں کے نام لکھیں۔
2. عربی سے اردو تین عربی معاجم کے نام لکھیں۔
3. لغت میں سے مندرجہ ذیل کلمات کے معانی تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

اِجْتَنَیٰ ...... جَهَابِذَةٌ ...... كَرَائِمُ ...... اِسْتَبْرَقٌ ...... مُرَاهِقٌ.

نوٹ استاد صاحب طلبہ کو دونوں طریقوں کے مطابق لکھی گئی معاجم دکھائیں اور ان کے طریقے بھی عملی طور پر سمجھائیں۔

قواعد الصرف

قرآن وسنت سمجھنے

کے لیے علوم عربیت میں ''فن صرف''

کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ جب تک کوئی شخص اس

فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم

اسلامیہ میں پیش رفت اور کامل دسترس ممکن نہیں۔ قرآن وسنت سمجھنے کے لیے یہ

بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی

وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے

آسان تر بنانے کی سعی مشکور کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''قواعد الصرف'' بھی اس سلسلے کی ایک اہم کڑی

ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1 قواعد و مسائل کو بہت آسان عبارت میں پیش کیا گیا ہے۔ 2 یہ قرآنی مثالوں سے مزین ہے۔
3 طالب علم کی علمی اور ذہنی سطح کا لحاظ رکھا گیا ہے اور عبارات عام فہم رکھی گئی ہیں۔ 4 ہر سبق کے بعد
تمرینات دی گئی ہیں اور تمرینات میں تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ 5 قواعد و امثلہ کی تصحیح کا مکمل
اہتمام کیا گیا ہے۔ 6 قواعد و مسائل کے انتخاب میں راجح قول کا التزام کیا گیا ہے۔ 7 صرف سے
متعلقہ بعض ایسے موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں جو مروجہ کتابوں میں موجود نہیں۔ 8 خاصیات ابواب
مکمل تصحیح و تنقیح کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ بلاشبہ طالبان علوم عربیہ کے لیے یہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔